قبلۂ اہل صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین
سیرت غوث الثقلین
رضی اللہ عنہ
جو ایک سو مستند کتابوں کے حوالہ جات سے مرتب کی گئی ہے
حسب الارشاد
پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ
سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ
ڈھوڈا شریف ضلع گجرات
مصنفہ
مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
قادری کتب خانہ
تحصیل بازار سیالکوٹ

قبلہ اہلِ صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

سیرت
غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

جو ایک سو مستند کتابوں کے حوالہ جات سے مرتب کی گئی ہے۔

حسب الارشاد

حضرت پیر طریقت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری مدظلہ
سجادہ نشین دربارِ عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مؤلفہ

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر
قادری کتب خانہ
جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار۔ سیالکوٹ

نام کتاب ______ سیرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تالیف ______ مولانا ضیاء اللہ قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات ______ 240 (دوسو چالیس).

ایڈیشن ______ 83 واں، اکتوبر 2011ء

کمپوزنگ ______ محمد طاہر رضا قادری رضوی باسی والا

0346-6172671\03417860241

طابع ______ صاحبزادہ محمد حامد ضیاء قادری رضوی

ناظم قادری کتب خانہ سیالکوٹ

0336-8678692

تعداد ______ 1100 گیارہ سو

قیمت ______ 165 روپے

فہرست

اِنتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پرُ نور، قطب الاقطاب، غوث الغیاث، فرد الاحباب، قطب الاکمل الاشرف، غوث الاعظم الارفع، غوث الثقلین، غیث الکونین، امام الفریقین، عالم الربانی، قطب الفردانی، غوث الصمدانی، محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی قدس اللہ سرہٗ الربانی نور روحہٗ واوصل الینا برکاتہٗ و فتوحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی بارگاہ بیکس پناہ میں بصد احترام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے جن کے روحانی تصرفات کی ہی وجہ سے فقیر اس کو کتابی شکل میں پیش کر رہا ہے۔

شاہاں چہ عجب گر بنوا زند گد را

خاکپائے غوثِ اعظم شہنشاہِ بغداد رضی اللہ عنہ

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ

سیالکوٹ

۱۴ صفر المظفر ۱۳۹۲ھ

بروز جمعرات

غوث

غوث کا معنی فریادرس ہے۔ (صراح فارسی جلد۲ ص ۱۳۲، غیاث اللغات فارسی ص ۵۴۴) حضرت پیر پیراں، میر میراں، شاہ جیلاں، واقف اسرار لامکاں، محبوب رب دوجہاں، فریادرس انس وجاں، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نوراللہ مرقدہٗ کو اسلاف نے اپنی تصانیف میں غوث الاعظم اور غوث الثقلین کے القاب لکھے ہیں۔ اسلاف کے علاوہ طائفہ وہابیہ اور دیوبندیہ کے اکابر نے بھی اپنی تصانیف میں حضرت کو غوث الاعظم اور غوث الثقلین کے القاب لکھ کر آپ کو بہت بڑا فریادرس اور جنوں اور انسانوں کا بھی فریادرس ہونے کا اقرار کیا ہے۔ مخالفین کے اکابر کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔ صراط مستقیم فارسی ص ۵۶، ۱۳۲، ۱۴۷ مصنف اسماعیل دہلوی، فتاویٰ نذیریہ مصنف مولوی نذیر حسین دہلوی، فتاویٰ اشرفیہ جلد ۱ ص ۹، التذکیر جلد ۳ ص ۱۰۴، دعوات عبدیت جلد ۵ ص ۱۷ تصانیف اشرف علی تھانوی، عیون زمزم مصنف مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی۔

مشائخ عظام علیہم الرحمۃ کا

بارگاہ غوثیہ میں ہدیہ عقیدت

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ

یا غوث معظم نور ھدیٰ مختار نبی مختار خدا
سلطان دو عالم قطب علیٰ حیراں ز جلالت ارض وسما
در بزم نبی عالی شانی، ستار عیوب مریدانی
در ملک ولایت سلطانی اے منبع فضل و جود وسخا
چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قامت
اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چو پیش شاہ گدا
معین کہ غلام نام تو شد دریوزہ گرا کرام تو شدا
شد خواجہ ازاں کہ غلام تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

خواجہ خواجگان قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ

قبلہ اہل صفاء حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین
یک نظر از تو بود در دوجہاں بس مارا
نظرے جانب ما حضرت غوث الثقلین
خاکپائے تو بودروشنی اہل نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین
قطب مسکین بغلامی درت منسوب است
داغ مہرش بغزا حضرت غوث الثقلین

شہنشاہ نقشبند خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است — سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب وعرش وکرسی وقلم — نور قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

عارف باللہ علامہ شیخ نورالدین ابوالحسن بن یوسف شطنوفی علیہ الرحمۃ

غَوْثُ الْوَرٰی غَیثُ النَّدیٰ نُوْرُ الْھُدیٰ
بَدْرُ الدُّجیٰ شمسُ الضُّحٰی بَلْ اَنْوَارْ
وَلَہُ الْفَضَائِلُ وَالْمَکَارِمُ وَالنَّدیٰ
وَلَہُ الْمَنَاقِبُ فِی الْمَحَافِلِ تُنْشَرُ
مَافِیْ عُلَاہُ مَقَالَۃٌ لِمُخَالِفٍ
فَمَسَائِلُ الْاِجْمَاعِ فِیْہِ تُسْطَرُ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ القوی

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے — کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت — میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں وہ نہیں مارے جاتے — حشر تک میرے گلے میں ہے پٹا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف — کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع — چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم　　فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے　　کہ بیڑے کے ہیں نا خدا غوث اعظم
جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا　　اسی کا ہے تو لاڈلا غوث اعظم
تمہیں وصل بے فصل ہے شاہ دیں سے　　دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم
مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی　　وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم
مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے　　کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی بات
سنے کون تیرے سوا غوث اعظم

شیخ ابو المعالی رحمۃ اللہ الباری

گر کسے واللہ بعالم از سے عرفانی است　　از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است
ہست ہر دم جلوہ گر از چہرہ اش حُسنِ حسن　　زانجمالش مصطفیٰ را راحت وریحانی است

خواجہ بہاؤ الحق ذکریا ملتانی قدس سرہٗ الربانی

بیکساں را اگر جوئی تو در دنیا و دیں　　ہست محی الدین سید تاج سرداراں یقیں
قطب اقطاب زماں و شہباز لامکاں　　مہربان بیکساں نائب شفیع المذنبین
ثمرۂ شجر نبی و میوۂ باغ علی　　سروبستان حسن آسرور دنیاو دیں
نور گلزار حسین آں جوئبار رحمتیں　　پیر پیراں پیر من محبوب رب العالمین
ہر کسے ناز دبہ کس الا بہاؤ الحق زدل　　ے فروشد از رہت از صد دل ایمان و دین

عظیم المرتبت شیخ نور اللہ سورتی علیہ الرحمۃ

گر نہ بنی در نبوت مصطفےٰ را ہمسریں
شیخ محی الدین ندارد ثانی خود نیز ہم
کز کمالات تصرفہا کہ خاص شان اوست
گر کسے خواہد بیاں کردن نگردد بیش وکم

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی

غوث اعظم دلیل راہ یقیں — بیقیں رہبر اکابر دیں
اوست در جملہ اولیاء ممتاز — چوں پیمبر در انبیاء ممتاز
من کہ پروردہ نوال ویم — عاجز از مدحت کمال ویم
در دوعالم باوست امیدم — ہست باوے امید جاویدم

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ

شفیع اُمت سرور بود آن شاہ جیلانی — تعالیٰ اللہ چہا قدرت خدایش داوارزانی
سکندر میکند دعویٰ کہ ہستم چا کراں شاہ — فلاطوں پیش علمے تو مقر آمد بہ نادانی
کلاہ داران ایں عالم گدایان گدائے تو — رانہید ترانہید کلاہ داری و سلطانی
گدا سازی اگر خواہی بیکدم پادشاہاں را — گدایاں را دہی شاہی بیک لحظہ باسانی
گدائے در گہت خاقاں غلام حضرت قیصر — چہ عالیشان سلطانی الا اے غوث ربانی
بایں عظمت بایں حشمت بایں قدرت بایں شوکت — نبوداست و نخواہد بود الحق مثل تو ثانی
چہ ناسوت وچہ ملکوت وچہ جبروت وچہ لاہوت — ہمہ در زیر پائے تو چہ عالیشان سلطانی
حقیقت از تو روشن شد طریقت از تو گلشن شد — سپہر شرع را ماہی زہے خورشید نورانی
ولا عشقی مرید او بیقیں لطف مزید او — چہ اوصاف حمید او گہ و بیگاہ ہے خوانی

زباں را شست شوید باید بآب جنت کوثر
وزاں پس نام محی الدین بپاکی بر زباں دانی

تعارف

مفکر اہلسنت محمد رضا المصطفےٰ چشتی کوٹلی لوہاراں مغربی

تخلیقِ کائنات کے ساتھ ہی جب سے اللہ تعالیٰ نے ابنِ آدم کو شرف و عزت کا مقام بخشا تو اسے پردہ عدم سے عرصہ شہود میں لا کر روئے زمین پر آباد کیا۔ ہر کرن و ہر عہد اور ہر دور میں دینی امور و رشد و ہدایت اور دنیوی ضروریات، فلاح و بہبود کے فیضان کے لئے انبیاء و اولیاء اور علماء کو مبعوث اور مقرر فرماتا رہا ہے۔ جن کی ذات قدسیہ ہر فرد و بشر کے لیے سنگِ میل اور ان کی حیاتِ طیبہ تمام بنی نوع انسان کے لیے مشعلِ راہ ہو۔ اسی کے پیشِ نظر مجدد الف ثانی حضرت سیدی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ اپنے مکتوبات دفتر دوم مکتوب نمبر ۵۲ میں رقمطراز ہیں۔

"وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہمنشیں ہوتے ہیں جس نے انہیں پہچانا، اس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا"۔

زمانہ حاضرہ اور ماضی بعید میں ترقی کے نام پر اخلاقی قدروں کو جو خطرہ لاحق ہوا۔ اس کے سدباب کے لیے علماء حق اور صوفیاء عظام قرون اولیٰ کے اکابرین کی طرح میدانِ عمل میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سرزمین کوٹلی لوہاراں صدیوں سے علم و عرفان کا مرکز اعلیٰ رہی ہے۔ جس طرف بھی نظر اٹھتی تو ایمان و ایقان کے آفتاب نظر آتے تھے۔ جو قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کو اپنی عالمانہ ضیا باریوں سے منور کرتے اور گم گشتہ بادیہ ضلالت کو اپنی نورانی شعاعوں سے راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کرتے تھے۔ علماء اہلسنت کے یہ وہ مضبوط اور مستحکم قلعے تھے۔ جن کے فیضان سے نجدیت و وہابیت کے قصر لرز اٹھے اور طاغوتی قوتیں پاش پاش ہو گئیں۔

درحقیقت کوٹلی لوہاراں علم و عرفان اور تصوف و شریعت کا ایک عظیم گہوارہ ہے۔ جہاں کے علماء اہلسنت سے اغیار نے اکتسابِ فیض کیا اور تا قیامت کرتے رہیں گے۔ بلاشبہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ کوٹلی لوہاراں مغربی کا ذرہ ذرہ اس بات

پر فخر کرتا ہے کہ یہاں پر اکابرین اولیاء وعلماء ربانیین جو کہ آسمان شریعت وتصوف کے درخشندہ ستارے تھے۔ جن کے فیوض و برکات سے ایک دنیا مستفیض تھی۔ یعنی غوث ثانی حضرت میاں حاجی جنگ آزادی کے گم نام مردِ مجاہد حضرت بہار شاہ ولی رحمۃ اللہ، حکیم عمر الدین وارثی رحمۃ اللہ، حضرت پیر محمد صادق چشتی قادری (م ۱۳۷۴/ ۱۹۵۵) حضرت بابا محمد عیدا المعروف اللہ ہو (۱۹۳۷ء)، حضرت عبداللہ شاہ ولی، پیر طریقت حضرت مولانا ثناء اللہ نقشبندی، حضرت مولانا الحاج محمد احمد چشتی (م ۱۹۶۹ء)، حضرت مولانا سید صالح محمد، حضرت مولانا محمد یوسف (م ۱۳۶۹/ ۱۹۴۹ء) شیخ طریقت حضرت صوفی نیاز الدین (م ۱۹۴۲ء)، حضرت مولانا سید میر حسن شاہ، مفسر قرآن حضرت مولانا حافظ وقاری عبدالرحمٰن (م ۱۲۹۸ھ)، رئیس العلماء حضرت مولانا خلیفۂ اعلیٰ حضرت محمد عبداللہ قادری رضوی (م ۱۳۴۲ھ) خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہہ اعظم حضرت مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی (م ۱۹۵۱ء/ ۱۳۷۰ھ) خلیفہ اعلیٰ حضرت شیخ القرآن حضرت مولانا ابو الیاس حافظ محمد امام الدین قادری رضوی (شیخ القرآن کا وصال شریف راولپنڈی میں ہوا۔ بارش اور سیلاب کی وجہ سے آپ کے جسد اقدس کو کوٹلی لوہاراں نہ لا سکے اس لیے مجبوراً سٹلائیٹ ٹاؤن کے قبرستان میں آپ کا مزار شریف مرجع خاص وعام ہے۔ رضاء چشتی)۔ (م ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء) رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات مرجع خاص و عام ہیں۔ اسی طرح عم محترم حضرت سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر، فاضل مکرم شیر بیشۂ اہلسنت مولانا عطاء المصطفیٰ جمیل اور حضرت علامہ مولانا محمد افضل کوٹلوی کے علم وفضل کا ایک زمانہ معترف ہے گویا کہ ہمیشہ سے علمائے حق کے قدوم میمنت لزوم سے کوٹلی لوہاراں اور اس کے خس وخاشاک سے خوشبو کی لہریں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ کوٹلی لوہاراں اور اس کے گرد و پیش کے مضافات کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کا چپہ چپہ ان نفوس قدسیہ کے طفیل روحانیت سے لبریز ہے، ان علماء ربانیین نے جب حق وصداقت کا نعرہ بلند کیا تو اس کی صدائے بازگشت سے مرزائیت، دیو بندیت، نجدیت، وہابیت کی

وادیاں گونج اٹھیں۔ جس کی چھنکار آج تک سنائی دے رہی ہے۔ پون صدی گزر جانے کے باوجود علم وحکمت، شریعت وطریقت اور اعلیٰ حضرت کے فیض یافتہ ان آفتابِ رشدو ہدایت کی دلآویز شعاعیں ضوفگن ہیں۔

ماضی بعید میں مقام مصطفیٰ، عصمت صحابہ اور ولایت اولیاء پر پے در پے مرزائیت، نجدیت اور وہابیت کی طرف سے حملے ہو رہے تھے تو ایسے میں اللہ ورسول اللہ ﷺ کے تینوں شیر اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے ہم مسلک علماء اہلسنت اور مشائخ عظام کے شانہ بشانہ وہ کام کیا کہ نجدیت کے محل لرز اٹھے اور جن وادیوں میں تاحد نگاہ اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ وہ وادیاں علم وعرفان اور فقہ حنفی کے نور سے جگمگا اٹھیں۔ ان مردان حق کی بدولت کوٹلی لوہاراں کے باشندوں کے دل ودماغ میں زندگی کی نئی تڑپ وجود میں آئی اور لوگ جوق در جوق وہابیت کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکل کر نور وعرفان کی وادی میں آ گئے۔ نورِ خدا اور نورِ مصطفیٰ ﷺ کی کرنیں پھوٹ پڑیں۔ قریہ قریہ، بستی بستی روحانیت وحدانیت اور سنیت کا پرچم سر بلند ہوا۔ ان مردان حق نے بے سروسامانی کی حالت میں تبلیغی پروگرام بنائے۔ ان تبلیغی وروحانی جلسوں کا خوشگوار اثر ہوا۔ عظمت مصطفیٰ ﷺ سے جو لوگ ناآشنا تھے وہ آشنا ہوئے اور مشرکانہ رسوم سے اجتناب کرنے لگے۔ دینی وروحانی اقدار اپنانے لگے۔

بہرکیف: عارفین کوٹلوی کے اسی مقدس خاندان علماء کے چشم وچراغ ناصر سنت ماحی بدعت سلطنت مصطفیٰ ﷺ کے زیرک ونامور سپاہی مناظر اسلام اخی مکرم حضرت علامہ الحاج ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری مملکت خداداد پاکستان میں مناظر اہلسنت کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ مبتدعین زمانہ کے کسی بڑے سے بڑے مناظر نے پاکستان کے کسی بھی گوشے سے اہلسنت کو للکارا اور ھل من مبارز کی صدا بلند کی تو حضرت قادری چشم زدن میں دین متین کے ایک محافظ کی حیثیت سے معرکہ آراء ہو جاتے ہیں۔ پاکستان میں اہلحدیث، دیوبندی، شیعہ اور مرزائی وغیرہ جماعتوں کا کوئی

مناظر ایسا نہیں جو آپ کے مقابلے پر عاجز نہ آ گیا ہو۔ میدان مناظرہ میں حضرت قادری کی شہسواری اور مہارت تامہ کے باعث اہلسنت وجماعت کے علماء ومشائخ کی جانب سے آپ کو، مناظر اعظم، مناظر اسلام، شیر پنجاب اور ضیاء الملت کے القابات ملے ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء اللہ صاحب مذہبا سنی حنفی بریلوی مشربا قادری نسبتا راجپوت بھٹی اور مولداً وساکنا کوٹلوی ہونے کے باعث اول وآخر کوٹلوی ہیں۔ ضیاء الملت مناظر اسلام ۱۹ ذیقعد ۱۳۶۵ھ بمطابق ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء بروز منگل کوٹلی لوہاراں مغربی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگ وار عم محترم حضرت الحاج محمد اسماعیل قادری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۶۶ء) صاحب نسبت اور جہاندیدہ تھے وہ بچے کی پیدائش کے بعد کشاں کشاں اپنے عم محترم خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہ اعظم ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی کے حضور حاضر ہوئے۔ پوتے کی ولادت کی خبر سنائی حضرت فقیہ اعظم خوش خبری سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور مسرت وشادمانی کے عالم میں اپنے بھتیجے کے گھر تشریف لائے پوتے کو اٹھالیا۔ کانوں میں اذان دی اپنا لب مبارک پوتے کے منہ میں ڈالا اور محمد ضیاء اللہ نام تجویز کرنے کے بعد اس کے لیے درازی عمر اور عالم باعمل بننے کی دعا کی۔

حضرت قادری کے والد ماجد حضرت حاجی الحرمین شریفین محمد اسماعیل قادری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۶۶ء) کی دلی خواہش تھی کہ ان کا بچہ علم قرآن وحدیث کے علاوہ دیگر علوم متداولہ حاصل کر کے بام عروج پر پہنچے۔ بالآخر آپ نے بھانپ لیا کہ ان کا بچہ ایک نہ ایک دن کچھ بن کر رہے گا۔ چنانچہ آپ نے مولانا ضیاء اللہ قادری کو پانچ سال کی عمر میں سکول میں داخل کر دیا اور اس سے قبل ان کو اپنے دوسرے عم محترم خلیفہ اعلیٰ حضرت شیخ القرآن حضرت مولانا حافظ ابو الیاس محمد امام الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء) کے پاس لے گئے۔ آپ نے لطف وکرم فرماتے ہوئے رسم بسم اللہ شریف کرائی اور اپنے پاس ہر روز آنے کی تلقین فرمائی۔ صبح وشام حضرت قادری جامعہ مسجد

حنفیہ محلہ پرانا میں جاتے۔ آپ نے غیر معمولی ذہانت اور لگن کا ثبوت دیا۔ قرآن مجید اور ابتدائی کتب فقہ سبقاً حضرت شیخ القرآن یعنی جد امجد سے پڑھیں۔

۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء:

میں مولانا ضیاء اللہ قادری نے گورنمنٹ ہائی سکول کوٹلی لوہاراں سے امتیازی حیثیت سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور نتیجہ نکلنے کے بعد جد محترم اور عم محترم حضرت سلطان الواعظین مولانا ابو النور محمد بشیر کے ایماء پر دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ میں داخل ہو گئے۔ اس عظیم دارالعلوم میں قرآن و حدیث و تفسیر فقہ و اصول، فلسفہ و منطق کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی۔

۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء:

میں سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر ابن خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی قدس سرہ کے ایماء اور سر پرستی میں مولانا ضیاء اللہ قادری نے کوٹلی لوہاراں مغربی میں ''ادارہ تعمیر اہلسنت'' کی بنیاد رکھی، اور نوجوانان اہلسنت نے مذہب و ملت اور سنیت کے فروغ کے لیے خوب کام کیا۔ یہ دور حضرت قادری کا طالب علمی کا تھا۔ آپ نے جذبہ ایمانی کو بروئے کار لاتے ہوئے اسی دوران، عقائد اہلسنت، اثبات محفل میلاد اور فرقہ ناجیہ نامی کتب تالیف فرمائیں۔

۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء:

درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے علم طب میں حضرت پیر طریقت پیر سید عاشق حسین شاہ صاحب نند گڑھی کی شاگردی کی اور ان سے تمام کتب طب پڑھیں۔ بالآخر علم طب میں سند حاصل کی۔

۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء:

میں درس نظامی کی تعلیم کے دوران استاذ مکرم کے ہمراہ ڈھوڈا شریف کے سرکار شیخ المشائخ حضرت پیر محمد شفیع قادری (م ۱۹۷۶ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو

حضرت پیر صاحب نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کر کے فرمایا۔

''دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہب اہلسنت و جماعت کا دفاع کرو، تمہیں کوئی بد مذہب شکست نہیں دے سکتا، تمہارا نام ضیاء اللہ ہے لہٰذا عمر بھر سید دو عالم نور مجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین کی ضیا پھیلاتے رہو''۔

مرشد گرامی کے اس ارشاد کی تعمیل آپ کی فطرت ثانیہ بن گئی شبانہ روز کی جدو جہد اور محنت کے بعد کندن بننے کے قریب ہو گئے۔ دارالعلوم کے اساتذہ آپ کی محنت و لگن کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں رہ جاتے۔

۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء:

مولانا ضیاء اللہ قادری ابھی دارالعلوم حنفیہ کے طالب علم ہی تھے۔ کہ یکم فروری ۱۹۶۸ء کو جامعہ مسجد علامہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے خطیب اعظم، شیخ العلماء شیخ طریقت حضرت مولانا الحاج محمد یوسف نقشبندی وصال فرما گئے۔ آپ مایہ ناز مبلغ اور بالخصوص سیالکوٹ کے دینی و مذہبی ستون تھے۔ آپ کا سیالکوٹ میں علمی و مذہبی فیض جاری تھا۔ آپ اپنے علم و فضل کے علاوہ فن خطابت کے بادشاہ تھے۔ اجتماع میں جب آپ کی تقریر ہوتی تو سارا مجمع آپ کے زور بیان کی گرفت میں ہوتا تھا۔ دلائل کے علاوہ سادہ اور عام فہم انداز میں مشکل مسئلہ ذہن نشین کر دینا آپ کا امتیازی وصف تھا۔ میدان مناظرہ میں اپنے مد مقابل پر حاوی رہتے تھے۔ پنجاب میں اپنی شعلہ نوائی سے مشہور تھے، میدان مناظرہ میں اپنے مخالفین کو بھاگ جانے پر مجبور کر دیتے تھے۔ شیخ العلماء حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرد مجاہد کی سی آن بان کے ساتھ برطانوی حصار میں شگاف ڈالنے کی تگ و دو کی اور ان کے خلاف میدان عمل میں کود پڑے ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۷ء تک مسلم لیگ کا پلیٹ فارم قائداعظم کی قیادت میں مسلمانوں کی انقلابی سیاسی جدو جہد کا نشان بن چکا تھا۔ درحقیقت مسلم لیگ حق خود ارادیت کے لیے جنگ جاری کر چکی تھی۔ آپ تحریک کے روح رواں تھے۔ تحریک

آزادی اور فلسفہ جہاد کی اہمیت پر متحدہ پنجاب کا علماء کے ساتھ مل کر دورہ کیا۔ اور مسلمانوں کے سامنے ہندو اور انگریز دونوں کے طاغوتی عزائم بے نقاب کئے۔ اور ان کے خلاف آگ لگا دی۔ شیخ العلماء رہبر شریعت حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بعد سیالکوٹ میں ایک عظیم علمی و روحانی خلا پیدا ہو گیا۔ یہ ساعت، یہ گھڑی، یہ وقت یہ سماں قیامت سے کم نہ تھا شیر کی للکار کے بغیر جنگل سونا سونا تھا۔ احباب اہلسنت شاکی تھے کہ اب کیا ہوگا، کون مرد عظیم اس خلا کو پورا کرے گا، ہر زردمند سنی بے چین اور اداس تھا۔ ادھر علمائے کرام اور مشائخ عظام کے پیش نظر یہ بات تھی کہ حضرت شیخ العلماء رحمۃ اللہ علیہ کا جانشین وہ بنے جو فصاحت و بلاغت میں اپنی مثال آپ ہو۔ خطیب و مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ مناظر اور منطقی و معقولی ہو۔ بالآخر علمائے سیالکوٹ کی جدوجہد اور کوشش و بسیار کے بعد بالخصوص شیخ الحدیث حافظ محمد عالم اور عم محترم سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی کی نظر انتخاب اور قرعہ فال بنام مولانا ضیاء اللہ قادری پر پڑا۔

جامع مسجد حضرت علامہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی امامت و خطابت یعنی اس عظیم فرض کی تکمیل کے لیے فرائض سنبھال لیے اور اب تک اپنے مشن کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔

۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء

میں قرآن و حدیث دیگر کتب متداولہ کی ظاہری تعلیم سے فراغت پالی اور جامعہ حنفیہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر علماء و مشائخ کی موجودگی میں درس نظامی کی سند حاصل کی۔ اس تاریخی اجلاس میں مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی (م ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء) اور شیخ القرآن حضرت علامہ ابوالحقائق عبدالغفور چشتی ہزاروی (۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) نے خصوصی شرکت فرمائی اور اپنے دست خاص سے سند فضیلت سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد ضیاء الملت مولانا

ضیاء اللہ قادری ہمہ تن تبلیغ اسلام کی طرف لگ گئے، انہیں دنوں سوشلزم کے عفریت کا چرچا ہوا تو اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ ردسوشلزم کے سلسلہ میں جگہ جگہ تقاریر کیں۔ اسلام کی حقانیت کو اس انداز سے بیان کرتے کہ دل و دماغ دین و ایمان کی روشنی سے منور ہو جاتے۔ آپ کے مواعظ نے نوجوان طبقہ کو دہریت اور وہابیت کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھا۔

نیشنل عوامی لیگ کے سربراہ بھاشانی نے دارالسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ جس میں ملک بھر کے سوشلسٹوں اور کیمونسٹوں نے بھرپور حصہ لیا اور اپنی قوت کا مظاہرہ کیا۔ اس کے ردعمل میں ٹوبہ میں آل پاکستان سنی کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں عوام اہلسنت نے شمولیت کی۔ اس اجتماع میں جمعیت العلماء پاکستان کا انتخاب ہوا اور حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین صاحب سیالوی صدر اور حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ ضیاء الملت حضرت مولانا ضیاء اللہ قادری علمائے سیالکوٹ کے ساتھ اس عظیم الشان کانفرنس میں شریک ہوئے۔

۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء

میں زیارت حرمین شریفین کا شوق غالب آ گیا۔ زیارت روضہ رسول کے موضوع پر تقاریر کرنا شروع کر دیں۔ آخر فضل ربی ہوا اور رخت سفر باندھے، عازم مدینہ طیبہ ہوئے۔ ایران، بغداد شریف، کربلا معلیٰ، نجف اشرف کی سیر و سیاحت اور بزرگان عظام کے مزارات کی حاضری دیتے ہوئے مکہ مکرمہ اور پھر دربار رسول اللہ ﷺ میں پہنچے اور دل کے لبوں سے گنبد خضریٰ کو بوسے دیتے اور زبان حال سے کہتے ہے

نظر نے گنبد خضریٰ کا جب طواف کیا
تو ہر گناہ خدا نے میرا معاف کیا

عازم مدینہ شریف ہونے سے قبل ہی آپ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی

خوشنودگی چاہتے ہوئے سیرت غوث الثقلین کتاب تصنیف فرمائی۔

۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء

میں جب مرزا قادیانی کی ناپاک ذریت نے مسلمانان پاکستان کی غیرت کو للکارا تو ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ضیا الملت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری اپنے شیخ طریقت حضرت پیر محمد شفیع صاحب قادری نورہ اللہ مرقدہٗ کے ارشاد اور استاذ مکرم شیخ الحدیث حافظ محمد عالم کے حکم سے علماء سیالکوٹ کے ساتھ مل کر بڑی سرگرمی سے تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے ضلع سیالکوٹ کا طوفانی دورہ کیا۔ سینکڑوں جلسوں سے خطاب کیا۔ متعدد مقدمات قائم ہوئے۔ اسی دوران آپ نے ''مرزا قادیانی کی حقیقت'' کے نام سے ایک مبسوط اور جامع کتاب تالیف فرمائی۔ یاد رہے رد قادیانی کے سلسلے میں حضرت قادری کی تقاریر پر دیوبندی اور غیر مقلد بھی کلمات تحسین کہتے۔ حضرت قادری اور علمائے سیالکوٹ کا یہ عظیم کارنامہ تاریخ کے صفحات پر ثبت ہے۔ جس سے تمام ملت اسلامیہ آگاہ ہے بالآخر مسلمانوں کی متحدہ کوشش اور قربانی کے نتیجے میں نوے سالہ قادیانی مسئلہ حل ہوا اور اسمبلی میں قائد اہلسنت حضرت شاہ احمد نورانی نے قرارداد پیش کی، جس کو بالاتفاق پاس کر لیا گیا اور اس طرح مسلمانوں کا یہ دیرینہ مطالبہ منظور کر لیا گیا اور ختم نبوت کے منکر لاہوری اور قادیانی مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔

۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

میں مرکزی انجمن فدایانِ اہلسنت کی بنیاد رکھی۔ جس میں وکلاء، پروفیسر، اساتذہ، طلبہ، کاروباری نوجوانوں کو شامل کر کے ان میں مذہبی لگن پیدا کی اور یہ انجمن مسلک اہلسنت کی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اس انجمن کے قیام سے نوجوانانِ اہلسنت میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔ انجمن فدایان اہلسنت کی تبلیغی سرگرمیوں سے مخالفین حواس باختہ ہو گئے۔ اس انجمن کے زیر اہتمام ہر سال حضرت ضیاء الملت

مولانا ضیاء اللہ قادری کی سرپرستی میں عظیم الشان سہ روزہ سنی کانفرنس منعقد ہوتی ہے جو کہ ایک مثالی کانفرنس ہوتی ہے۔

۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء

اللہ تعالیٰ نے حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری صاحب کو علم وفضل اور گوناگوں محاسن اخلاق کے علاوہ کمال درجے کی جرأت واستقامت بھی عطا کی ہے آپ نے سخت سے سخت نامساعد حالات میں بھی حق گوئی کا فریضہ ادا کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ تحریک نظامِ مصطفیٰ میں آپ نے عملی حصہ لیا اور علماء سیالکوٹ کے شانہ بشانہ کام کیا۔ کلمۃ الحق کی پاداش میں قید وبند کی صعوبتیں جھیل کر سنت یوسفی ادا کی۔ ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ کی چار دیواری بھی اس مردِ حق کو درس وہدایت اور تلقین وارشاد سے باز نہ رکھ سکی اور اپنی ایمان افروز تقریروں سے قیدیوں کے دلوں کو نور ایمان اور حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درس سے گرماتے رہے۔

۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۱۶، ۱۷، اکتوبر کو مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں منعقدہ "سنی کانفرنس" میں بلاشبہ لاکھوں افراد اہلسنت نے پاکستان کے ہر شہر اور گاؤں سے بڑے جوش وجذبہ کے ساتھ شرکت کی۔ اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کا مقصد واحد یہی تھا کہ سواد اعظم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی جدوجہد کی جائے اور عہد کیا جائے کہ اس ملک میں کوئی ایسا نظام برداشت نہیں کیا جائے گا جو اسلام کے منافی ہو اور کسی اقلیتی جماعت کی طرف سے ٹھونسا گیا ہو۔ بہرحال حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری اپنے استاذ مکرم شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم مہتمم دارالعلوم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ کی قیادت میں مع علمائے سیالکوٹ کے قافلہ کے ۱۶، ۱۷، اکتوبر کو ملتان شریف پہنچے۔

۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

۲۵، ۲۶ مارچ کو رائے ونڈ (مصطفیٰ آباد) میں کل پاکستان میلاد مصطفیٰ

کانفرنس منعقد ہوئی۔ پاکستان کے تمام سنی علماء و مشائخ اور لاکھوں عوام اہلسنت نے شمولیت کی۔ حضرت مناظرِ اہلسنت مولانا ضیاء اللہ قادری اپنے استاذ مکرم کی معیت میں دیگر علمائے اہلسنت سیالکوٹ کے ساتھ میلادِ مصطفےٰ کانفرنس میں شریک ہوئے۔ بلکہ اس کانفرنس کی تیاری وانعقاد کے لیے سیالکوٹ شہر سے مالی تعاون اور نشرواشاعت کے سلسلے میں بہت کام کیا۔ اکابرینِ جمعیت اس کے شاہد ہیں۔

مجاہد ملت مناظر اسلام حضرت العلام الحاج مولانا محمد ضیاء اللہ قادری صاحب خطیب اعظم سیالکوٹ نے عشق مصطفوی ﷺ میں سرشار ومست اور بے خود ہو کر مذہب اہلسنت و جماعت کی حقانیت وصداقت وحمایت اور بد مذہبوں، گمراہوں، رافضیوں، دیوبندیوں، وہابیوں، نجدیوں اور مرزائیوں کے رد میں متعدد ایمان افروز باطل سوز کتب ورسائل تصنیف وتالیف فرمائے ہیں۔ جن سے اپنے اور بیگانے فیض یاب ہو رہے ہیں حضرت قادری صاحب کی بعض مشہور ومعروف شہرہ آفاق تصانیف حسب ذیل ہیں۔

ا۔ الانوار المحمدیہ

اس کتاب میں سرورِ کونین نور مجسم ﷺ کی نورانیت کے بارے میں قرآن وحدیث اور کتب تفاسیر سے ثبوت دیا گیا ہے نیز دیوبندی اور وہابی اکابرین کی کتب سے نورحسی ہونا ثابت کیا ہے۔ جابجا تورات، زبور، انجیل کی کتب سے نبی رحمت، نبی آخر الزمان ﷺ کی بشارات کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر مکمل اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۔ مشائخ قادریہ

اولیاء قادریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مکمل امور بحوالہ حالات وواقعات اور کرامات پر مشتمل ہے گویا کوزے میں دریا بند کیا ہے۔ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

۳۔ ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

حضور پر نور ﷺ، خلفائے راشدین، اہلبیت اطہار، صحابہ کرام، مفسرین،

محدثین، علماء محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیوبندی وہابی مولویوں کے ارشادات و آراء میں دوسو پچاس مستند کتب کے حوالہ جات سے ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت دیا گیا ہے۔ حضرت قادری کی یہ تالیف محققانہ ہے۔

۴۔ وہابیت اور مرزائیت

اس کتاب میں وہابی مولویوں کے نزدیک مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے کے فتوے درج کیے گئے ہیں۔

۵۔ قصر وہابیت پر بم

وہابیوں کی عیاریاں اور مکاریاں روز روشن کی طرح عیاں کی گئی ہیں۔ تحریرات یہودیانہ کتر و بیونت، کذب و جھوٹ بولنا، اکابرین وہابیہ کا شیوہ ہے کا ثبوت ان کی اصل کتابوں سے بیان کیا گیا ہے۔ نیز مناظروں میں وہابیوں کی شکست کا بھی بیان ہے۔

۶۔ فرقہ ناجیہ

اس کتاب میں ۸۰ مستند کتب سے ثابت کیا ہے کہ ناجی اور جنتی فرقہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہے نیز نبی کریم ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے اہل سنت و جماعت کا ناجی اور جنتی ہونا ثابت ہے۔

۷۔ عقائد وہابیہ

اس کتاب میں غیر مقلد، دیوبندی، تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کے اکابر کے عقائد ان کی ہی کتابوں سے پیش کر کے ان کا رد قرآن و حدیث سے کر کے حقانیت اہل سنت و جماعت کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

۸۔ اثبات محفل میلاد شریف

حضور نبی اکرم ﷺ کا میلاد مبارک منانا از روئے قرآن و حدیث دیگر مفسرین کے اقوال سے ثبوت پیش کیا ہے۔

۹۔ تفہیمات نقشبندیہ

حضرات اولیاء نقشبند رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ارشادات اور ان کے نظریات وعقائد، اچھوتے انداز وبیان سے پیش کیے ہیں۔

۱۰۔ مرزا قادیانی کی حقیقت

اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ثابت کیا گیا ہے اور ختم نبوت کے ساتھ مرزا قادیانی کے توحید ورسالت کے متعلق کفریہ عقائد اس کی کتابوں سے درج کئے گئے ہیں۔

۱۱۔ ۱۲ امدلل تقریریں

اس کتاب میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کے بارے میں ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب، فضائل اذان، فضائل نماز، فضائل درود، نماز اور اذان کے بعد درود شریف اور ذکر، فضائل رمضان شریف بیس رکعت تراویح، فضائل صدیق اکبر از اہل بیت اطہار، ماتم کی ممانعت، فضائل مدینہ منورہ کے عنوانات پر بہترین اور تازہ تالیف ہے۔

۱۲۔ وہابی مذہب کی حقیقت

اس کتاب میں وہابی مذہب کی تاریخ ان کے مولویوں کی سیرت، کردار، ظلم و تشدد اور اکابرین کے حالات درج کیے ہیں۔ نیز ان کے اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام، خلفائے راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگان دین علیہم الرحمہ کی ذات وصفات کے متعلق عقائد باطلہ اور وہابی مولویوں کی تفسیر قرآن میں تحریفات انہیں کی ۵۵۰ مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ہیں۔

۱۳۔ وہابیت کا پوسٹمارٹم

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حضرت ضیاء الملت نے احسن انداز سے وہابیوں کی تحریروں ہی سے وہابیت کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔

۱۴۔ اہلسنت و جماعت کون ہیں؟

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سواد اعظم کی پیروی کرو یعنی مسلمانوں کی اس جماعت کی جو ہر دور میں اکثریت میں رہی ہو۔ اس لیے حضور سرور کون و مکان ﷺ کی امت کا گمراہی پر اجتماع و اتفاق ممکن نہیں۔ اسلامی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ہر دور میں اہلسنت و جماعت اکثریت میں رہے۔ حضرات فقہاء اربعہ یعنی سیدنا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، سیدنا حضرت امام مالک، سیدنا حضرت امام شافعی، اور سیدنا حضرت امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین اہلسنت ہی سے تھے اور ان کی پیروی پر گویا امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہو چکا ہے۔ پس عافیت کی راہ مسلک اہلسنت و جماعت ہی ہے اور حضرت ضیاء الملت مولانا ضیاء اللہ قادری نے قرآن و حدیث اور دیگر کتب کے شواہد سے ثابت کیا ہے کہ اہلسنت کے عقائد کتاب و سنت کے مطابق ہیں۔ نیز اولیائے ربانی کو ماننے والے ہی سچے اور پکے اہلسنت ہیں اور اس طریق کے خلاف چلنے والے وہابی، نجدی، دیوبندی ہیں۔

۱۵۔ سیرت غوث الثقلین

اس کتاب میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بچپن سے لے کر آخر تک حالات اور کرامات کا تذکرہ اچھوتے انداز سے ایک سو گیارہ مستند کتب کے شواہد سے پیش کیے ہیں۔ حضور کی کرامات پر بدعقیدہ جو اعتراضات کرتے ہیں ان کا جواب ان کے بڑوں کی کتابوں سے دیا ہے۔ درحقیقت سیرت غوث الثقلین کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ کسی ایک واقعہ کو بھی سند کے بغیر شامل نہیں کیا گیا۔ ہر واقعہ کی جزئیات تک ہر تفصیل و تحقیق کے بعد صحیح اور درست ثابت ہونے پر ہی ضبط تحریر میں لایا گیا ہے اور اس کے ساتھ متقدمین کی مستند اور مسلم کتب سے حوالہ جات نقل کر دیئے گئے ہیں۔ تا کہ کوئی پہلو تشنہ نہ

رہے اور نہ ہی کسی بات پر تشکیک کی پرچھائیاں پڑیں۔ اس اعتبار سے یہ کتاب ایک قابل اعتماد تاریخی دستاویز کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ آپ کی ہر تقریر احقاق حق اور ابطال باطل پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ تقریر و تحریر کا بیک وقت کسی ایک ذات میں اجتماع شاذ و نادر ہی وقوع پذیر ہوتا ہے لیکن برادر معظم حضرت قادری صاحب میں یہ دونوں صفات ایک ساتھ پائی جاتی ہیں کہ جہاں آپ میدان تقریر کے شہسوار اور اقلیم تحریر کے تاجدار ہیں۔ وہاں راہ طریقت کے ایسے شناور اور غواص بھی ہیں کہ آپ کا دامن علم و عرفان کی تجلیات کے ساتھ ساتھ سیاست مدن کے آبدار موتیوں سے بھی جگمگا رہا ہے۔

محمد رضاء المصطفٰے چشتی

کوٹلی لوہاراں مغربی ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

کتاب سیرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پر

مقتدر مشائخ عظام اور علمائے کرام کا تبصرہ

شہنشاہ ولایت، منبع رشد و ہدایت حضرت قبلہ پیر سید علی حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم، سجادہ نشین آستانہ عالیہ عارف ربانی، غوث صمدانی حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاثانی علی پور سیداں شریف ضلع سیالکوٹ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

مجاہد ملت مولانا ضیاء اللہ القادری سلمہ الرحمٰن کی کتاب "سیرت غوث الثقلین" چند مقامات سے دیکھی، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ تحریر غوث الاغیاث، قطب الاقطاب، فرد الافراد، سید الاسیاد حضور سیدنا شیخ سید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ النورانی کے مقدس سوانح حیات کے موضوع پر ہے۔ جہاں تک کتاب کے موضوع کا تعلق ہے، اس کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ فی الواقع اہل ایمان و عرفان کو حضور سیدنا غوث الثقلین سے جو عقیدت ہے، اولیائے کرام میں اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ عوام و خواص حضور کے دست کرم کے محتاج اور شاہ و گدا جناب کے گنجینہ فیض کے سائل ہیں۔ سب کا اتفاق ہے۔

غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) درمیان اولیاء چوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) درمیان انبیاء

یوں تو اس مقدس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن تنقیح مسائل اور کثرت حوالجات نے اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ مولائے جلیل و کریم، اپنے محبوب رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور خود حضور غوث جیلانی علیہ الرحمۃ کے طفیل کتاب کو قبول عام و دوام عطا فرمائے اور مولانا موصوف کو جزائے خیر سے نوازے۔

دعا گو: علی حسین علی پوری بقلم خود ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۹۴ھ

قائدِ ملت، مخدوم اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی ایم۔این۔اے
صدر آل ورلڈ اسلامک مشن و صدر مرکزی جمعیت علمائے پاکستان

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیدنا و مولانا محمد خاتم انبیائہ وعلیٰ آلہٖ و ازواجہ و اصحابہ و اولیاء اُمتہ و من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین۔

کتاب مستطاب "سیرت غوث الثقلین" تالیف حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ ملاحظہ سے گزری، بے حد مسرت ہوئی کہ مولانا موصوف نے اس پر قلم اُٹھایا اور اس کا حق ادا کر دیا۔

سوانح محبوبِ سبحانی قطب ربانی سیدی عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ امت اسلامیہ کا عظیم سرمایہ ہے حضرت سید جیلانی رضی اللہ عنہ کی سوانح کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں اور تقریباً دُنیا کی بیشتر زبانوں میں موجود ہیں۔

اُمتِ اسلامیہ رہتی دنیا تک حضرت کی سیرت مبارکہ سے استفادہ کرتی رہے گی۔

مولانا ضیاء اللہ قادری مدظلہ قابل مبارکباد ہیں، حق تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور کتاب کو مقبولِ عام بنائے۔ آمین

والسلام

فقیر شاہ احمد نورانی صدیقی غفرلہ

۵ مارچ ۱۹۷۴ء

خطیب پاکستان، علامہ دوراں

مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری، راولپنڈی

نحمده و به نستعين و نصلي و تسليم علي النبي الامين

اس وقت کتاب ''سیرت غوث الثقلین'' میرے سامنے ہے جو چھوٹے سائز کے دوسو چالیس صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ عمدہ کاغذ اور کتابت وطباعت خوشگوار ہے۔ کتاب کے مولف فاضل نوجوان مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ صاحب قادری نے اس علمی و تحقیقی گلشن کو جہاں دوسواتالیس صفحات میں ایک سو دو کتابوں کے حوالوں کے ذریعہ قابل اعتماد آئمہ دین، علمائے امت اور اولیائے امت کے مہکتے پھولوں سے سجایا ہے وہاں بادِ مخالف کے تند و تیز جھونکوں اور بے درد گلچیوں کی دستبرد سے بچانے کے لیے کانٹوں کی باڑ (منکرین کے حوالہ جات) بھی لگادی ہے۔ مولانا کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا اور رہ نوردان چمن کے لیے عطر بیز فضا یعنی مقام قرب تک رسائی حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا رہے گا۔

کتاب کا مطالعہ کرتے وقت کبھی سوز وساز رومی کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور کبھی عشق ومحبت کی مستی جیب وگریبان چاک کرنے پر آمادہ نظر آتی ہے۔

کہیں شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی پر جبین غوثیت پر جاہ وجلال کی شکنیں نظر آئیں گی اور کسی موقعہ پر محبت بھرے انداز میں کتاب وسنت پر عمل کرنے کی ترغیب ملے گی۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی رہزنوں کو رہبر بنانے اور رہبروں کو منزل صدق وصفا تک پہنچانے میں گزری۔ کبھی نگاہ قہر آلود نے مردوں کو زندگی بخشی اور کبھی جنبش لب نے تڑپتے دل کو سکون عطا فرمایا۔

وہ مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنادیا

میں فاضل مولف کی کاوش پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ حق

تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبول بخشے! قارئین کرام سے التماس ہے کہ

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی

بہ یاد آرمحبان بادہ پیمارا

دعا گو!

شاہ محمد عارف اللہ قادری راولپنڈی

فخر الجہابذہ استاذ الاساتذہ علامہ حافظ محمد عالم صاحب

شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ

عزیز القدر حضرت مولانا العلام محمد ضیاء القادری زادہ اللہ علماً وشرفاً کی تالیف کردہ کتاب ''سیرت غوث الثقلین'' واقعی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت کا ایک آئینہ ہے۔ اس قدر اعلیٰ پیرایہ میں حالات قلم بند فرمائے ہیں کہ موجودہ تالیفات میں اس کی نظیر نہیں۔ ہر بات باحوالہ درج فرما کر واعظین کی ایک مشکل کا حل کر دیا ہے اور عوام الناس کو مطمئن کر دیا ہے۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''ہر کہ انتساب کرد بمن وخود را باز بست بنام من قبول کند اور احق سبحانہ وتعالیٰ ورحمت کند بر دے وتوبہ بخشد اورا'' جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور میرے ارادتمندوں کے حلقے میں شامل ہو گیا۔ حق تعالیٰ جل جلالہٗ اس کو قبول فرماتا ہے۔ اور اس پر رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور اُس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (اخبار الاخیار ص ۲۵)

اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے رابطہ پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ گویا کہ طالب کے لیے مرشد کا کام دینے والی کتاب ہے۔

العبد الفقیر

محمد عالم

جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ

سلطان الواعظین، بحر التقریر والتحریر علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب

مدیر "ماہ طیبہ" کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

عزیزی الفاضل مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب سلمہ ربہ کی تالیف "سیرت غوث الثقلین" کو میں نے پڑھا۔ ماشاء اللہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت کے موضوع پر یہ اپنا جواب آپ ہی ہے۔ فاضل مولف نے "سیرت غوث" کے ہر پہلو پر عالمانہ ومحققانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور اس موضوع سے متعلق جو مسئلہ بھی ہے اُسے دلائل کے ساتھ ثابت کر دکھایا ہے۔ اپنی کوئی بات خوش عقیدگی کی بناء پر ثابت نہیں کی بلکہ تحقیق ودلیل سے اُسے واضح کیا ہے۔ اور کوئی بات محض سنی سنائی اس میں درج نہیں کی۔ بلکہ اصل کتاب میں دیکھ کر اُسے درج کیا ہے اور کتاب کا نام اور صفحہ ساتھ ہی لکھ دیا ہے اور یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ مندرجہ حوالہ جات میں حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل بزبان اردو مدلل تحریر اس سے قبل نہیں دیکھی گئی۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک حالات وارشادات اور آپ کے تصرفات وکرامات پڑھنے کے لیے یہ بیحد مفید کتاب ہے۔ عوام کے علاوہ خواص کے لیے بھی مولانا کی یہ تالیف بڑی مفید ومعاون ہے۔ اسے پڑھ کر آپ اس کی ہر بات کو بھرے اجلاس میں دھڑلے سے بیان کر سکتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اس کی ایک ایک سطر مدلل ومبرہن ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کو بغور پڑھا جائے اور اس سے استفادہ کیا جائے۔

ابوالنور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں

پیر طریقت، عارف شریعت حضرت پیر حافظ سید فضل شاہ صاحب

سجادہ نشین قاضی باقر ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ و کفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی!

فاضل محقق حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ کی کتاب مستطاب ''سیرت غوث الثقلین'' مختلف مقامات سے سنی ہے یہ دراصل ایک قسم کا ہدیہ ارادت ہے جو انہوں نے بارگاہ غوثیت مآب میں پیش کیا ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ الصمدانی کی ذات ستودہ صفات پر عربی، فارسی، اردو ہی نہیں، تقریباً ہر زبان میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر مصنف نے اپنے اپنے رنگ میں خوب داد تحقیق دی ہے۔ کسی نے محض مورخانہ انداز میں حقائق کو نکھارا، کسی نے عاشقانہ طرز بیان اختیار کیا، کسی نے طریقت وتصوف کے گلدستے تیار کیے اور کوئی فقہ و اجتہاد کے دروازے سے داخل ہوا۔ مگر مجھے خوشی ہے کہ حضرت علامہ ضیاء اللہ القادری نے قریباً ہر پہلو کو پیش نظر رکھا ہے اور ہر رنگ کے ذوق کی پیاس بجھانے کی کوشش کی ہے۔ یہ جامع و مانع کتاب فی الواقع ایک ایسا گلدستہ عقیدت ہے جس میں عقائد و اعمال، علم وعرفان اور تحقیق وتدقیق کے خوش رنگ مہکتے پھول سجائے گئے ہیں نظم ونثر کا وہ حسین مرقع ہے جس کی ایک ایک سطر علوم و معارف کا خط نور ہے (شاید اس میں مولف کے نام کی خداداد تاثیر بھی شامل ہے) حوالہ جات اس کثرت سے ہیں کہ کہیں اور باید و شاید۔ اس میں دوسروں کی زبان سے، اپنوں کی باتیں منوائی گئی ہیں اور اغیار کے اقرار سے بھی ان کے انکار کو بے بنیاد ثابت کیا گیا ہے۔

کتاب کی یہی وہ شہرہ آفاق خصوصیات ہیں، جن کی بناء پر عوام وخواص نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور نہایت ہی قلیل مدت میں اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ اب دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے اور اکابرین ملت کی تقاریظ نے کتاب کے افادی پہلو

کو خوب اجاگر کر دیا ہے مجھے اُمید ہے کہ حضور غوث اعظم کے سیرت نگار ہونے کی حیثیت سے مولانا کا نام رہتی دنیا تک زندہ وتابندہ رہے گا۔ خالق کائنات اس امید کو بھر لائے اور مولانا کی تحریر وتقریر میں مزید برکت فرمائے بجاہ النبی الکریم علیہ والہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

دعاگو: حافظ سید فضل شاہ ساکن قاضی باقر ضلع گجرات

بقلم محمد علی نقشبندی نائب ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے پاکستان پنجاب

سلطان المناظرین، شیر اہلسنت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب خطیب سانگلہل

فقیر نے اپنے عزیز محترم مکرم معظم فاضل نوجوان کا رسالہ نورانی ''سیرت غوث الثقلین'' علیہ رحمۃ رب الکونین چند مقامات سے دیکھا یہ رسالہ نورانی واقعی حضور سیدی مرشدی شیخی ذخری لیوم وغدی حضور سیدنا غوث اعظم غوث الوریٰ غوث الارض والسماء غوث العالمین علیہ رحمۃ رب العالمین کی سیرت مبارکہ میں بے حد مفید ہے لہذا ہر سنی مسلمان کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے تاکہ ہماری نسلوں کو یہ رسالہ نورانی پڑھ کر حضور سیدنا غوث اعظم کے حالات مبارکہ سے واقفیت حاصل ہو جائے اور نسلوں کی عقیدت بارگاہ غوثیت دن رات زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جائے۔

مولا کریم اس کو قبول فرمائے ذریعہ برکت اور ذریعہ نجات بنائے اور مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین!

فقیر محمد عنایت اللہ سگ غوث اعظم غوث الوریٰ غوث الارض والسماء غوث العالمین، خطیب شہر سانگلہ شریف ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

فہامہ زماں، شیخ القرآن علامہ غلام علی صاحب اوکاڑوی

صدر جمعیت العلماء پاکستان (صوبہ پنجاب)

حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری رضوی نے ''سیرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ'' پر جو کتاب تحریر فرمائی ہے۔ فقیر نے اس کے اکثر حصہ کا مطالعہ کیا ہے بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مصنف نے محققانہ انداز میں حضور غوث پاک کی سیرت شریفہ کو بیان فرمایا ہے اور وقائع نگاری میں محض جذبات سے نہیں بلکہ حقیقت شعاری سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو محبوب سبحانی قطب ربانی، شہباز لامکانی سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور دیگر جملہ اولیاء اللہ کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان محبوبان خدا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

الفقیر ابوالبیان غلام علی القادری الاشرفی، اوکاڑہ

عارف شریعت، مخزن علم وحکمت الحاج علامہ پیر محمد ارشاد حسین صاحب نوری

سجادہ نشین دربار عالیہ چورہ شریف ضلع اٹک

عزیزم فاضل جلیل مناظر اہلسنت علامہ الحاج محمد ضیاء اللہ صاحب قادری رضوی کی کتاب ''سیرت غوث الثقلین'' کا اول تا آخر مطالعہ کیا ہے دنیائے اہلسنت میں تصانیف کے میدان میں اردو زبان میں اتنی مدلل کتاب آج تک نظر سے نہیں گذری۔ کوئی بات صرف خوش عقیدگی کی بناء پر نہیں لکھی بلکہ اُن کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں عقائد حقہ اہلسنت و جماعت کو ثابت کیا ہے۔ جن کتب کو اغیار بھی مستند سمجھتے ہیں۔ مولانا کی تصنیف کے مطالعہ سے اظہر من الشمس ہے۔ جلیل المرتبت محدثین اور محققین کا بھی حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق وہی عقیدہ ہے جو آج کل کے سنی مسلمانوں کا ہے۔ مولانا کی تصنیف احباب اہلسنت و جماعت کے لیے ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ اللہ کریم اس سعی کو قبول فرمائے آمین! ۔ محمد ارشاد حسین نوری چورہ شریف

ضیغم ملت، شاعر اہل سنت حضرت مولانا محمد حسین صاحب آسی

ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اردو) خطیب اعظم شکرگڑھ

تقریظ منظوم

اولیاء معترف عظمتِ غوث الثقلین	اصفیا مفتخر خدمتِ غوث الثقلین
چار سو جلوہ کناں رحمتِ غوث الثقلین	ہر طرف سایہ فگن برکتِ غوث الثقلین
جان و دل نذر درِ عظمتِ غوث الثقلین	عقل و دیں وقف سر مدحت غوث الثقلین
المدد اے کرم حضرت غوث الثقلین	الکرم! اے مدد قدرت غوث الثقلین
ہے امین تابش والشمس کا روئے انور	بڑھ کے خورشید سے ہے طلعت غوث الثقلین
دم بخود سامنے ان کے ہیں سلاطین وملوک	مرحبا دبدبہ و صولت غوث الثقلین
اسکی بیداری قسمت کا نہیں کوئی جواب	حق جسے دے شرف مدحت غوث الثقلین
کیوں نہ دوں ہدیہ تبریک ضیاء صاحب کو	جب نوازے ہے انہیں نسبت غوث الثقلین
غوث اعظم کا نہیں اہل طریقت میں مثیل	کیوں نہ بے مثل ہو پھر سیرت غوث الثقلین
صفحہ صفحہ ہے لیے صفحہ فردوس کا رنگ	نقطہ نقطہ ہے لیے نکہت غوث الثقلین

کاش آسی کو بھی دیں نور و ضیائے عرفاں
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین[1]

محمد حسین آسی ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اُردو)

---

[1] یہ خواجہ خواجگان قبلہ عارفان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کا مصرعہ ہے۔

نظرِ اوّلیں

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

زیرِنظر کتاب ''سیرت غوث الثقلین'' سید الاولیا، سند الاصفیا، محبوب سبحانی، غوث صمدانی، شاہباز لامکانی حضور سیدنا شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی سوانح حیات اور سیرت طیبہ کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ جہاں تک حضرت شیخ کی عظمت و رفعت کا تعلق ہے، اظہر من الشمس والامس ہے۔ وہ شیخ الارض ہی نہیں شیخ السمٰوات بھی ہیں، شیخ الانس بھی ہیں، شیخ الجن بھی۔ وہ مرکز دائرہ قطبیت اور محور مرتبہ غوثیت ہیں، وہ مظہرِ شانِ نبوت اور مصدرِ فیضانِ ولایت ہیں۔

وہ عبدالقادر قدرت نما ہیں ؎ وہ محبوب حبیب کبریا ہیں
وہ ہیں نور نگاہ شاہ طیبہ ؎ وہ دلبندِ جناب مرتضٰے ہیں
نہیں ان سا کوئی واللہ باللہ ؎ امامِ اولیاء و اصفیاء ہیں

وہ محی الدین ہیں اور اہل دین اُن کے ممنون ہیں۔ یہی وجہ ہے جو دین کو معظم جانتا ہے وہ محی الدین کو آقا سمجھتا ہے۔ دین اُن کے بغیر زندہ ہوتا ہی نہیں اور جس میں دین زندہ ہوتا ہے، ان کے فیضان نظر سے ہوتا ہے۔

شیخ محقق سے سچے فرماتے ہیں۔

''اگر دیگراں قطب اند او قطب الاقطاب است و اگر سلاطیں اور سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانید و ملت کفر را بمیر ایند کہ الشیخ یحی و یمیت زہے مرتبہ کہ ایجاد دین از حی و قیوم است و احیا از وے''۔ (اخبار الاخیار)

ہم دین کے محتاج ہیں اسے محی الدین سے مانگتے ہیں اور جو مانگتا ہے جو ثنا خوان ہوتا ہے جو جتنی ثنا خوانی کرتا ہے اتنا پالیتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں یہ محی الدین کا در فیض ہے جس پر نقشبندی، قادری، چشتی و سہروردی تمام اکابر دریوزہ گر ہیں اور یا غوث کے فلک شگاف نعروں سے فضائے ہستی گرما گرم ہے۔ مولانا جامی یوں عرض گزار ہیں

وصف تو چہ گویم شہ غوث الثقلینا ‏ محبوب نبی ابن حسن آل حسینا
سر بہ قدمت جملہ نہادند و بگفتند ‏ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا

بہر حال کریم کا باب کرم وا ہے اور صدائیں دینے والے منہ مانگی مرادیں پا رہے ہیں۔ کیونکر نہ ہو یہ رحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جگر گوشہ عزیز کا در رحمت ہے۔ اگر یہاں بھی دامن مراد خالی رہے تو بھرنے کی کیا صورت، یہ باغ داد کے والی کا آستانہ ہے، یہاں بھی داد نہ ملے تو پھر کہاں ملے گی۔

میرے محترم و مکرم دوست فاضل نوجوان واعظ شیریں بیان حضرت مولانا ضیاء اللہ القادری مدظلہ بھی کاسہ گدائی لیے در غوث پر حاضر ہوئے ہیں۔

انہوں ''سیرت غوث الثقلین'' لکھ کر ثنا خوانی کی ہے اور محی الدین کی نظر کیمیا اثر سے فیضان دینی و ایمانی مانگا ہے۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ سائل نے جو مانگا تھا پا لیا ہے کیونکہ یہاں جو مانگتا ہے پا لیتا ہے۔ بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مولانا نے یہ کتاب لکھی نہیں لکھوائی گئی ہے۔ گویا کچھ وہی کیفیت

نعت کا رنگ جو بدلا تو میں سمجھا اعظم
پہلے میں کہتا تھا اب کوئی کہلواتا ہے

مولانا کی اپنی زندگی کا جائزہ لیں (اور مجھے یہ مختصر جائزہ لیتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے، کہ گویا میں غوث اعظم کے ثنا خواں کا مدحت سرا ہوں اور غلام غلامان آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت سے اپنا فرض پورا کر رہا ہوں) تو وہ کوٹلی لوہاراں کے مردم خیز قصبے کے نوخیز جوان ہیں جنہوں نے قیام پاکستان کے چند ماہ بعد عرصہ ہستی میں قدم رکھا۔ آنکھ کھولی تو مکتب کی فضا سامنے تھی۔ اور دس سال تک (یعنی میٹرک تک) اُسی فضا میں نشو و نما پائی جس کے متعلق عام شکایت ہے کہ:

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا ‏ کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

اور اُن نوجوانوں میں تربیت حاصل کی جن کے بارے میں اکبر کا یہ مشاہدہ

ہے:

ترقی پاتے ہیں لڑکے ہمارے نوردیں کھوکر
تعجب ہے کہ بجھ لیتے ہیں تب جا کر چمکتے ہیں

مگر ہمارے فاضل دوست پر ''محی الدین'' کا سایہ تھا۔ نوردیں بجھا نہیں بلکہ علم دین حاصل کرنے کے لیے جامعہ حنفیہ دودروازہ میں استاذ العلماء افقہ الفقہا شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ حافظ محمد عالم مدظلہ کے سامنے لے آیا۔ بلاشبہ یہ مکتب کی کرامت نہیں تھی بلکہ صرف فیضان نظر تھا کہ یہ نوجوان تھوڑے ہی عرصے میں علوم دینیہ کے حصول کے ساتھ ساتھ بلند پایہ مناظر اور مقبول عام واعظ بھی بن گیا۔ اسی دوران جذبہ شوق، پیر طریقت، نجم ہدایت، حضرت پیر محمد شفیع دامت برکاتہم القدسیہ (جن کے نام نامی سے یہ کتاب معنون ہے) کہ آستانہ عالیہ پر لے گیا جن کی نظر نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ علم وفضل میں تابانیاں آئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے مولانا میدان تحریر میں بھی در آئے۔ مدت قلیل میں انہوں نے فرقہ ناجیہ، وہابی مذہب کی حقیقت، معجزات نبویہ، ہاتھ پاؤں چومنے کے ثبوت وغیرہ کتابیں لکھ ڈالیں۔ ہر کتاب اپنے موضوع پر حرف آخر نظر آتی ہے۔ اب ''سیرت غوث الثقلین'' کی طرف توجہ دی تو حوالجات کے انبار لگا دیئے۔

مولانا طبعاً سادگی پسند ہیں۔ وہ تصنع وتکلف سے کوسوں دور ہیں، ان کی تقریر بھی سادگی وپرکاری کا مرقع ہوتی ہے اور تحریر میں بھی یہی رنگ نمایاں ہے عربی خطبے کے بعد ابتداص ۲۱ سے ہوئی اور مولانا نے یوں آغاز کیا جیسے کوئی طویل کتاب نہیں بلکہ خاکہ لکھ رہے ہیں۔ انداز دیکھئے۔

اسم شریف	عبدالقادر (رضی اللہ عنہ)
کنیت	ابومحمد (رضی اللہ عنہ)
القاب	(صفحہ ۲۱)

اور پھر گویا ''سامنے پیاسے کے کس نے رکھ دیا ساغر کھلا'' کے مصداق خاکہ

باقاعدہ تحریر کی شکل اختیار کرتا جاتا ہے۔ اجمال تفصیل پکڑتا جاتا ہے۔ رہوار قلم سبک تر اور تیز تر ہوتا جاتا ہے حتی کہ حقائق میں ڈھلی ہوئی دوسو چالیس صفحات کی عظیم کتاب وجود میں آجاتی ہے۔ یا بالفاظ دگر

ہوگئی ان کی غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

یک صد کتابوں سے زائد کے حوالے اور ڈیڑھ سو سے زیادہ عنوانات، ہر عنوان مبرہن، ہر برہان قاطع، ہر تحریر باحوالہ اور ہر حوالے پر چیلنج۔ یوں تو ان کی ہر تصنیف میں یہ وصف مشترک ہے مگر یہاں یہ وصف کئی گنا زیادہ نظر آتا ہے۔

حضور سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ، حضور پرنور شافع یوم النشور سید الثقلین نبی الحرمین جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ التحیۃ الثنا کے نائب کامل، مظہر عظمت اور وارث علوم ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے سے یہ حقیقت بالکل نکھر کے سامنے آجاتی ہے اور ان لوگوں کے لیے یہ کتاب تازیانہ عبرت ہے جو بڑی ڈھٹائی سے، اور تو اور خود سید کونین علیہ الصلوۃ والسلام کے کمالات وتصرفات کا انکار کر دیتے ہیں۔

الغرض یہ تصنیف لطیف، پروانہ ہائے شمع غوثیت کے لیے شمع نور اور سالکان راہ طریقت کے لیے مشعل راہ ہے۔ یہ ایک دائرۃ المعارف ہے جس میں غوث الوریٰ کے حسب ونسب، خاندانی حالات، تصرفات وکرامات اور تعلیمات وارشادات کا حسین نچوڑ ہے۔ یہ طریقت وحقیقت کا گنجینہ نور ہے۔ علاوہ ازیں اس کی ایک نمایاں خصوصیت بھی ہے کہ دور حاضر کی بہت سی اہم شخصیات کا تعارف بھی آگیا ہے۔ مولانا مدظلہٗ کا احساس ذمہ داری چونکہ ہر بات کو نکھار کر سامنے لانا چاہتا ہے اس لیے وہ ہر قول کی قیمت اس کے قائل کی عظمت سے لگوانا چاہتے ہیں۔ اس انداز نگارش میں سرمایہ تسکین بھی ہے، اتمام حجت بھی۔ اس طرح سیرت کی یہ کتاب جدید اسماء الرجال کا بیش بہا خزانہ

بھی ہے۔ کیوں نہ کہہ دوں میرے غوث کے تصرف نے بعض شخصیات کو نمایاں اور بعض کو عریاں کر کے رکھ دیا ہے۔ (یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ)

کتاب کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ میرے ولی نعمت، شبلی دوراں، عمدۃ السالکین، زبدۃ العارفین، آفتاب طریقت حضور قبلہ عالم الحاج پیر سید علی حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین علی پور شریف کی تصدیق انیق بھی اس کے ساتھ شامل ہے اور امام سیاست فخر اہل سنت عاشق رسول علامہ مولانا شاہ احمد نورانی ایم، این، اے مدظلہ کی تقریظ بھی مندرج ہے۔

ان کی دعاء پر آمین کہتا ہوں بلکہ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

نیاز کیش

محمد علی نقشبندی غفرلہ

نائب ناظم اعلیٰ جمیعت علمائے پاکستان پنجاب

وجہ تالیف

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت قطب الاقطاب، غوث الاغواث، سید الاسیاد، شیخ الملک والجن والانس علی الاطلاق سیدنا غوث الاعظم الشیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی قدس اللہ سرہ النورانی کا مقام اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان میں بہت ارفع واعلیٰ ہے۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات وہ ذات ہے جس سے خواہ کوئی اویسی ہو یا سہروردی، خواہ خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی قدس سرہ سے نسبت رکھتا ہو یا خواجہ خواجگان بہاؤ الدین نقشبند نور اللہ مرقدہٗ سے۔ المختصر کسی بھی سلسلہ سے متعلق ہو وہ حضور کا یقیناً نیاز مند ہوگا۔ اور یہ نیاز مندی کیوں نہ ہو جبکہ ہر سلسلہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا فیض جاری وساری ہے۔ جس کا اقرار سلاسل عالیہ کے ہر مورث اعلیٰ نے اپنی زبان سے خود کیا ہے۔

فقیر کو بھی سیدنا غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کے سلسلہ عالیہ قادریہ سے اپنے آقائے نعمت، غواص بحر طریقت، منبع رشد و ہدایت، مبلغ شریعت وطریقت، حامی سنت سیدی سندی، مرشدی، وسیلۃ یومی وغدی حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری لازالت شموس افضالہ سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات کے توسل سے نسبت کا شرف حاصل ہے۔

اس رُوحانی تعلق کی وجہ سے عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ بارگاہ غوثیہ میں کتابی شکل میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔ جس میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات، تصرفات، فیوضات، مجاہدات، ریاضات، مشاہدات، کمالات، ارشادات، سیرت، شخصیت، کردار، اساتذہ، تلامذہ، ہمعصر علماء مشائخ، اولاد اطہار، خلفاء مریدین اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی برکات مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج کی جائیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی علمی بے مائیگی جس کا مجھے اچھی طرح علم ہے حائل تھی۔

آخر ایک روز میرے پیرو مرشد، آقائے نعمت نے شہنشاہ بغداد، قاسم ولایت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ پر ایک مدلل کتاب لکھنے کا ارشاد فرمایا۔ تو فقیر نے اپنے شیخ کامل سے توجہ کی التجا اور دربار عالیہ غوثیہ میں استغاثہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور نبی کریم روف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام لے کر ''سیرت غوث الثقلین قدس سرہ العزیز'' کا مسودہ تیار کرنا شروع کر دیا۔

الحمدللہ! سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانی توجہات کی برکت سے اب وہ کتاب شکل میں پیش خدمت ہے۔ فقیر نے اس کی ترتیب وتالیف میں مستند کتب (جن کے نام ابتدا میں درج ہیں) کا مطالعہ کر کے ان سے استفادہ کیا اور احباب قارئین کی تسکین قلبی کے پیش نظر کتاب کا نام اور صفحہ بھی درج کر دیا ہے۔

علماء کرام ذوالاحترام کی خدمت میں اپنی کم علمی کے پیش نظر التماس ہے کہ وہ جو کمی اس میں محسوس فرمائیں اس سے مطلع فرما کر عندی مشکور ہوں۔ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی ہو سکے۔

جملہ قارئین کرام کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ فقیر کے لئے بارگاہ رب العالمین میں دعا فرمائیں کہ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ارشادات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خاتمہ بالخیر فرمائے۔ اور فقیر کے اس حقیر نذرانہ کو شرف قبولیت سے سرفراز فرماتے ہوئے توشہ آخرت اور صدقہ جاریہ بنائے آمین۔ نیز آقائے نعمت سیدی۔ ،رشدی۔ مولائی دامت برکاتہم القدسیہ کا سایہ عاطفت مجھ فقیر پر اور جملہ اہل سنت و جماعت پر سلامت باکرامت رکھے۔

آمین ثم آمین بحرمۃ رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

دُعاجو

فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ،

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ تحصیل بازار سیالکوٹ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ۔ اَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ، نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ، اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ، سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ، صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ، اَلْمُزَیَّنِ بِکُلِّ زَیْنٍ، اَلْمُنَزَّہِ مِنْ کُلِّ شَیْنٍ، جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ، نَبِیِّ الْاَنْبِیَاءِ عَظِیْمِ الرَّجَاءِ عَمِیْمِ الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ، مَاحِی الذُّنُوْبِ وَالْخَطَاءِ شَفِیْعِنَا یَوْمَ الْجَزَاءِ، سِرِّ اللّٰہِ الْمَخْزُوْنِ دُرِّ اللّٰہِ الْمَکْنُوْنِ عَالِمِ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ، نُوْرِ الْاَفْئِدَۃِ وَالْعُیُوْنِ، سُرُوْرِ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ، سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا وَ حَبِیْبِنَا وَ نَبِیِّنَا وَ شَفِیْعِنَا وَوَکِیْلِنَا وَ کَفِیْلِنَا وَ عَوْنِنَا وَ مُعِیْنِنَا وَ غَوْثِنَا وَ مُغِیْثِنَا وَ غِیْثِنَا وَ غِیَاثِنَا سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ، وَاَزْوَاجِہٖ الطَّاہِرَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَاَصْحَابِہٖ الْمُکَرَّمِیْنَ الْمُعَظَّمِیْنَ وَابْنِہٖ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ الْمَکِیْنِ مُحْیِ الْاِسْلَامِ وَالْحَقِّ وَالشَّرْعِ وَ الْمِلَّۃِ وَالْقُلُوْبِ وَالسُّنَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ وَالدِّیْنِ وَاہِبِ الْمُرَادِ قُطْبِ الْاِرْشَادِ، فَرْدِ الْاَفْرَادِ سَیِّدِ الْاَسْیَادِ، مُصْلِحِ الْبِلَادِ، نَافِعِ الْعِبَادِ، دَافِعِ الْفَسَادِ، مَرْجِعِ الْاَوْتَادِ، غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ، وَغَیْثِ الْکَوْنَیْنِ، وَغِیَاثِ الدَّارَیْنِ وَ مُغِیْثِ الْمَلْوِیْنِ، اِمَامِ الْفَرِیْقَیْنِ، سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِالْقَادِرِ الْحَسَنِیِّ الْحُسَیْنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی سَائِرِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ الْکَامِلِیْنَ الْعَارِفِیْنَ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ الرَّاشِدِیْنَ الْمُرْشِدِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَہُمْ اَجْمَعِیْنَ، یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اَمّا بَعْد

اسم شریف عبدالقادر۔(رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو محمد۔(رضی اللہ عنہ)

القاب محی الدین، محبوب سبحانی، غوث الثقلین، غوث الاعظم وغیرھا

ولادت باسعادت ۴۷۰ھ کو قصبہ جیلان نزد بغداد شریف

سن انتقال ۵۶۱ھ ایک شاعر نے عربی کے شعر(۱) میں آپ کی کل عمر، سن ولادت اور سن انتقال ظاہر کیا ہے۔

اِنَّ بَازَ اللّٰہِ سُلْطَانُ الرِّجَال
جَآءَ فِیْ عِشْقٍ تَوَفّٰی فِیْ کَمَال

حسب ونسب: آپ والد ماجد کی نسبت سے حسنی ہیں۔ سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید عبداللہ بن سید یحییٰ بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ بن سید موسیٰ جون بن سید عبداللہ محض بن سید امام حسن مثنیٰ بن سید امام حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

آپ والدہ ماجدہ کی نسبت سے حسینی سید ہیں۔

سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن امۃ الجبار بنت سید عبداللہ صومعی بن سید ابو جمال الدین محمد بن جواد بن امام سید علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق (۲) بن امام باقر بن زین العابدین بن امام ابو عبداللہ حسین بن امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

خاندان: آپ کا خاندان اولیاء اللہ کا گھرانہ تھا۔ آپ کے نانا جان، دادا

(۱) عشق کے عدد ۴۷۰ ہیں۔ اس میں آپ کا سن پیدائش ہے۔ کمال کے عدد ہیں ۹۱ یہ آپ کی عمر شریفہ ہے۔ کمال اور عشق کے اعداد کو جمع کیا جائے تو ۵۶۱ ہوتے ہیں تو یہ آپ کا سن انتقال ہے۔

(۲) اسی لئے آپ کو سید عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی الجعفری کہا جاتا ہے۔

جان، والد ماجد، والدہ محترمہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب اولیاء الرحمان تھے۔ اور صاحب کرامات ظاہرہ وباہرہ اور مالک مقامات علیا تھے۔

اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو اشراف کا خاندان کہتے تھے۔

سید و عالی نسب در اولیا است
نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ است

حضرت عبداللہ صومعی رضی اللہ عنہ (۱)

آپ کے نانا جان تھے۔ آپ جیلان شریف کے مشائخ میں سے ایک نہایت ہی زاہد اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ صاحب فضل و کمال تھے۔ بڑے بڑے مشائخ کرام سے آپ نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

شیخ ابوعبداللہ محمد قزوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ مستجاب الدعوات تھے آپ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بدلہ لیتا۔ اور جس پر آپ خوش ہوتے تو اللہ کریم اس کو انعام واکرام سے نوازتا۔ ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ نوافل کثیر تعداد میں ادا فرماتے اور ذکر اذکار میں مصروف رہتے تھے۔

كَانَ يُخْبِرُ بِالْاَمْرِ قَبْلَ وُقُوْعِهٖ فَيَقَعُ كَمَا يُخْبِرُ

آپ اکثر امور کے واقعہ ہونے سے پہلے ان کی خبر دے دیا کرتے تھے۔ اور جس طرح آپ ان کے رُونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اُسی طرح ہی واقعات روپذیر ہوتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۸۹، قلائد الجواہر ص ۳ مطبوعہ مصر، نفحات الانس فارسی ص ۳۵۱، سفینۃ الاولیاء ص ۶۳)

قافلہ کی مدد فرمانا: حضرت ابوعبداللہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب ایک قافلہ کے ہمراہ سمرقند کی طرف تجارت کا مال لے کر گئے۔ جب وہ ایک

(۱) علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو سرگروہ زہاد لکھا ہے۔

صحرا میں پہنچے تو ان پر ڈاکوؤں کے گروہ نے حملہ کر دیا۔ قافلہ والوں کا بیان ہے کہ ہم نے اس مشکل کے وقت شیخ عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا تو ہم نے دیکھا۔

هُوَ قَائِمٌ بَيْنَنَا وَ نَادٰى سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ تَفَرَّقِیْ يَا خَيْلُ عَنَّا

کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں اور سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ تَفَرَّقِیْ يَا خَيْلُ عَنَّا پڑھ رہے ہیں۔ آپ کا یہ پڑھنا ہی تھا کہ تمام ڈاکو جو سوار تھے۔ منتشر ہو کر کچھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور کچھ جنگل کی طرف بھاگ گئے۔ اور ہم ان ڈاکوؤں سے محفوظ رہے۔ بعد ازیں ہم نے آپ کو ہر چند تلاش کیا مگر آپ کو نہ پایا۔ جب ہم جیلان واپس آئے تو ہم نے یہ ڈاکوؤں والا واقعہ بیان کیا تو ان لوگوں نے حلفاً کہا ـــــــ مَا غَابَ الشَّیْخُ رضی اللہ عنہ کہ اس اثناء میں شیخ بالکل غائب نہیں ہوئے۔ (۱)۔

(بہجۃ الاسرار ص ۸۹، قلائد الجواہر ص ۳)

حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ

آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے والد محترم تھے۔ آپ کا اسم گرامی سید موسیٰ کنیت ابو صالح اور لقب جنگی دوست تھا۔ آپ جیلان شریف کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔

لقب کی وجہ تسمیہ:

آپ کا لقب جنگی دوست اس لئے تھا کہ آپ خلصاً للہ۔ نفس کشی اور ریاضت شرعی

---

(۱) علامہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ: اَلْوَلِیُّ اِذَا تَحَقَّقَ فِی وِلَایَتِهٖ وَ تَمَکَّنَ مِنَ التَّصَرُّفِ فِیْ رُوْحَانِیَّتِهٖ يُعْطٰی مِنَ الْقُدْرَتِ فِی التَّصَرُّفِ فِیْ صُوَرٍ عَدِیْدَةٍ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ فِیْ جِهَاتٍ مُتَعَدِّدَةٍ عَلٰی حُکْمِ اِرَادَتِهٖ۔ یعنی ولی اللہ جب ولائت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائے۔ اور روحانیت میں کمال حاصل کر لے تو اس کو اتنی طاقت دی جاتی ہے کہ وہ مختلف صورتوں میں مختلف جگہوں پر ایک وقت میں تصرف کر سکتا ہے۔ (روض الریاحین ص ۲۸۱ مطبوعہ مصر) محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ

میں فرد واحد تھے۔ نیکی کے کاموں کے حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لئے مرد دلیر تھے۔ اس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پروانہ کرتے تھے آپ کا ایک واقعہ منقول ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دن آپ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اُٹھائے جارہے تھے۔ آپ نے جب ان کی طرف دیکھا تو غصہ سے ان مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ کے تقدس اور بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی خلیفہ وقت کے سامنے اُنہوں نے واقعہ کا اظہار کیا، اور آپ کے خلاف خلیفہ وقت کو اُبھارا۔

خلیفہ: سید موسیٰ کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔

حضرت سید موسیٰ: دربار میں تشریف لے آئے۔

خلیفہ اس وقت غیظ وغضب سے کرسی پر بیٹھا تھا۔

خلیفہ: (للکار کر کہتا ہے) آپ کون تھے جنہوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں کر دیا؟

حضرت سید موسیٰ: میں محتسب ہوں۔ اور میں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔

خلیفہ: آپ کس کے حکم سے محتسب مقرر کئے گئے ہیں؟

حضرت سید موسیٰ: (رعب انگیز لہجہ میں) جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔

آپ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ سر بزانو ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اُٹھا کر عرض کرتا ہے۔

خلیفہ: حضور والا! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بڑھ کر مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟

حضرت سید موسیٰ: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دُنیا اور آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ کی اس حکیمانہ گفتگو کا بہت اثر ہوا اور

متاثر ہو آپ کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوا۔

خلیفہ: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی محتسب کے عہدہ پر مامور ہیں۔

حضرت سید موسیٰ: (اپنے متوکلانہ انداز میں) جب میں مامور عن الحق ہوں تو پھر مجھے مامور عن الخلق ہونے پر کیا پرواہ ہے۔

اس دن سے آپ جنگی دوست کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

آپ متجلی بجلال الٰہی تھے۔ خاصانِ الٰہی کا مقام حاصل تھا۔ آپ کو کوئی شخص اگر اذیت پہنچاتا تو اس کو ضرور ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میش اندر طعنۂ پاکاں کند

آپ حسنی النسب اور حنفی المذہب تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

آپ حضور سیدنا غوث صمدانی قدس سرہ النورانی کی پھوپھی جان تھیں۔ آپ کا نام مبارک عائشہ کنیت اُمِ محمد تھی۔ آپ بہت بڑی عابدہ، زاہدہ اور عارفہ تھیں۔

شیخ ابو العباس احمد و ابو صالح عبداللہ الطبقی بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ جیلان شریف میں خشک سالی کا قحط پڑا، لوگوں نے ہر چند دعائیں مانگیں، نماز استسقاء بھی ادا کی مگر بارش نہ ہوئی۔

آخر کار لوگوں نے آپ کی پھوپھی جان کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ کریم بارش نازل فرمائے۔

فَقَامَتْ اِلٰی رَحْبَۃِ بَیْتِھَا وَ کَنَسَتِ الْاَرْضَ وَ قَالَتْ یَارَبِّ اَنَا کَنَسْتُ فَرُشَّ اَنْتَ۔

تو آپ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر جھاڑو دیا۔ اور بارگاہ رب العالمین میں عرض کی کہ اے میرے پروردگار میں نے زمین کو صاف کر دیا ہے تو اس پر

چھڑکاؤ کردے۔ آپ کے یہ عرض کرنے کی دیر تھی کہ آسمان سے موسلادھار بارش شروع ہوگئی۔ اور لوگ بارش میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں میں واپس گئے۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

(بہجۃ الاسرار ص ۸۹، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۲۴، قلائد الجواہر ص ۸)

شب ولادت، بشارات اور مشاہدات

محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شب ولادت مشاہدہ فرمایا کہ سرور کائنات، مفخر موجودات، منبع کمالات، باعث تخلیق کائنات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات بمعہ صحابہ کرام، آئمۃ الہدیٰ اور اولیاء عظام علیہم الرضوان ان کے گھر جلوہ افروز ہیں۔ اور ان الفاظ مبارکہ سے ان کو خطاب فرمایا اور بشارت سے نوازا۔

یَا اَبَا صَالِحٍ اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبْنًا وَھُوَ وَلِیٌّ وَمَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ ۔

اے ابو صالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے۔ وہ میرا بیٹا ہے، وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے، اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ درمیان اولیاء ۔۔۔ چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم درمیان انبیاء

(۲) حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ کو خواب میں شہنشاہ عرب و عجم سرکار دو عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء اللہ تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قدم مبارک ہوگا۔

جس کی منبر بنیں گردن اولیاء

اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(۳) جس رات حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، اس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، ان سب کو اللہ کریم نے لڑکا ہی عطا فرمایا، اور وہ ہر نومولود لڑکا اللہ کا ولی بنا۔

غوث اعظم امام التقا والنقاء

جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

(۴) آپ کے شانہ مبارک کے درمیان سرکار دو عالم شہنشاہ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان تھا۔

(۵) آپ کی ولادت ماہ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا، سحری سے لے کر افطاری تک آپ والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔

غوث اعظم متقی ہر آن میں

چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

(تفریح الخاطر للشیخ عبدالقادر الاربلی ص۱۲،۱۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب میرا فرزند ارجمند عبدالقادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔

موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان شریف کا چاند دکھائی نہ دیا، اس لئے لوگوں نے میرے پاس آکر سیدنا عبدالقادر جیلانی کے متعلق دریافت کیا کہ اُنہوں نے دودھ پیا ہے کہ نہیں؟ تو میں نے اُن کو بتایا کہ میرے فرزند نے آج دودھ نہیں پیا۔ بعدازیں تحقیقات کرنے پر اس حقیقت کا انکشاف ہوگیا کہ اُس دن رمضان کی پہلی تاریخ تھی یعنی اُس دن روزہ تھا۔

وَاشْتَهَرَ بِبَلَدِنَا فِيْ ذَالِكَ الْوَقْتِ اَنَّهٗ وَلَدٌ لِلْاَشْرَافِ وَلَدٌ لَايَرْضَعُ فِيْ نِهَارِ

رَمَضَانَ۔

یعنی اور ہمارے شہر میں اس وقت مشہور ہوگیا کہ سیدوں کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، جو رمضان شریف میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔ (طبقات الکبریٰ جلد۱ص ۱۲۶ سطر۲۴ تا ۲۷، بہجۃ الاسرار ص ۸۹، قلائد الجواہر ص ۳ سطر ۱۸ تا ۲۱، نفحات الانس فارسی ص ۳۵۱، جامع کرامات الاولیاء جلد۲ ص ۲۰۲، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۳۲، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۲، سفینۃ الاولیاء ص ۶۳)

پیدائش سے پہلے ولایت کی شہرت

آپ کی ولادت سے عرصہ بعید پہلے مشائخ کبار علیہم الرحمۃ نے آپ کی ولادت، شان وشوکت، مقام اور جلالت کی خبریں دیں۔ چند ایک درج کی جاتی ہیں۔

امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

امام ہمام غوث سیدنا حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے اپنا سجادہ (مصلہ) حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچانے کے لئے اپنے ایک مرید کو دیا اور وصیت فرمائی کہ اس کو بہت حفاظت سے رکھنا اور اپنے مرنے کے وقت کسی معتمد اور معتبر شخص کو دے دینا اور اس کو وصیت کرنا کہ وہ بھی مرتے وقت کسی دوسرے شخص کو دے دے اسی طرح پانچویں صدی کے درمیان تک یہ سلسلہ چلتا رہے حتیٰ کہ غوث اعظم جن کا نام مبارک شیخ عبدالقادر الحسنی الجیلانی ہوگا ظاہر ہوں گے یہ ان کی امانت ہے ان کو پہنچانا اور میرا سلام کہنا۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ: ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا ہے کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولاد اطہار میں سے ایک قطب عالم ہوگا۔

مُلَقَّبًا بِمُحْيِ الدِّيْنِ وَمُسَمّٰى بِالسَّيِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ وَ هُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ وَ مُوْلِدُهٗ مِنْ كِيْلَانَ وَيَكُوْنُ مَامُوْرًا بِاَنْ يَّقُوْلَ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ

وَوَلِيَّةٍ لِلّٰهِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ سِوَى الصَّحَابَةِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر ہے، اور وہ غوث اعظم ہوگا، اور گیلان میں پیدائش ہوگی، ان کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اطہار میں سے آئمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین وآخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے کہنے کا حکم ہوگا۔ (تفریح الخاطر ص ۲۶، ۲۷)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ: محمد بن احمد سعید بن زریع الزنجانی قدس سرہ النورانی نے اپنی کتاب روضۃ النواظر ونزہۃ الخواطر کے باب ششم میں ان مشائخ کا جنہوں نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے قطبیت کے مرتبہ کی شہادت دینے کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ آپ سے پہلے اولیاء الرحمٰن میں سے کوئی بھی حضرت کا منکر نہ تھا، بلکہ انہوں نے آپ کی آمد آمد کی بشارت دی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شیخ محی الدین قطب سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک تک بالوضاحت آگاہ فرمادیا ہے کہ جتنے بھی اولیاء اللہ گزرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خبر دی ہے۔ (تفریح الخاطر ص ۱۳، ۱۴)

شیخ ابواحمد عبداللہ الجونی قدس اللہ سرہ النورانی

شیخ ابواحمد عبداللہ الجونی المقلب باخی رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۶۸ھ میں کوہ حرد میں اپنی خلوت میں ارشاد فرمایا کہ عنقریب بلاد عجم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی کرامات اور خوارق کی وجہ سے بہت شہرت ہوگی۔ اس کو تمام اولیاء الرحمٰن کے نزدیک مقبولیت تامہ حاصل ہوگی۔ اس کے وجود باجود سے اہل زمانہ شرف حاصل کریں گے اور جو اس کی زیارت کرے گا نفع اٹھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۴)

شیخ محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر کامل شیخ ابوبکر بن ہوارا رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ

عراق کے اوتاد آٹھ ہیں۔ ۱۔ حضرت معروف کرخی، ۲۔ امام احمد بن حنبل، ۳۔ حضرت بشر حافی۔ ۴۔ حضرت منصور بن عمار، ۵۔ حضرت جنید بغدادی، ۶۔ حضرت سری سقطی، ۷۔ حضرت سہل بن عبداللہ تستری، ۸۔ حضرت عبدالقادر جیلانی۔

میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضرت عبدالقادر جیلانی کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

عَجَمِیٌّ شَرِیْفٌ یَسْکُنُ بَغْدَادَ یَکُوْنُ ظُهُوْرُهٗ فِی الْقَرْنِ الْخَامِسِ وَهُوَ اَحَدُ الصِّدِّیْقِیْنَ الْاَوْتَادِ الْاَفْرَادِ اَعْیَانِ الدُّنْیَا اَقْطَابِ الزَّمَانِ۔

یعنی شرفاء عجم میں سے ایک شخص بغداد شریف میں آکر سکونت اختیار کرے گا۔ اُس کا ظہور پانچویں صدی میں ہوگا اور وہ شخص اوتاد، افراد اور اقطاب زمانہ سے ہوگا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۱۲۷ مصنف علامہ نور الدین علی بن یوسف شطنوفی، قلائد الجواہر ص ۲۲ سطر ۳ تا ۶ مصنف علامہ محمد بن یحیٰی حلبی، خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد ۱ ص ۹۸)

شیخ ابوبکر بن ہوارا رحمۃ اللہ علیہ: سے باسناد بیان کیا گیا ہے۔

اَنَّهٗ قَالَ فِیْ مَجْلِسِهٖ یَوْمًا بَیْنَ اَصْحَابِهٖ سَوْفَ یَظْهَرُ بِالْعِرَاقِ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ عَالِی الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللهِ وَالنَّاسِ اِسْمُهٗ عَبْدُ الْقَادِرِ وَسَکَنُهٗ بَغْدَادِ یَقُوْلُ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللهِ وَیَدِیْنُ لَهٗ الْاَوْلِیَاءُ فِیْ عَصْرِهٖ ذَالِكَ الْفَرْدُ فِیْ وَقْتِهٖ۔

یعنی ایک روز انہوں نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ عنقریب عراق میں ایک عجمی شخص جو کہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا، اس کا نام عبدالقادر ہوگا اور بغداد شریف میں سکونت اختیار کرے گا۔ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللهِ کا اعلان فرمائے گا اور زمانہ کے تمام اولیاء اللہ اس کے مطیع ہوں گے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۴، ۴ تا ۶، قلائد الجواہر ص ۲۳ سطر ۲ تا ۵)

شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی رضی اللہ عنہ: سے کسی نے پوچھا کہ اس وقت قطب وقت کون ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا قطب وقت اس وقت مکہ مکرمہ میں ہیں۔ اور

ابھی وہ لوگوں پر مخفی ہیں۔ انہیں صالحین کے سوا دوسرا کوئی نہیں پہچانتا۔ نیز عراق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ عنقریب ایک عجمی شخص جن کا نام نامی اسم گرامی عبدالقادر ہوگا ظاہر ہوگا۔ جن سے کرامات اور خوارق عادات بکثرت ظاہر ہوں گے۔ اور یہی وہ غوث اور قطب ہوں گے جو مجمع عام میں قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ فرمائیں گے۔ اور اپنے اس قول میں حق بجانب ہوں گے۔ تمام اولیاء وقت آپ کے قدم کے نیچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ذات بابرکات اور ان کی کرامات کی تصدیق کرنے کی وجہ سے لوگوں کو نفع پہنچائے گا۔ (قلائد الجواہر ص ۲۳، ۲۴ مطبوعہ مصر)

جن کی منبر بنیں گردن اولیاء
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

اپنی ولایت کا چھوٹی عمر میں علم ہونا

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا:

مَتٰی عَلِمْتَ اَنَّكَ وَلِیُّ اللّٰهِ تَعَالٰی

آپ کو کب سے معلوم ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اَنَا ابْنُ عَشَرِ سِنِیْنَ فِیْ بَلَدِنَا اَخْرُجُ مِنْ دَارِنَا وَاَذْهَبُ اِلَی الْمَكْتَبِ فَاَرَی الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تَمْشِیْ حَوْلِیْ فَاِذَا وَصَلْتُ اِلَی الْمَكْتَبِ سَمِعْتُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُوْنَ اِفْسَحُوْا لِوَلِیِّ اللّٰهِ حَتّٰی يَجْلِسَ۔

میں بارہ برس کا تھا کہ اپنے شہر کے مدرسہ میں پڑھنے کے لئے جایا کرتا تھا تو میں اپنے اردگرد فرشتوں کو چلتے دیکھتا تھا۔ اور جب مدرسہ میں پہنچتا تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا کہ ہٹ جاؤ! اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۱، قلائد الجواہر ص ۹، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۲، سفینۃ الاولیاء ص ۶۳، تحفہ قادریہ)

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں صغر سنی کے عالم میں مدرسہ کو

جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا اور مجھے مدرسہ لے جاتا۔ خود بھی میرے پاس بیٹھا رہتا، میں اس کو مطلقاً نہ پہچانتا تھا کہ یہ فرشتہ ہے۔

ایک روز میں نے اس سے پوچھا مَنْ تَکُوْنُ آپ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: اَنَا مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَرْسَلَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَکُوْنُ مَعَکَ مَادُمْتَ فِی الْمَکْتَبِ۔ میں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں مدرسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔ (قلائد الجواہر ص ۱۳۵، ۱۳۶)

شہنشاہ بغداد قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک روز میرے قریب سے ایک شخص گزرا جس کو میں بالکل نہ جانتا تھا۔ اُس نے جب فرشتوں کو یہ کہتے سنا کہ کشادہ ہو جاؤ تا کہ اللہ کا ولی بیٹھ جائے تو اُس نے فرشتوں میں سے ایک کو پوچھا۔ مَا ھٰذَا الصَّبِیُّ یہ لڑکا کس کا ہے؟ تو فرشتے نے جواب دیا ھٰذَا ابْنُ بَیْتِ الْاَشْرَافِ یہ سادات کے گھرانے کا لڑکا ہے، تو اُس نے کہا سَیَکُوْنُ لِھٰذَا شَاْنٌ عَظِیْمٌ عنقریب یہ بڑی شان والا ہوگا۔

حضور شاہِ جیلان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال کے بعد میں نے اُن کو پہچانا کہ وہ ابدالِ وقت میں سے تھا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۱، قلائد الجواہر ص ۹ مطبوعہ مصر)

حضرت غوث صمدانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ میں جب بچپن میں کبھی بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں کسی کہنے والے کی آواز کو سنتا جو مجھے کہتا: اِلَیَّ یَا مُبَارَکُ اے خوش بخت اور خوش نصیب تُم میرے پاس آجاؤ۔ تو میں فوراً والدہ محترمہ کی گود میں چلا جاتا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۱، قلائد الجواہر ص ۹)

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ابتدائے جوانی میں مجھ پر نیند غالب آتی تو میرے کانوں میں یہ آواز آتی، اے عبدالقادر! ہم نے تجھ کو سونے کے لئے پیدا نہیں کیا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۱، سفینۃ الاولیاء ص ۶۳)

علم دین حاصل کرنے کا اشارہ

شیخ محمد قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ نے ہم

سے فرمایا کہ حج کے دن بچپن میں مجھے ایک مرتبہ جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ایک بیل کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، کہ اُس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا اے عبدالقادر! مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ تم کو اس قسم کے کاموں کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا، میں گھبرا کر گھر لوٹا، اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا: فَرَاَیْتُ النَّاسَ وَاقِفِیْنَ بِعَرَفَاتٍ تو میں نے عرفات کے میدان میں لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ بعد ازیں میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: هَبِیْنِیْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاءْذَنِیْ لِیْ فِی الْمَسِیْرِ اِلٰی بَغْدَادَ اَشْتَغِلُ بِالْعِلْمِ وَاَزُوْرُ الصَّالِحِیْنَ ۔ یعنی آپ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں، اور مجھے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں وہاں جا کر علم دین حاصل کروں اور صالحین کی زیارت کروں۔

آپ نے مجھ سے اس کا سبب دریافت کیا، میں نے بیل والا واقعہ عرض کیا، تو آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ اسی (۸۰) دینار جو میرے والد ماجد کی وراثت تھے۔ میرے پاس لے آئیں تو میں نے ان میں سے چالیس دینار لے لئے، اور چالیس دینار اپنے بھائی سید ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے چھوڑ دیئے، آپ نے میرے چالیس دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت عنایت فرما دی۔

آپ نے مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپنانے کی تاکید فرمائی، اور جیلان کے باہر تک مجھے الوداع کہنے کے لئے تشریف لائیں اور فرمایا:

یَا وَلَدِیْ اِذْهَبْ فَقَدْ خَرَجْتُ عَنْكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهٰذَا وَجْهٌ لَا اَرَاهُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

اے میرے فرزند ارجمند! میں تجھے محض اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۸۷، قلائد الجواہر ص ۸، ۹، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۳۲، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۲، نفحات الانس فارسی ص ۳۵۱)

تشریف آوری سے بغداد میں رحمتِ باری

حضرت علامہ عارف باللہ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشطنوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف بہجۃ الاسرار فی معدن الانوار میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے بغداد شریف کو شرف بخشا تو بغداد کی سعادتمندی کے جملہ آثار نمایاں ہو گئے۔

بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ان کا مبارک قدم پہنچتے ہی رحمت کی بدلیاں چھا گئیں باران رحمت کے بادل نثار ہونے لگے جس سے اس سرزمین میں رشد و ہدایت کی روشنی میں دگنا اضافہ ہو گیا اور گھر گھر اُجالا ہو گیا۔

بِمَقْدَمِهٖ اَنْهَلَ السَّحَابُ وَاَعْشَبَ الْعِرَاقُ

وَزَالَ الْغَيُّ وَاتَّضَحَ الرُّشْدُ

(بہجۃ الاسرار ص ۱۰۵، قلائد الجواہر ص ۴)

علم دین حضرت قطب الاقطاب رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ

۱۔ علم دین حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر صرف ضروری ہی نہیں بلکہ روحانی بیماریوں کے لئے شفاء کلی ہے۔

۲۔ علم دین پرہیزگاری کا ایک سیدھا راستہ ہے، اور اس کی حجت اور واضح دلیل ہے نیز بہت بڑا درجہ ہے۔

۳۔ علم دین یقین کے تمام طریقوں میں سب سے اعلیٰ اور انسب ہے۔

۴۔ نیک لوگوں کا مایۂ فخر ناز اور سند ہے۔ تو

آپ نے اس کے حصول کے لئے بڑی جدوجہد کی، اور دور و نزدیک کے علماء کرام، مشائخ عظام، فقہاء علام سے بڑی کوشش سے حاصل کیا۔

(قلائد الجواہر ص ۴ از علامہ محمد یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مصر)

آپ کے اساتذہ کرام

قرآن پاک تو آپ نے پہلے ہی حفظ کر لیا تھا، اُس کے بعد آپ نے علم فقہ عرصہ دراز تک بہت بڑے فقہا مثلاً ابوالوفاعلی بن عقیل الحنبلی، ابوالخطاب محفوظ الکوزانی الحنبلی، ابو الحسن محمد بن قاضی ابو یعلیٰ، محمد بن الحسین بن محمد الفراء الحنبلی اور قاضی ابوسعید سے حاصل فرمایا۔

علم حدیث شریف بڑے محدثین محمد بن الحسن الباقلانی، ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن خشیشا، ابوالغنائم محمد بن محمد بن علی بن میمون الفرسی، ابوبکر احمد بن المظفر، ابوجعفر بن احمد بن الحسین القاری، السراج، ابوالقاسم علی بن احمد بن بنان الکرخی، ابوطالب عبدالقادر بن محمد بن یوسف، عبدالرحمٰن بن احمد، ابوالبرکات ہبۃ اللہ ابن المبارک، ابوالعز محمد بن المختار، ابونصر محمد، ابوغالب احمد، ابوعبداللہ یحییٰ، ابوالحسن بن المبارک بن الطیوری، ابومنصور عبدالرحمان القزاز، ابوالبرکات طلحہ العاقولی وغیرہم علیہم الرحمۃ سے حاصل فرمایا۔

علم ادب: آپ نے ابوزکریا یحییٰ بن علی التبریزی سے حاصل فرمایا۔

تصوف: آپ نے شیخ ابویعقوب یوسف بن ایوب الہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمایا۔

(قلائد الجواہر عربی ص ۴ مطبوعہ مصر)

آپ کا علمی مقام

امام ربانی شیخ عبدالوہاب الشعرانی، شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ محمد بن یحییٰ حلبی علیہم الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاغیاث رضی اللہ عنہ یَتَکَلَّمُ فِیْ ثَلَاثَۃَ عَشَرَ عِلْمًا تیرہ علموں میں تقریر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

(طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۷ مطبوعہ مصر، قلائد الجواہر ص ۳۸)

پیش او جملہ فصیحان عرب عجمی شدند
کہ بسے تازگی و لطف و فصاحت دارد

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (۱) فرماتے ہیں کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فقہ اور کلام کا علم پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو لوگوں کو پڑھاتے تھے، اور ظہر کے بعد قرأتوں کے ساتھ قرآن پاک پڑھاتے تھے۔

(طبقات الکبریٰ جلد۱ص ۱۲۷، قلائد الجواہر ص ۳۸ مطبوعہ مصر)

ابو محمد الخشاب نحوی رحمۃ اللہ علیہ: بیان کرتے ہیں کہ میں عین عالم شباب میں علم نحو پڑھتا تھا، اس وقت اکثر لوگوں سے آپ کے اوصاف سننے میں آتے کہ آپ نہایت فصاحت اور بلاغت سے وعظ فرماتے ہیں، اس لئے میں آپ کے وعظ سننے کا شائق تھا، مگر عدیم الفرصتی حائل ہوتی رہی۔

چنانچہ ایک دفعہ لوگوں کے ساتھ آپ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا، آپ نے میری طرف التفات کر کے فرمایا کہ تم ہمارے پاس رہو، تو ہم تمہیں زمانہ کا سیبویہ بنادیں گے، میں نے رضامندی کا اظہار کیا، اور اسی وقت سے ہی آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر رہنا شروع کر دیا، اور عرصہ قلیل میں ہی مجھے آپ کی بارگاہ عالیہ سے وہ کچھ حاصل ہوا جو کہ میں اس عمر تک حاصل نہ کر سکا تھا، مسائل نحویہ وعلوم عقلیہ ونقلیہ جو کہ مجھے اب تک معلوم نہ ہوئے تھے اچھی طرح سے ذہن نشین ہوگئے۔ (قلائد الجواہر ص ۳۲)

آپ کے علم کا امتحان لینے کیلئے ایک سو فقہا کا آنا

حضرت غوث العالمین رضی اللہ عنہ کے علم وعرفان کی شہرت جب دور دراز کے ملکوں اور

(۱) علامہ شعرانی نانویں صدی ہجری کے مشاہیر سے ہیں۔ (تاریخ التقلید ص ۱۲۵ مصنف مولوی محمد اشرف سندھو غیر مقلد) وہابیہ کے مشہور عالم ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ان کے متعلق رقمطراز ہیں کہ مجھ نابکار (ابراہیم میر) کو ان سے کمال حسن عقیدت ہے۔ میں نے ان کی کتب سے سلوک وفروع کے متعلق بہت فیض حاصل کیا، مصر میں میں نے ان کی مسجد میں نماز مغرب ادا کی اور کی مرقد منور کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھی۔ (تاریخ اہل حدیث برحاشیہ ص ۱۱۰، ۱۱۵ مصنف ابراہیم سیالکوٹی)

شہروں میں ہوئی، تو بغداد شریف کے اجل فقہا میں سے ایک سو فقہا آپ کے علم کا امتحان لینے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اور ان فقہا میں سے ہر ایک فقیہہ بہت سے پیچیدہ مسائل لے کر حاضر ہوا، جب وہ سب فقیہہ بیٹھ گئے تو آپ نے اپنی گردن مبارک جھکالی اور آپ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک کرن ظاہر ہوئی جو ان سب فقہا کے سینوں پر پڑی، جس سے ان کے دل میں جو جو سوالات تھے وہ سب صلب ہو گئے، وہ سخت پریشان اور مضطرب ہوئے، سب نے مل کر زور سے چیخ ماری اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے، اپنی پگڑیاں پھینک دیں۔

ثُمَّ صَعِدَ الْكُرْسِيَّ وَ اَجَابَ الْجَمِيْعَ عَمَّا كَانَ عِنْدَهُمْ فَاعْتَرَفُوْا بِفَضْلِهٖ

اُس کے بعد آپ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے، اور ان کے سوالات (جو اپنے دلوں میں لے کر حاضر ہوئے تھے) کے جوابات ارشاد فرمائے جس پر سب فقہاء نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔ (جامع کرامات الاولیا للعلامۃ النبھانی جلد ۱ ص ۲۰۱، قلائد الجواہر ص ۳۳، طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۸ سطر ۱۴ تا ۱۷، نزہۃ الخاطر الفاتر ص 68.29، تفریح الخاطر ص ۵۱، تحفہ قادریہ ص 74.75)

ایک آیت کی تفسیر

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے علمی کمالات کے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس شریفہ میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی، تو آپ نے اس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنے پھر دوسرے اس کے بعد تیسرے معنے یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اس آیت کے گیارہ معانی بیان فرمائے، بعد ازیں دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی، اور ہر وجہ کی تائید میں دلائل قاطعہ بیان فرمائے، ہر معنے کے ساتھ سند بیان فرمائی، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین متعجب ہوئے۔

(اخبار الاخیار فارسی ص 16.17، قلائد الجواہر ص ۳۸)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ: (۱) علامہ حافظ ابوالعباس احمد بن احمد البندنیجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مجلس میں شیخ جمال الدین ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بھی حاضر تھے، اور آپ کی پہلی گیارہ وجوہات بیان کردہ کے متعلق محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اقرار کیا کہ ان کا مجھے علم تھا لیکن بعد والی چالیس وجوہات کے متعلق آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا، اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے علمی مقام میں بھی بالادستی رکھنے کا اقرار کیا، اور آپ کے نیازمند ہو گئے۔ (قلائد الجواہر ص ۳۸)

مجمع علوم وفنون

قاضی القضاۃ ابوعبداللہ محمد بن الشیخ العماد ابراہیم عبدالواحد المقدسی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ان کے شیخ، الشیخ موفق الدین نے بیان فرمایا کہ جب حضرت غوث الثقلین مجمع البحرین رضی اللہ عنہ ۵۶۱ھ میں بغداد شریف لے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ علم، عمل، حال اور استفتاء کی ریاست کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

جب طلبہ آپ کی خدمت عالیہ میں پڑھنے کے لئے حاضر ہوتے تو پھر ان کو کسی دوسرے استاد کی طرف توجہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہ رہتی۔ کیونکہ آپ مجمع علوم و فنون تھے، آپ کثرت سے طلبہ کو پڑھاتے تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۶)

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے:

---

(۱) علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ کَانَ مِنَ الاعیان وفی الحدیث من الحُفّاظِ ما عَلِمْتُ ان احدا مِنَ العلماء صنف ما صنف ھٰذا الرجل۔ محدث ابن جوزی علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایا تھے، اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴) وہابیہ کے ماہنامہ "الاسلام دہلی" میں ہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی کے اکابر واعیان میں ایک عظیم وجلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامن رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام ص ۱۳، ۱۴، فروری ۱۹۵۶ء)

كَانَ لَهُ الْيَدُ الطُّوْلٰى فِى الْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْوَاعْظِ وَ عُلُوْمِ الْحَقَائِقِ

آپ علم حدیث، فقہ، وعظ اور علوم حقائق میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

(قلائد الجواہر ص ۸)

القابات

آپ کے علمی، اخلاقی اور روحانی اوصاف اور خصائل پر علماء عظام نے آپ کو بڑے بڑے القابات سے یاد کیا ہے، چند ایک درج ہیں۔

ذوالبیانین، کریم الجدین والطرفین، صاحب البرہانین والسلطانین، امام الفریقین والطریقین، ذوالسراجین والمنہاجین، غوث الثقلین، غوث اعظم وغیرھا۔

(قلائد الجواہر ص ۵، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۳۰، تفریح الخاطر)

فتاویٰ مبارکہ

حضور پرنور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ سیدی عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ۵۲۸ھ تا ۵۶۱ھ تینتیس سال درس وتدریس اور فتاویٰ نویسی کے فرائض سرانجام دیئے۔ (اخبار الاخیار ص ۱۵، قلائد الجواہر ص ۱۸)

علماء عراق اور گردونواح کے علماء اور دنیا کے گوشے گوشے سے آپ کے پاس فتوے آتے "آنحضرت بے سبق مطالعہ وتفکر جواب برصواب ثبت فرمودی وہیچکس را از حذاق علماء وبحار عظماء مجال خلاف تکلم دراں متصور نبودے" یعنی آپ بغیر مطالعہ، تفکر اور غوروخوض کے جواب باصواب دیتے، حاذق علماء اور بہت بڑے فضلاء میں سے کسی کو بھی آپ کے فتوے کے خلاف کلام کرنے کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔

(اخبار الاخیار فارسی ص ۱۷ مطبوعہ دیوبند، تحفہ قادریہ ص ۸۶)

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

كَانَتْ فَتْوَاهُ تُعْرَضُ عَلَى الْعُلَمَاءِ بِالْعِرَاقِ فَتُعْجِبُهُمْ اَشَدَّ الْاِعْجَابِ فَيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ عَلَيْهِ

یعنی علماء عراق کے سامنے آپ کے فتاویٰ (۱) پیش ہوتے تو اُن کو آپ کی علمی قابلیت پر سخت تعجب ہوتا تھا، اور وہ یہ پکار اُٹھتے تھے کہ وہ ذات پاک ہے جس نے ان کو ایسی علمی نعمت سے نوازا ہے۔ (طبقات الکبریٰ عربی جلد ا ص ۱۲۷ مطبوعہ مصر)

ایک عجیب مسئلہ

بلادِ عجم میں سے آپ کے پاس ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اسی طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہوگا تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی عبادت نہ کرتا ہوگا، اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی، تو ایسی صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے "علماء عراقین در جواب ایں سوال متحیر و بعجز از دریافت آں معترف گشتہ بودند" یعنی اس سوال سے علماء عراق حیران اور ششدر رہ گئے، اور اس کا جواب نہ دے سکنے کا اعتراف کرنے لگے، اور اس مسئلہ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں انہوں نے پیش کیا، تو آپ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم (۲) کو پورا کرے۔

فَاَعْجَبَ عُلَمَاءُ الْعِرَاقِ وَ کَانُوْ قَدْ عَجَزُوْا عَنِ الْجَوَابِ

پس اس شافی جواب سے علماء عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا، کیونکہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔ (طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۷، اخبار الاخیار فارسی ص ۱۷، قلائد الجواہر ص ۳۸، تحفہ قادریہ ص ۸۷)

وہ علماء عظام جو آپ کی مجلس میں اکثر حاضر ہوتے

(۱) غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حنبلی المذہب تھے۔ لیکن اپنے زمانہ میں چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ (نزہۃ الخاطر الفاطر ص ۲۱)۔

(۲) اس سے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں کہنے سے تین ہی کا واقعہ ہو جانا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مسلک تھا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

قاضی ابویعلیٰ محمد بن محمد الفراء الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن الاخضر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابویعلیٰ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں الشیخ عبدالقادر الجیلانی کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا، اور

شیخ الفقیہ ابو الفتح نصر المنی، شیخ ابو محمد محمود بن عثمان البقال امام ابو حفص عمر بن ابو نصر بن علی الغزال، شیخ ابو محمد الحسن الفارسی، شیخ عبداللہ بن احمد الخشاب، امام ابو عمر و عثمان الملقب بشافعی زمانہ شیخ محمد بن الکیزان، شیخ الفقیہ رسلان بن عبداللہ بن شعبانہ شیخ محمد بن مظفر بن غانم العلثمی، احمد بن سعد بن وہب بن علی الہروی محمد بن الازہر الصیرفنی، یحییٰ بن البرکۃ محفوظ الدبیقی، علی بن احمد بن وہب الازفی، قاضی القضاۃ عبدالملک بن عیسیٰ بن ہرباس المارانی ان کے بھائی عثمان ان کے صاحبزادے عبدالرحمان عبداللہ بن نصر بن حمزۃ البکری عبدالجبار بن ابو الفضل اللصفی، علی بن ابو ظاہر الانصاری عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الحافظ امام موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد قدامۃ المقدسی الحنبلی اور ابراہیم بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی علیہم الرحمۃ بھی آپ کی مجلس میں اکثر حاضر ہوا کرتے تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۶،۵)

شاہ شاہاں شیخ عبدالقادر است
دل نشین و دلرباء و دلبر است

مدرسہ نظامیہ علم وعرفان کا مرکز

۵۲۸ھ میں آپ کے مدرسہ نظامیہ کی وسیع عمارت تیار ہوگئی، آپ نے بڑی جدوجہد سے درس وتدریس، افتاء ووعظ کے کام کو شروع فرمایا، دور دراز سے لوگ حاضر ہوتے، علماء وصلحاء کی ایک عظیم جماعت تیار ہوگئی، اور آپ سے علم وعرفان حاصل کرکے

اپنے اپنے شہروں کو واپس چلے گئے اور تبلیغ میں مصروف ہو گئے، تمام عراق میں آپ کے مریدین پھیل گئے، آپ کے اوصاف و خصائل حمیدہ کی وجہ سے لوگوں نے مختلف قسم کے القابات سے آپ کو ملقب کیا۔

بہت سے علماء اور فضلاء شرف تلمذ سے مشرف ہوئے اور ایک خلق کثیر آپ کے علم و عرفان سے فیضاب ہوئی، جن کی تعداد بے حد اور بے شمار ہے، تبرکاً چند حضرات کے اسما گرامی درج کئے جاتے ہیں۔

آپ کے تلامذہ

محمد بن احمد بن بختیار، ابو محمد عبداللہ بن ابو الحسن الجبائی، خلف بن عباس المصری، عبدالمنعم بن علی الحرانی، ابراھیم الحداد الیمنی، عبداللہ الاسدی الیمنی، عطیف بن زیاد الیمنی، عمر بن احمد الیمنی المجری، مدافع بن احمد، ابراھیم بن بشارت العدلی، عمر بن مسعود البزاز، ان کے استاد مہر بن محمد الجیلانی، عبداللہ البطائحی نزیل بعلبک، مکی بن ابو عثمان السعدی، اور ان کے بیٹے عبدالرحمان، صالح عبداللہ بن الحسن بن العکبری، ابو القاسم بن ابوبکر احمد، ان کے بھائی احمد، عتیق، عبدالعزیز بن ابو نصر الجنابذی، محمد بن ابوالمکارم الحجة الیعقوبی، عبدالملک بن ریال اور ان کے صاحبزادے ابو الفرج ابو احمد الفضیلة عبدالرحمان بن نجم الخزرجی، یحییٰ التکریتی، ھلال بن امیة العدنی، یوسف مظفر العاقولی، احمد بن اسماعیل بن حمزہ، عبداللہ بن احمد بن المنصوری، سدونة الصمریفینی، عثمان الیاسری، محمد الواعظ الخیاط، تاج الدین بن بطة عمر بن المدائنی، عبدالرحمان بن بقاء، محمد النخال، عبدالعزیز بن کلفہ عبدالکریم بن محمد المصری، عبداللہ بن محمد بن الولید، عبدالمحسن بن الدویرة، محمد بن ابو الحسن، دلف الحریمی، احمد بن الدیبقی، محمد

بن احمد المؤذن، یوسف بن هبة اللہ الدمشقی، احمد بن مطیع، علی بن النفیس المامونی، محمد بن اللیث الضریر الشریف احمد بن منصور، علی بن ابوبکر بن ادریس، محمد بن لضرہ، عبداللطیف بن محمد الحرانی، ان کے علاوہ بھی شاگردوں کی کثیر تعداد ہے، جن کے نام بخوف طوالت درج نہیں کیے گئے۔
(قلائد الجواہر ص ۶ مطبوعہ مصر)

درس و تدریس میں جانفشانی

آپ بڑی محنت اور جانفشانی سے طلبہ کو پڑھاتے تھے، احمد بن المبارک الفرغانی بیان کرتے ہیں کہ ایک عجمی شخص جس کا نام ابی تھا، نہایت ہی غبی اور کند ذہن تھا، بڑی محنت اور کوشش سے سمجھانے کے باوجود وہ مسئلہ نہ سمجھ سکتا تھا اور وہ آپ کا شاگرد بھی تھا۔

ایک روز جبکہ آپ اس کو بڑی جانفشانی سے پڑھا رہے تھے۔ ابن السمحل رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کے اس قدر محنت اور کوشش سے پڑھانے پر ابن سمحل بہت حیران ہوئے، جب وہ لڑکا سبق پڑھ کر چلا گیا تو انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ کا اس کو پڑھانے میں اس قدر مشقت برداشت کرنے پر میں حیران ہوں، تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا۔

قَدْ بَقِیَ مِنْ تَعْبِیْ مَعَهٗ دُوْنَ الْاُسْبُوْعِ وَ یَمْضِیْ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی

اس کے ساتھ میری محنت اور جانفشانی کے دن ایک ہفتہ سے کم رہ گئے ہیں، ایک ہفتہ نہ گزرے گا کہ یہ بے چارہ رحمت الٰہی میں پہنچ جائے گا۔ ابن سمحل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہفتہ کے آخری دن اس ابی نامی لڑکے کا انتقال (۱) ہو گیا، اور میں نے اس کے جنازہ میں شرکت کی۔ (قلائد الجواہر ص ۸)

---

(۱) غوث پاک رضی اللہ عنہ کو نور ولایت سے اس کے انتقال کا علم تھا۔ فرمان نبوی ہے۔ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔ (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۴۰)

وعظ و نصیحت

شہباز لامکانی قدس سرہ النورانی کے فرزند ارجمند سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ۵۲۱ھ سے ۵۶۱ھ تک چالیس سال مخلوق کو وعظ و نصیحت فرمایا۔ (اخبار الاخیار ص ۱۵، قلائد الجواہر ص ۱۸)

شاہ جیلان رضی اللہ عنہ نے ہفتہ میں تین دن جمعہ، منگل وار، بدھ کو وعظ و نصیحت فرمانے کے لئے متعین فرمائے تھے۔

ابراہیم بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے شیخ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا لباس پہن کر اونچے مقام پر جلوہ افروز ہو کر وعظ فرماتے تو لوگ آپ کے کلام مبارک کو بغور سنتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے۔

عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ آپ نیک بات کی تلقین فرماتے اور برائی کو روکنے اور اُس سے بچنے کی تاکید فرماتے۔ اُمراء، سلاطین، خاص و عام کو منبر پر رونق افروز ہو کر ان کے سامنے نیک بات بتاتے، جو کوئی ظالم شخص کو حاکم مقرر کرتا تو اُس کو اس سے منع فرماتے۔ آپ کو برائی سے روکنے پر کسی سے قطعاً خوف و خطر نہ ہوتا۔ (قلائد الجواہر ص ۸)

بادشاہوں اور دنیا کے حکام کی وقعت بحیثیت دنیا آپ کی نگاہ میں مطلقاً نہ تھی، بادشاہوں سے گفتگو نہایت بے باکی سے فرماتے ان کو نصیحت فرماتے تو ایسی کھری کھری بے لاگ باتیں ہوتیں جس کی کچھ حد نہیں، چند ایک واقعات پیش نظر کئے جاتے ہیں۔

ظالم قاضی کو حکماً معزول کرانا

خلیفۃ المقتفی لامر اللہ نے جب ابوالوفا یحییٰ بن سعید کو جو ابن المزاحم الظالم کے نام سے مشہور تھا عہدہ قضا پر مامور کیا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر خلیفہ کو فرمایا ”تم نے ایک بہت بڑے ظالم شخص کو منصب قضا پر مقرر کیا ہے، تم کل پروردگار عالم کی بارگاہ میں جو نہایت ہی مہربان ہے کیا جواب دو گے؟ خلیفہ آپ کا یہ دھتا سن کر کانپ

اُٹھا، اور رونے لگا نیز اُسی وقت ابوالوفا یحییٰ بن سعید کو عہدہ قضا سے معزول کر دیا۔ (قلائد الجواہر ص ٦)

تھیلی سے خون نکلنا

شیخ ابو العباس الخضر الحسین الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم کئی لوگ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن خلیفہ المقتفی لامر اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلام عرض کرنے کے بعد آپ کے سامنے مودب طریق سے بیٹھ گیا۔

خلیفہ آپ کی خدمت میں وعظ و نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا، اور ساتھ دس عدد تھیلیاں جو روپوں سے بھر پور تھیں لایا، آپ کی خدمت میں ان کا نذرانہ پیش کیا، آپ نے قبول کرنے سے انکار فرما دیا، خلیفہ نے بہت زیادہ اصرار کیا تو آپ نے بہت زیادہ اصرار کرنے کی بنا پر ان میں سے دو تھیلیاں جو عمدہ تھیں اٹھا لیں ایک کو دائیں ہاتھ میں دوسری کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر نچوڑا، تو اُن تھیلیوں سے خون ٹپکنے لگا، آپ نے خلیفہ کو فرمایا: تم خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے کہ لوگوں کا خون نچوڑ کر اس مال کو میرے پاس لائے ہو۔ خلیفہ یہ سن کر بے ہوش ہو گیا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا! اگر مجھے خلیفہ کے آل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونے کی عزت و حرمت مد نظر نہ ہوتی تو میں اس خون کو اس کے محلات تک بہا دیتا۔

(بہجۃ الاسرار ص ٦١، قلائد الجواہر ص ٣٠، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ٥٧، سفینۃ الاولیاء ص ٦٤)

خلیفہ وقت حضور کی مجلس میں حاضر ہوتا تو آپ کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیتا اور ادب سے دست بستہ آپ کے سامنے بیٹھ جاتا۔

اگر آپ خلیفہ وقت کو کبھی تحریر لکھتے تو اس انداز سے لکھتے جیسے بادشاہ ماتحت کو فرمان جاری کرتا ہے۔ خلیفہ آپ کی تحریر کو دیکھتا اور چوم کر آنکھوں اور سر پر رکھتا، اور زبان حال سے کہتا کہ حضرت کا فرمان بالکل درست ہے۔ (قلائد الجواہر ص ١٩، ٢٠، بہجۃ الاسرار ص ٨٦، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ٥٢، سفینۃ الاولیاء ص ٦٥، تحفہ قادریہ ص ١٧)

فیض مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مرتضوی رضی اللہ عنہ

حضور سیدنا غوث الثقلین، غیث الکونین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حالت بیداری میں قبل از نماز ظہر شہنشاہِ کون ومکاں، سرورِ مرسلاں، نبی غیب دان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم: اے میرے بیٹے! تم وعظ ونصیحت کیوں نہیں کرتے؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (عرض کرتے ہوئے) اے میرے بزرگوار والد ماجد! میں ایک عجمی شخص ہوں، فصحاء بغداد کے سامنے کس طرح تقریر کروں۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم: (حکم فرماتے ہوئے) اپنا منہ کھولو!

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (حکم کی تعمیل کرتے ہوئے) میں نے منہ کھولا۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم: (سات مرتبہ لعاب مبارک منہ میں تھتکار کر فرمایا) جاؤ! اب وعظ ونصیحت کیا کرو اور لوگوں کو نیکی کی دعوت دو۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: بعد ازیں ظہر کی نماز سے فارغ ہوا ہی تھا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: (شفقت سے) بیٹا! اپنا منہ کھولو!

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (آداب بجالاتے ہوئے) میں نے منہ کھولا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: چھ مرتبہ منہ میں تھتکار کر فرمایا، وعظ ونصیحت کرو۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (نیازمندانہ طریق سے) حضور والا! آپ نے سات مرتبہ منہ میں کیوں نہیں تھتکارا؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: بیٹا! اَدَبًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے پیش نظر۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم: اے بیٹا! یہ خلعت پہنو۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: عالیجاہ! یہ کیسی خلعت ہے؟

رسول اعظم ﷺ: هٰذِهٖ خِلْعَةُ وَلَايَتِكَ مَخْصُوْصَةٌ بِالْقُطْبِيَّةِ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ

۔یہ تمہاری ولایت کی خلعت ہے جو کہ اقطاب اولیاء سے مخصوص ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: بعد ازیں ان کے فیوض و برکات سے میں نے حقائق و معارف کو جان لیا، حلقہ ارادت وسیع ہو گیا، ارادتمند اطاعت و عبادت کی طرف مائل ہوتے گئے اور انہوں نے اپنے گھروں کو ذکر الٰہی سے آباد کرنا شروع کر دیا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۶،۲۵، قلائد الجواہر ص ۱۳، سفینۃ الاولیاء ص ۶۴، اخبار الاخیار فارسی ص ۱۸، تحفہ قادریہ ص ۱۰۹)

مجلس وعظ میں ہجوم

شیخ عبداللہ الجبائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ابتداء میں میرے پاس دو یا تین آدمی بیٹھا کرتے تھے۔ پھر جب شہرت ہوئی، تو میرے پاس خلقت کا ہجوم آنے لگا، اس وقت میں بغداد شریف کے محلہ حلبہ کی عیدگاہ میں بیٹھا کرتا تھا، لوگ رات کو مشعلیں اور لالٹینیں لے کر آتے پھر اتنا اجتماع ہونے لگا کہ یہ عیدگاہ بھی لوگوں کے لئے ناکافی ہو گئی، اس وجہ سے باہر بڑی عیدگاہ میں منبر رکھا گیا، لوگ دور دراز سے کثیر التعداد میں گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آتے، قریباً ستر ہزار کا اجتماع ہوتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹۲، قلائد الجواہر ص ۱۲، ۱۳، سفینۃ الاولیاء ص ۶۴، تحفہ قادریہ ص ۸۳)

حضرت کے صاحبزادہ والاشان سیدنا عبدالوہاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے۔

كَانَ يَحْضُرُهُ الْعُلَمَاءُ وَالْفُقَهَاءُ وَالْمَشَائِخُ وَغَيْرُهُمْ

آپ کی مبارک مجلس میں علماء، فقہاء، اور مشائخ وغیرہم بکثرت تعداد حاضر ہوتے تھے۔

وَيُكْتَبُ مَايَقُوْلُ فِيْ مَجْلِسِهٖ اَرْبَعُمِائَةِ مَحْبَرَةِ عَالِمٍ

اور آپ کی مجلس میں افاضل علماء جن کی تعداد چار سو تھی، قلم اور دوات لے کر

حاضر ہوتے تھے۔(قلائد الجواہر ص ۱۸، بہجۃ الاسرار ص ۹۵، اخبار الاخیار ص ۱۸)

مدرسہ نظامیہ کی وسیع عمارت

عوام کے کثرت تعداد میں حاضر ہونے کی وجہ سے مدرسہ کی عمارت کی وسعت ناکافی تھی، لوگ باہر فصیل کے نزدیک سرائے کے دروازے کے قریب سڑک پر بیٹھ جاتے، روز بروز کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر قرب و جوار کے مکانات شامل کر کے مدرسہ عالیہ کی عمارت کو وسیع کر دیا گیا، امراء نے مدرسہ کی وسیع ترین عمارت بنوا دینے میں زر کثیر خرچ کیا، فقراء اور صوفیاء نے اپنے ہاتھوں سے کام کیا۔
(قلائد الجواہر ص ۵)

آواز مبارک

آپ کی مجلس مبارکہ میں باوجودیکہ ہجوم بہت زیادہ ہوتا تھا، لیکن آپ کی آواز مبارک جتنی نزدیک والوں کو سنائی دیتی تھی اتنی ہی دور والوں کو سنائی دیتی تھی، یعنی دور اور نزدیک والے حضرات یکساں آپ کی آواز مبارک بالکل صاف سنتے (۱) تھے۔
(قلائد الجواہر ص ۴۷، بہجۃ لاسرار ص ۹۴)

مجلس میں انبیاء اور اولیاء کی تشریف آوری

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں "جمیع اولیاء و انبیاء احیاء باجساد و اموات بارواح و جن و ملائکہ در مجلس او حاضری شدند و حضرت رحمۃ العالمین ﷺ نیز از برائے تربیت و تائید تجلی می فرمودند و خضر علیہ السلام اکثر اوقات از حاضراں مجلس شریف ے بود و از مشائخ عصر ہر کرا ملاقات می کرد وصیت ے نمود بملازمت مجلس شریف او می فرمود مَنْ اَرَادَ الْفَلَاحَ فَعَلَیْهِ بِمُلَازَمَةِ هٰذَا الْمَجْلِسَ" یعنی آپ کی مجلس شریف میں کل اولیاء اللہ، انبیاء کرام جسمانی حیات کے ساتھ اور ارواح کے

---

(۱) وہابیہ نجدیہ کے مشہور مولوی نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے بھی اس حقیقت کا ذکر اپنی کتاب "مقالات الاحسان" میں کیا ہے۔(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

ساتھ اور جن اور ملائک تشریف فرما ہوتے تھے، اور حضرت حبیب رب العالمین ﷺ بھی تربیت وتائید کے لئے جلوہ فرما ہوتے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام تو اکثر اوقات مجلس شریف کے حاضرین میں شامل ہوتے تھے اور مشائخ زمانہ میں سے جس سے بھی حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو اس کو آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تاکید فرماتے نیز ارشاد فرماتے کہ جس کو بھی فلاح و بہبود کی خواہش ہو اس کو اس مجلس شریف کی ہمیشہ حاضری ضروری ہے۔

(اخبار الاخیار فارسی ص ۱۷ سطر ۲۰ تا ۲۴، قلائد الجواہر ص ۴۷، سفینۃ الاولیاء ص ۶۴، بہجۃ الاسرار ص ۲۴)

سرکار دو عالم ﷺ کی تشریف آوری

حضرت ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرَہٗ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ فِیْ مَجْلِسِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ وَرَاَیْتُ الْمَلَائِکَۃَ عَلَیْہِمُ السَّلَامَ یَحْضُرُوْنَ طَوَائِفَ بَعْدَ طَوَائِفَ وَرَاَیْتُ رِجَالَ الْغَیْبِ یَتَسَابَقُوْنَ اِلٰی مَجْلِسِہٖ

میں نے کئی مرتبہ جناب سرور کائنات، فخر موجودات محمد مصطفٰے علیہ افضل الصلوات والتسلیمات اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی مجلس مبارک میں رونق افروز ہوئے دیکھا، اور فرشتے آپ کی مجلس میں گروہ در گروہ حاضر ہوتے تھے، اور اسی طرح رجال غیب بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور حاضری میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۹۵، قلائد الجواہر ص ۴۷)

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

مجلس کے ارد گرد بارش

ایک دفعہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ بعض اہل مجلس سے خطاب فرما رہے تھے کہ اتنے میں بارش ہونے لگی، آپ نے آسمان کی طرف نظر مبارک اُٹھا کر بارگاہ رب

العالمین میں عرض کی، اے اللہ! میں تیرے لئے لوگوں کو جمع کرتا ہوں، اور تو ان کو منتشر کرتا ہے۔

آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ مدرسہ پر بارش کا برسنا موقوف ہو گیا اور اس کے اردگرد بارش برستی رہی۔

(نفحات الانس فارسی ص ۳۶۱، قلائد الجواہر ص ۲۹، بہجۃ الاسرار ص ۷۵، تحفہ قادریہ ص ۸۵)

مجلس کی کیفیت: آپ کی مجلس شریف میں تو نہ ہی کسی کو تھوک آتا تھا، نہ ہی کھنگارتا تھا اور نہ ہی کوئی کسی سے کلام کرتا تھا، کسی فرد کو مجلس میں سے کھڑے ہونے کی جرأت بھی نہ ہوتی تھی، آپ کی تقریر دلپذیر سے لوگوں کی وجدانی کیفیت ہوتی تھی۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم المرتبت محدث پر آپ کی مجلس مبارکہ میں وجد طاری ہو گیا تھا۔ (قلائد الجواہر ص ۴۷ ص ۳۸، بہجۃ الاسرار ص ۹۴)

مجلس میں لوگوں کا تائب ہونا

آپ کے دست حق پرست پر کثیر تعداد میں لوگوں نے توبہ کی۔ شیخ عمر الکیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لَمْ تَكُنْ مَجَالِسُ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ عَبْدِالْقَادِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَخْلُوْ مِمَّنْ يُسْلِمُ مِنَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَا مِمَّنْ يَتُوْبُ مِنْ قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ وَقَاتِلِ النَّفْسِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْفَسَادِ وَلَا مِمَّنْ يَرْجِعُ عَنْ مُعْتَقِدِسُوْءٍ

یعنی آپ کی مجالس شریفہ میں سے کوئی مجلس ایسی نہیں ہوتی تھی، جس میں یہود اور نصاریٰ اسلام قبول نہ کرتے ہوں، یا ڈاکو، قزاق، قاتل النفس، مفسد اور بداعتقاد لوگ آپ کے دست حق پرست پر توبہ نہ کرتے ہوں۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹۶، قلائد الجواہر ص ۱۸، اخبار الاخیار فارسی ص ۱۹)

پانچ ہزار یہود اور نصاریٰ کا اسلام قبول کرنا

محبوب سبحانی، قطب ربانی، شہباز لا مکانی، قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔

قَدْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیَّ اَکْثَرُ مِنْ خَمْسَۃِ آلَافٍ مِنَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَتَابَ عَلٰی یَدَیَّ مِنَ الْعَیَّارِیْنَ وَالْمَسَالِحَۃِ اَکْثَرُ مِنْ مِائَۃِ اَلْفٍ خَلْقٍ کَثِیْرٍ

بے شک میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہود اور نصاریٰ نے اسلام قبول کیا، اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکوؤں، قزاقوں، فساق، فجار، مفسد اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔ (قلائد الجواہر ص ۱۹، اخبار الاخیار فارسی ص ۱۹)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے پادری کا اسلام لانا

ایک دفعہ سنان نامی عیسائی پادری نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس شریف میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، اور اجتماع میں کھڑے ہو کر بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں اسلام کو قبول کر لوں، اور اس پر میرا مصمم ارادہ ہو گیا کہ یمن میں سب سے افضل و اعلیٰ شخصیت کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔

اسی سوچ اور بچار میں تھا کہ مجھے نیند آئی اور میں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، آپ نے مجھے ارشاد فرمایا۔

یَا سَنَانُ اِذْھَبْ اِلٰی بَغْدَادَ وَاَسْلِمْ عَلٰی یَدِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ فَاِنَّہٗ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ فِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ

اے سنان! بغداد شریف جاؤ، اور شیخ عبد القادر جیلانی کے دست حق پرست پر اسلام قبول کرو، کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

(قلائد الجواہر ص ۱۸، بہجۃ الاسرار ص ۹۶، سفینۃ الاولیاء ص ۷۰، تحفہ قادریہ ص ۴۱)

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

شیخ عمر الکیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی خدمت اقدس میں تیرہ شخص اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے، مسلمان ہونے کے بعد اُنہوں نے بیان کیا، کہ ہم لوگ عرب کے عیسائی ہیں، ہم نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تھا، اور یہ سوچ رہے تھے کہ کسی مرد کامل کے دست حق پرست پر اسلام قبول کریں، اسی اثناء میں ہاتف غیب سے آواز آئی کہ بغداد شریف جاؤ، اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے مبارک ہاتھوں پر اسلام قبول کرو۔

فَاِنَّهٗ يُوْضَعُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ مِنَ الْاِيْمَانِ عِنْدَهٗ بِبَرَكَتِهٖ مَالَمْ يُوْضَعْ فِيْهَا عِنْدَ غَيْرِهٖ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ

پس اس وقت جس قدر ایمان ان کی برکت سے تمہارے دلوں میں جاگزیں ہوگا، اس قدر ایمان اس زمانہ میں کسی دوسری جگہ سے ناممکن ہے۔

(قلائد الجواہر ص ۱۸، بہجۃ الاسرار ص ۹۶)

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا اقرار

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد شریف میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ سوار تھے اور آپ کی ایک جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، آپ نے فرمایا۔

يَا مُوْسٰى اَفِيْ اُمَّتِكَ رَجُلٌ هٰكَذَا

اے موسیٰ علیہ السلام ! کیا آپ کی امت میں بھی اس شان کا کوئی شخص ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: لَا نہیں، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خلعت پہنائی۔ (قلائد الجواہر ص ۲۲)

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم

ساٹھ ڈاکوؤں کا تائب ہونا

حضور شاہ جیلان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب علم دین حاصل کرنے کی غرض سے میں جیلان سے بغداد شریف کو قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوا، تو جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ راہزن قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا، کسی نے مجھ سے تعرض نہ کیا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا، او لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (جواب دیتے ہوئے) ہاں۔

ڈاکو: کیا ہے؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: چالیس دینار۔

ڈاکو: کہاں ہیں؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: گودڑی کے نیچے؟

ڈاکو آپ کی راست گوئی کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا، بعد ازیں دوسرا ڈاکو آیا، اُس نے بھی آپ سے اسی طرح کے سوالات کیے، اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہی جواب ارشاد فرمائے، اور وہ بھی اُسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو اُنہوں نے اپنے سردار سے میرے متعلق بتایا اور مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ مال کو تقسیم کرنے میں مصروف تھے، ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا۔

ڈاکوؤں کا سردار: تمہارے پاس کیا ہے؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: چالیس دینار۔

ڈاکوؤں کا سردار: (ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے) اس کی تلاشی لو۔

تلاشی لینے پر جب آپ کی سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا۔ کہ تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (جواب دیتے ہوئے) والدہ ماجدہ کی نصیحت نے۔

ڈاکوؤں کا سردار: وہ نصیحت کیا ہے؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی، اور میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔

ڈاکوؤں کا سردار: (رو کر کہنے لگا) یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ سے منحرف نہیں ہوا۔ اور میں نے ساری عمر اپنے رب تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی۔

اُسی وقت وہ ان ساٹھ ڈاکوؤں سمیت آپ کے دست حق پرست پر تائب ہوا۔ اور قافلہ کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔

کلام ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

(قلائد الجواہر ص ۹، نفحات الانس ص ۳۵۲، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۳۳، سفینۃ الاولیاء ۶۳، بہجۃ الاسرار ص ۸۷)

عظمت اور بزرگی کا راز

شیخ محمد قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے ایک دفعہ کئی باتیں پوچھیں اور اُن میں سے آپ کی بزرگی اور عظمت کے دارومدار کے متعلق بھی پوچھا، تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

''سچائی میری شان وشوکت اور عظمت کا دارومدار ہے''۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ حتیٰ کہ مکتب میں پڑھنے کے دوران بھی کبھی کذب بیانی سے کام نہیں لیا''۔

(قلائد الجواہر ص ۸)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور والا آپ کو یہ مقام قطبیت کیسے حاصل ہوا تو ارشاد فرمایا۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا

یعنی میں علم دین پڑھ کر قطب بن گیا ہوں۔

لقب محی الدین کی وجہ تسمیہ

سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کسی نے آپ کے لقب محی الدین کی وجہ تسمیہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ۵۱۱ھ میں برہنہ پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک بیمار شخص جو نحیف البدن، متغیر رنگ تھا ملا، اس نے میرا نام لے کر مجھے سلام کیا اور قریب آنے کو کہا، جب میں اُس کے قریب پہنچا تو اُس نے مجھے سہارا دینے کے لئے کہا، دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم صحت مند ہونے لگا، اور رنگ و صورت میں تروتازگی نظر آنے لگی، میں دیکھ کر ڈرا، اُس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو کہنے لگا۔ اَنَا الدِّیْنُ میں دین اسلام ہوں۔

كُنْتُ تَبِعْتُ وَدَكَرْتُ فَاَحْيَانِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِكَ بَعْدَ مَوْتِيْ

میں قریب المرگ ہوگیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری بدولت از سر نو زندہ کیا۔ پھر میں اس کو چھوڑ کر جامع مسجد میں آیا، یہاں پر ایک شخص نے مجھ سے ملاقات کی اور میرے جوتے کو پکڑ لیا، اور مجھے یَا سَیِّدِیْ مُحْیَ الدِّیْنِ کہہ کر پکارا، پھر جب میں نماز پڑھنے لگا تو چاروں طرف سے لوگ آکر یُقَبِّلُوْنَ یَدِیْ میرے ہاتھ کو چومنے لگے اور یا محی الدین کہہ کر پکارنے لگے۔ اس سے پہلے مجھے کبھی کسی نے اس لقب سے نہ پکارا تھا۔ (قلائد الجواہر ص ۵۷، نفحات الانس ص ۲۶۰، بہجۃ الاسرار ص ۵۵،۵۴، خزینۃ الاصفیاء جلد ا ص ۹۴، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۵۱، سفینۃ الاولیاء ص ۶۱)

اَنَـا الْـجِیْلِیُّ مُحْیُ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

مجاہدات اور ریاضات

شیخ ابو بکر تمیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب بغداد شریف میں قحط سالی ہوئی تو مجھے سخت تنگدستی ہوئی، کئی روز تک میں نے کھانا نہ کھایا، بلکہ اس اثناء میں پھینکی ہوئی جو چیز مل جاتی اس کو کھالیتا۔

ایک روز بھوک نے خوب ستایا، اس لئے دجلہ کی طرف چلا گیا کہ شاید کوئی سبزی ترکاری، گھاس وغیرہ کے پتے مل جائیں ان کو کھا کر گزارا کرلوں، جب اس طرف گیا تو جدھر دیکھتا ہوں وہاں مجھ سے پہلے آدمی موجود ہوتے اور ان سے مزاحمت اور پیش قدمی کرنے کو میں اچھا نہ جانتا تھا، شہر میں لوٹ آیا، اور یہاں بھی مجھے کوئی چیز نہ ملی، آخر کار بھوک سے تنگ آ کر بغداد شریف کی مشہور منڈی سوق الریحانیین کی مسجد کے ایک گوشہ میں جا بیٹھا۔ (قلائد الجواہر ص ۹)

شیخ ابو السعود الحریمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ریاضت اور مجاہدہ کا کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑا جس کو اپنے نفس کے لئے نہ اپنایا ہو، اور اس پر قائم نہ رہا ہوں۔

مدت مدید تک میں شہر کے ویران اور بے آباد مقامات پر زندگی بسر کرتا رہا۔ نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا پچیس برس تک عراق کے بیابان جنگلوں میں تنہا پھرتا رہا۔ چنانچہ ایک سال تک میں ساگ، گھاس وغیرہ اور پھینکی ہوئی چیزوں سے گزارا کرتا رہا۔ اور پانی مطلقاً نہ پیا۔ پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا۔ پھر تیسرے سال میں صرف پانی پر ہی گزارا تھا، کھانا کچھ بھی نہ تھا۔ پھر ایک سال تک نہ ہی کچھ کھایا نہ ہی پیا اور نہ ہی سویا۔ (طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۹، جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ ص ۲۰۲، قلائد الجواہر ص ۱۰)

چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

ابو الفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت

اقدس میں چالیس سال تک رہا اور اس مدت میں میں نے آپ کو ہمیشہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۵۹، قلائد الجواہر ص ۷۶، اخبار الاخیار ص ۱۷، جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ ص ۲۰۱، ۲۰۲، نفحات الانس ص...، طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۸، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۳۹)

ایک رات میں قرآن پاک ختم فرمانا

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآن پاک ختم کرتے رہے۔ (اخبار الاخیار فارسی ص ۱۷ للشیخ عبدالحق الدہلوی، جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ ص ۲۰۲، تحفہ قادریہ ص ۳۰ خزینۃ الاصفیاء جلد ۱ ص ۹۸)

شیخ ابوعبداللہ نجار سے مروی ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔ (قلائد الجواہر ص ۱۰، طبقات الکبری جلد ۱ ص ۱۲۶)

شیخ علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اگر تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو گویا ایسے شخص کی زیارت کرتے جس نے اپنے رب کریم کی رضا کی خاطر اس کے راہ میں اپنی ساری قوت کو مٹا دیا، اور اہل طریقت کو قوی اور مضبوط کر دیا۔ (قلائد الجواہر ص ۲۲)

آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔ (تفریح الخاطر ص ۳۶)

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

حافظ ابوالعز عبدالمغیث بن حرب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اس مبارک مجلس میں حاضر تھے جس میں آپ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا تھا، یہ مجلس محلہ حلبہ میں جہاں آپ کا مہمان خانہ تھا منعقد تھی، اس مقدس مجلس میں جلیل المرتبت پچاس مشائخ عظام موجود تھے، عراق کے

عموماً تمام مشائخ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

شیخ علی بن الهیتی، شیخ بقاء بن بطو، شیخ ابو سعید القیلوی، شیخ موسیٰ بن ماهین (۱) شیخ ابو النجیب السهروردی، شیخ ابوالکرم، شیخ ابو عمرو عثمان القرشی، شیخ مکارم الاکبر، شیخ مطر، شیخ جاگیر، شیخ خلیفه بن موسیٰ الاکبر، شیخ صدقه بن محمد البغدادی، شیخ یحییٰ المرتعش، شیخ ضیاء ابراهیم الجونی، شیخ ابو عبدالله محمد القزوینی، شیخ ابو عمرو عثمان البطائحی، شیخ قضیب البان، شیخ ابو العباس احمد الیمانی، شیخ ابوالعباس احمد القزوینی، ان کے شاگرد شیخ داؤد (جو مکہ معظمہ میں پنجگانہ نماز ادا فرماتے تھے) شیخ ابو عبدالله محمد الخاص، شیخ ابو عمرو عثمان العراقی الشوکی (یہ رجال غیب میں سے تھے)، شیخ سلطان المزین، شیخ ابو بکر الشیبانی، شیخ ابو العباس احمد بن الاستاد، شیخ ابو محمد الکوسج، شیخ مبارک الحمیری، شیخ ابو البرکات، شیخ عبدالقادر البغدادی، شیخ ابو السعود العطار، شیخ ابو عبدالله الاوانی، شیخ ابو القاسم البزاز، شیخ الشهاب عمر السهروردی، شیخ ابو البقاء البقال، شیخ ابو حفص الغزالی، شیخ ابو محمد الفارسی، شیخ ابو محمد الیعقوبی، شیخ ابو حفص الکیمانی، شیخ ابو بکر المزین، شیخ جمیل صاحب الخطوة والزعقه، شیخ ابو عمرو الصریفینی، شیخ ابو الحسن الجوسقی، شیخ ابو محمد الحریمی، شیخ القاضی ابو یعلی الفراء۔ اوران کے علاوہ دیگر مشائخ موجود تھے، اور آپ ان سب حضرات کے سامنے وعظ فرما رہے تھے کہ اسی وقت آپ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا یہ قدم ہر ایک ولی اللہ کی گردن پر ہے فرمایا یہ سن کر حضرت شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ اُٹھے اور منبر شریف کے پاس جا کر آپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا۔ بعد ازیں تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں جھکا دیں۔

(۱) بعض نے ماحان لکھا ہے۔ (فقیر قادری غفرلہ)

(بہجۃ الاسرار ص ۷۔۸، قلائد الجواہر ص ۲۳، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۳۵، سفینۃ الاولیاء ص ۶۷، نفحات الانس فارسی ص ۳۵۴)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کوئی کیا جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

جب شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ارشاد فرمایا اُس وقت خواجہ خواجگان، سلطان الہند، خواجہ معین الملت والدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ خراسان کی پہاڑیوں اور غاروں میں مجاہدوں اور ریاضتوں میں مشغول تھے۔ آپ نے غوث پاک رضی اللہ عنہ کا یہ اعلان سنتے ہی وَضَعَ رَأْسَہٗ عَلَی الْاَرْضِ وَ قَالَ بَلْ عَلٰی رَاْسِیْ اپنا سر مبارک زمین پر رکھ دیا اور زبان حال سے عرض کیا حضور والا گردن پر کیا بلکہ میرے سر پر آپ کا مبارک قدم ہے۔

(تفریح الخاطر ص ۲۰، شمائم امدادیہ ص ۴۳، لطائف الغرائب للشیخ امیر محمد الحسینی)

بحر بر، شہر و قریٰ سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو محمد یوسف العاقولی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ بغداد شریف کا رہنے والا ہوں۔ اور سرکار غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مریدین میں سے ہوں، تو آپ نے ارشاد

فرمایا۔خوب خوب۔

طالب غوث الاعظم والے شالا رہن نہ کدی ماندی ہو
جیندے اندر عشق دی رتی رہن سدا کرلاندے ہو

ذَالِكَ قُطْبُ الْاَرْضِ الَّذِیْ وَضَعَتْ ثَلٰثَمِائَةِ وَلِیِّ اللّٰهِ وَسَبْعُمِائَةِ غَیْبِیٍّ مَا بَیْنَ جَالِسٍ فِی الْاَرْضِ وَمَارٍ فِی الْهَوَاۤ اَعْنَاقَهُمْ لَهٗ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ حِیْنَ قَالَ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فَعَظُمَ ذَالِكَ عِنْدِیْ

یعنی وہ تو قطب وقت ہیں، جبکہ انہوں نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا تو اس وقت تین سو اولیاء اللہ اور سات سو رجال غیب نے جن میں سے بعض زمین پر بیٹھنے والے اور بعض ہوا میں اڑنے والے تھے، اُنہوں نے اپنی گردنیں جھکا دیں، پس یہ میرے نزدیک ان کی عظمت و بزرگی کے لئے کافی دلیل ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹، قلائد الجواہر ص ۲۴)

شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابو محمد یوسف العاقولی رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک عرصہ بعد میں حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ کا مندرجہ بالا مقولہ جو انہوں نے شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا بیان کیا تو آپ نے فوراً فرمایا: صَدَقَ الشَّیْخُ عَدِیٌّ کہ شیخ عدی رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹، قلائد الجواہر ص ۲۴)

جب سرکار غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ فرمایا تو شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ (۱) نے اپنی گردن کو جھکا کر عرض کیا عَلٰی رَقَبَتِیْ میری گردن پر بھی۔ موجودہ حاضرین نے عرض کیا حضور والا! آپ یہ کیا فرمارہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت بغداد شریف میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ

(۱) حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

النورانی نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا ہے اور میں نے گردن جھکا کر تعمیل ارشاد کی ہے۔

(قلائد الجواہر ص ۲۵)

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ

ایک دن شیخ ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے مغرب کے شہر میں اپنی گردن کو نیچے کرتے ہوئے کہا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ اِنِّیْ سَمِعْتُ وَاَطَعْتُ

اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی۔

آپ کے مریدین نے آپ سے ان الفاظ کے کہنے کا سبب پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آج بغداد شریف میں فرمایا ہے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مریدین بغداد شریف سے واپس آئے تو حضرت ابو مدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے وہ دن اور وہ وقت بتایا جب حضرت ابو مدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گردن کو نیچے کیا تھا تو غوث پاک رضی اللہ عنہ

(۱) شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر حاضر ہو کر اشعار میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی خواہش کا اظہار کیا تو عرض کرنے پر فَظَهَرَتْ لَهٗ یَدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهَا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک نکالا اور انہوں نے بوسہ دینے کا شرف حاصل کیا۔

(نزہۃ المجالس جلد ا ص ۱۵۹، الحاوی للفتاوی للسیوطی، جامع کرامات الاولیاء جلد ا ص ۴۹۴، فضائل حج ص ۲۵۱، ۲۵۲، قلائد الجواہر ص ۸۴، حاشیہ تفریح الخاطر ص ۲۵)

کے مریدین نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اُسی روز اسی وقت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بغداد شریف میں قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ کا اعلان فرمایا تھا۔
(نفحات الانس فارسی ص ۳۶۶، قلائد الجواہر ص ۲۵، بہجۃ الاسرار ص ۱۶، فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۷۰، خزینۃ الاصفیاء ص ۱۰۸)

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ: سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے قول قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا گردن تو درکنار آپ کا قدم مبارک عَلٰی عَيْنِیْ اَوْ عَلٰی بَصِيْرَتِیْ میری آنکھوں پر ہے۔
(تفریح الخاطر ص ۲۰)

شیخ ماجد الکردی رحمۃ اللہ علیہ: ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ ارشاد فرمایا تھا۔

لَمْ يَبْقَ لِلّٰهِ وَلِيٌّ فِی الْاَرْضِ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اِلَّا حَنٰی عُنُقَهٗ تَوَاضُعًا لَهٗ وَاعْتِرَافًا بِمَكَانَتِهٖ وَلَمْ يَبْقَ نَادٍ مِنْ اَنْدِيَةِ صَالِحِی الْجِنِّ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اِلَّا وَفِيْهِ ذِكْرُ ذٰلِكَ وَقَصَدَتْهُ وُفُوْدُ صَالِحِی الْجِنِّ مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاقِ مُسَلِّمِيْنَ عَلَيْهِ وَ تَائِبِيْنَ عَلٰی يَدَيْهِ

تو اس وقت کوئی ولی اللہ زمین پر باقی نہ رہا کہ جس نے تواضع اور آپ کے علو مرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے گردن نہ جھکائی ہو، اور نہ ہی اس وقت صالح جنات میں سے کوئی ایسی مجلس تھی کہ جس میں اس امر کا ذکر نہ ہوا ہو، تمام دنیا عالم کے صالح جنات کے وفد آپ کے دروازہ پر حاضر تھے، ان سب نے آپ کو سلام علیک کا ہدیہ پیش کیا، اور سب کے سب آپ کے دست مبارک پر تائب ہو کر واپس پلٹے۔
(قلائد الجواہر ص ۲۴، بہجۃ الاسرار ص ۹)

پیر پیراں میر میراں یا شہ جیلاں توئی
انس جان قدسیاں وغوث انس وجاں توئی
سر توئی سرور توئی سرا سرو ساماں توئی
جاں توئی جاناں توئی جاں را قرار جاں توئی

حاضرین مجلس اولیاء اللہ کا ہدیہ عقیدت

حضرت پیر پیراں شاہ جیلان رضی اللہ عنہ نے جب قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا تو اُس وقت ایک بہت بڑی جماعت ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آئی۔ وہ جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آئی۔ اور حضرت سیدنا حضرت خضر علیہ السلام نے ان کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا تھا، جب آپ نے اعلان فرمایا تو تمام اولیاء الرحمٰن نے آپ کو مبارکباد دی، اور اس طرح ہدیہ تبریک پیش کیا۔

یَا مَلِکَ الزَّمَانِ وَیَا اِمَامَ الْمَکَانِ وَیَا قَائِمًا بِاَمْرِ الرَّحْمٰنِ وَ یَاوَارِثَ کِتَابِ اللّٰہِ وَ نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَامَنِ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ مَائِدَتُہٗ یَامَنْ اَھْلُ وَقْتِہٖ کُلُّھُمْ عَائِلَتُہٗ یَامَنْ یَنْزِلُ الْقَطْرُ بِدَعْوَتِہٖ وَیَدُرُّ الضَّرْعُ بِبَرَکَتِہٖ وَلَا یَحْضُرُوْنَ عِنْدَہٗ اِلَّا مُنَکِّسَۃَ رُءُوْسِھِمْ وَتَقِفُ الْغَیْبَۃُ بَیْنَ یَدَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صَفًّا کُلُّ صَفٍّ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَکُتِبَ فِیْ کَفِّہٖ اَنَّہٗ اَخَذَ مِنَ اللّٰہِ مَوْثِقًا اَنْ لَا یَمْکُرَبِہٖ وَکَانَتِ الْمَلَائِکَۃُ تَمْشِیْ حَوَالَیْہِ وَعُمْرُہٗ عَشْرُ سِنِیْنَ وَتُبَشِّرُہٗ بِالْوِلَایَۃِ۔

اے بادشاہ و امام وقت۔ اے قائم بامر الٰہی، اے وارث کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے وہ عالی مرتبت زمین وآسمان جس کا دسترخوان ہے اور تمام اہل زمانہ جس کے اہل وعیال ہیں، اے وہ ذی وقار جس کی دُعا سے بارش برستی ہے جس کی برکت سے جانوروں کے تھنوں میں دودھ اُترتا ہے جس کے رو برو اولیاء کرام سر جھکائے ہوئے ہیں۔ جس کے پاس رجال غیب کی چالیس صفیں نیازمندانہ طریق سے کھڑی ہوتی ہیں، ان کی ہر صف میں ستر ستر مرد ہیں اے وہ عالیمقام جس کے ہاتھ ہتھیلی

پر یہ لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرے گا اور جس کی دس سالہ عمر شریفہ میں فرشتے اس کے ارد گرد پھرتے تھے اور اسکی ولایت کی خبر دیتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۱۸)

مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم

ملائکہ کا تصدیق فرمانا

شیخ بقاء بن بطو رضی اللہ عنہ (۱) فرماتے ہیں۔

لَمَّا قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رضی اللہ عنہ قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ صَدَقْتَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔

جب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تو اس وقت ملائکہ نے زبان حال سے کہا: اے اللہ کے بندے! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۹)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق

شیخ خلیفۃ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ نے سرور کائنات فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ اکمل التحیات والتسلیمات کو خواب میں دیکھا۔ اور عرض کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا اعلان فرمایا ہے۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فَکَیْفَ لَا وَهُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا اَرْعَاهُ۔

شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے، اور وہ یہ کیوں نہ کہتے جبکہ وہ قطب زمانہ اور میری زیر نگرانی ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۰، قلائد الجواہر ص ۲۵)

اعلیٰ حضرت مجدد مأتہ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی

(۱) یہ ابدال کے درجہ پر فائز تھے

کے بھائی استادِ زمن مولانا حسن میاں رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم

اسی لئے حضرت نے اپنے قصیدہ مبارکہ میں تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ہے۔

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ
وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِیْ
وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ(۱)

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم

ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کے درجات میں برکت

قدوۃ العارفین شیخ حیات بن قیس الحرانی رضی اللہ عنہ نے ۳ رمضان المبارک ۵۹۹ھ میں جامع مسجد میں ارشاد فرمایا کہ جب حضور پرنور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کا ارشاد فرمایا۔

زَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَمِیْعِ الْاَوْلِیَاءِ نُوْرًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ وَبَرَکَۃً فِیْ عُلُوْمِھِمْ وَعُلُوًّا فِیْ اَحْوَالِھِمْ بِبَرَکَۃِ وَضْعِھِمْ رُؤُسَھُمْ۔

تو اللہ تعالیٰ نے تمام اولیاء اللہ کے دلوں کو آپ کے ارشاد کی تعمیل پر گردنیں

(۱) تم سب کا مقام بلند ہے، مگر میرا مقام ازل سے ابد تک تم سے بہت بلند ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں کا مختار بنایا ہے، اس لئے میرا حکم ہر حال میں جاری و ساری ہے، ہر ولی کسی نہ کسی کے قدم پر ہے اور میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

جھکانے کی برکت سے منور فرما دیا، ان کے علوم اور حال واحوال میں اسی برکت سے زیادتی اور ترقی عطا فرمائی۔ (قلائد الجواہر ص ۲۵)

تعمیل ارشاد میں کوتاہی کرنے والوں کا حال

کثیر التعداد بزرگوں مثلاً شیخ عدی بن مسافر، شیخ ابوسعید قیلوی، شیخ علی بن ہیتی، شیخ احمد بن رفاعی، شیخ ابوالقاسم البصری، شیخ حیات الحرانی وغیرہم علیہم الرضوان نے اس حقیقت کی شہادت دی ہے۔ کہ آپ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کہنے پر مامور تھے۔

وَ اَنَّهٗ اَذِنَ لَهٗ فِیْ عَزْلِ مَنْ اَنْكَرَهَا عَلَيْهِ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ۔

نیز آپ کو اس شخص کو ولایت سے معزول کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو آپ کے اس ارشاد کا انکار کرے۔ (قلائد الجواہر ص ۲۵ سطر ۲۰ تا ۲۲)

شیخ لولوالارمنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

رَاَيْتُ الْاَوْلِيَاءَ فِی الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَاضِعِيْنَ رُؤُسَهُمْ تَوَاضُعًا اِلَّا رَجُلًا بِاَرْضِ الْعَجَمِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَفْعَلْ فَتَوَارٰى عَنْهُ حَالُهٗ۔

میں نے (آپ کے ارشاد پر) مشرق اور مغرب میں اولیاء اللہ کو اپنی گردنیں جھکاتے ہوئے دیکھا اور میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس نے اپنی گردن نہ جھکائی، تو اس کا حال دگرگوں ہو گیا۔ (قلائد الجواہر ص ۲۵ سطر ۲۲ تا ۲۳)

آنکہ پایش بر رقاب اولیائے عالم است
وانکہ ایں فرمود وحق باللہ آں توئی

مجلس میں رجال غیب کا حاضر ہونا

حافظ ابوزرعہ طاہر بن محمد طاہر المقدسی الداری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں حاضر تھا، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرا

کلام رجال غیب سے ہوتا ہے جو کہ کوہ قاف سے میری مجلس میں شرکت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

بعد میں آپ کے لخت جگر فرزند ارجمند صاجزادہ شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے اس وقت کا حال دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور کے اس فرمان کے وقت جب میں نے اُوپر نظر اُٹھا کر دیکھا تو ہوا میں رجال غیب کی صفوں کی صفیں نظر آئیں اور ان سے تمام اُفق بھر پور تھا، اور یہ لوگ اپنے سروں کو جھکائے ہوئے حضرت غوث پاک کا کلام مبارک سن رہے تھے۔ (قلائدالجواہر ص ۵۸)

ابو الغنائم الحسینی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن مغرب اور عشاء کے درمیان آپ کے مدرسہ کی چھت پر بیٹھا تھا اور میرے قریب ہی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ قبلہ کی طرف رخ کر کے جلوہ فرما تھے۔

اُس وقت میں نے ہوا میں ایک شخص کو اُڑتا ہوا دیکھا، اُس کا لباس سفید تھا، سر پر نہایت ہی عمدہ عمامہ بندھا ہوا تھا، وہ جب آپ کے سامنے آیا تو اُتر کر مودب آپ کے سامنے بیٹھ گیا، اور آپ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کر کے چلا گیا۔ فَقُمْتُ وَ قَبَّلْتُ یَدِیَ الشَّیْخِ تو میں نے کھڑے ہو کر حضرت کے مبارک ہاتھ کو بوسہ دیا، اور عرض کی غریب نواز! یہ کون شخص تھا؟ تو آپ نے فرمایا یہ رجال الغیب سے تھا جو کہ ہمیشہ پھرتے رہتے ہیں۔ (قلائدالجواہر ص ۶۸)

ٹھہر جاؤ! محمدی کا کلام سنو!

ایک دن حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہو کر علوم و معارف بیان فرما رہے تھے، اثنائے وعظ آپ اُٹھ کر چند قدم ہوا میں چلے، اور زبان مبارک سے فرمایا:

یَا اِسْرَائِیْلِیُّ قِفْ فَاسْمَعْ کَلَامَ الْمُحَمَّدِیِّ۔

اے اسرائیلی ٹھہر جاؤ اور محمدی کا کلام سنو۔

آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا واقعہ تھا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت

خضر علیہ السلام یہاں سے گزر رہے تھے تو میں اُن کو اپنا کلام سنانے کے لئے ٹھہرانے گیا تھا، تو آپ ٹھہر گئے۔ (قلائد الجواہر ص ۱۳، مکتوبات شریف مجدد الف ثانی مکتوب جلد ۲ نمبر ۵۵، بہجۃ الاسرار ص ۴۷، اخبار الاخیار فارسی ص ۱۹)

جسے خلق کہتی ہے پیارا خدا کا
اسی کا ہے تو لاڈلا غوث اعظم

جنات پر حکومت

ابو نظر بن عمر البغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ اُنہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے بذریعہ عمل جنات کو بلایا تو اُنہوں نے حاضری میں اپنے معمول سے زیادہ دیر لگائی، جب جنات حاضر ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ جس وقت ہم غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوں تو اس وقت ہم کو نہ بلایا کریں، میں نے دریافت کیا کیا تم بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا۔

اِنَّ اِزْدِحَامَنَا بِمَجْلِسِهٖ اَشَدُّ مِنْ اِزْدِحَامِ الْاِنْسِ وَاِنَّ طَوَائِفَ مِنَّا كَثِيْرَةً اَسْلَمَتْ وَتَابَتْ عَلٰى يَدَيْهِ۔

حضرت کی مجلس میں انسانوں کی نسبت ہم لوگ بکثرت حاضر ہوتے ہیں، اور جنات کی کثیر تعداد نے آپ کے دست حق پر توبہ کی ہے اور اسلام قبول کیا ہے۔(۱)
(قلائد الجواہر ص ۳۹)

صحابی جن: علامہ شہاب الدین احمد بن عماد الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف نظم الدرر فی ہجرت خیر البشر میں جس مقام پر اُنہوں نے سرورِ دو جہاں، مالک کون و مکاں، احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی زبان مبارک سے قرآن مجید برہان رشید کی تلاوت

(۱) غوث الثقلین کا معنی ہی انسانوں اور جنوں کا فریاد رس ہے، کیونکہ ثقلین جنوں اور انسانوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں اس امر کی تصدیق کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ بحکم قطبیت عظمیٰ ظواہر و بواطن انس و جن پر جاری و ساری تھا۔ (مقالات الاحسان ص ۱۱۱)

سن کر جنات کے اسلام قبول کرنے کا ذکر فرمایا ہے وہاں ہی تحریر فرماتے ہیں۔ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کرنے والے جنات میں سے ایک جن کے ساتھ محبوب سبحانی، قطب فردانی، غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بھی ملاقات ہوئی ہے۔ (قلائد الجواہر ص ۴۱)

جنات سے لڑکی دلانا: ابو سعید عبداللہ بن احمد بن علی البغدادی بیان کرتے ہیں کہ ۵۳۷ھ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ میری دختر مسماۃ فاطمہ مکان کی چھت پر تھی کہ اُسے کوئی جن اُٹھا کر لے گیا، ابھی لڑکی غیر شادی شدہ تھی، اور اُس کی عمر سولہ سال تھی میں نے پریشانی کے عالم میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا، تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم بغداد شریف کے محلہ کرخ کی ویران جگہ میں پانچویں ٹیلہ کے قریب جا کر بیٹھ جاؤ۔ اور اپنے اردگرد زمین پر دائرہ کھینچ لینا، دائرہ کھینچتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم علی نیۃ عبدالقادر پڑھنا۔ جب آدھی رات گزرے گی تو تمہارے پاس مختلف صورتوں میں جنات گزریں گے، تم ان سے بالکل نہ ڈرنا، پھر صبح کو ایک عظیم لشکر کے ساتھ تمہارے پاس سے جنات کے بادشاہ کا گزر ہوگا، وہ تم سے تمہاری ضرورت دریافت کرے گا تو تم اس سے صرف یہ کہنا کہ مجھے عبدالقادر نے بھیجا ہے، بعد ازیں اپنی بیٹی کا واقعہ بیان کرنا۔

ابو سعید عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں کہ حسب الارشاد میں نے محلہ کرخ کے ویران خانہ میں ٹیلے پر پہنچ کر دائرہ بنالیا، وہاں سے متعدد جنات کے ہیبتناک شکل و صورت میں گروہ گزرتے رہے، مگر میرے اور میرے دائرہ کے قریب کسی کو آنے کی جرأت نہ ہوئی، آخر کار صبح کو ایک لشکر کے ساتھ ان کے بادشاہ کا گزر ہوا، بادشاہ گھوڑے پر سوار تھا میرے دائرہ کے پاس آکر رک گیا اور مجھ سے پوچھنے لگا تمہیں کیا معاملہ درپیش

ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے، اُس نے جب آپ کا نام نامی اسم گرامی سنا تو فوراً گھوڑے سے نیچے اترا اور نیچے بیٹھ گیا اُس کی متابعت کرتے ہوئے اس کا لشکر بھی بیٹھ گیا، پھر اُس نے مجھے کہا کہ حضرت نے تمہیں کس لئے بھیجا ہے تو میں نے قصہ بیان کیا تو اُس نے اپنے لشکر سے پوچھا کہ اس کی دختر کو کون اُٹھا کر لے گیا ہے؟ مگر سب نے لاعلمی کا اظہار کیا، بعدازیں ایک سرکش جن حاضر کیا گیا جس کے پاس لڑکی تھی جنات نے بتایا کہ یہ جن چین کے جنات میں سے ہے، بادشاہ نے اُس پوچھا کہ تجھے کیا ہوا تھا کہ اسے قطب وقت کے شہر سے اُٹھا لائے؟ جن نے جواب دیا کہ یہ مجھے اچھی لگی تھی تو اُس نے حکم دیا کہ اسی وقت اس کا سر قلم کردیا جائے۔ چنانچہ اُس کی گردن اُڑا دی گئی اور لڑکی میرے حوالے کردی گئی، میں نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے آج سے پہلے جنات کا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تابعداری کرنے کا علم نہ تھا۔ اُس نے کہا۔

اِنَّهٗ یَنْظُرُ مِنْ دَارِهٖ اِلَی الْمَرَدَةِ مِنَّا وَهُمْ بِاَقْصَی الْاَرْضِ فَیَفِرُّوْنَ مِنْ هَیْبَتِهٖ اِلٰی مَسَاکِنِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَقَامَ قُطْبًا مَکَّنَهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

بے شک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہم میں سے تمام سرکش لوگوں پر نظر رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ آپ کے خوف سے بھاگ کر دور دراز مقامات میں جا بستے ہیں، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو قطب وقت بناتا ہے تو جن وانس دونوں پر اُسے حاکم بنا دیتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۷۱، ۷۲، قلائد الجواہر ص ۳۱، ۳۲، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۶۲، تحفہ قادریہ ص ۶۸، سفینۃ الاولیاء ص ۶۱، ۶۲، خزینۃ الاصفیاء جلد ا ص ۹۵)

آسیب سے خلاصی: ایک مرتبہ اصفہان کا رہنے والا ایک شخص حاضر خدمت ہوا، اور عرض کیا، غریب نواز! میری بیوی کو آسیب ہے اور کثرت سے اُس کو دورے پڑتے ہیں۔ بایں وجہ میں سخت پریشان و پشیمان ہوں، تمام عامل عاجز آگئے ہیں تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ سراندیپ کے بیابان کا خانس نامی جن ہے۔ اب جب تمہاری بیوی کو

دورہ کی شکایت ہو تو اُس کے کان میں کہنا کہ اے خانس! عبدالقادر جو کہ بغداد شریف میں مقیم ہیں ان کا فرمان ہے کہ سرکشی نہ کر۔ آج کے بعد اگر آئندہ آیا تو ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ شخص اصفہان چلا گیا، پھر وہ شخص جب دس برس کے بعد حاضر ہوا، تو اُس نے عرض کیا کہ آپ کے فرمان کے بعد کبھی میری بیوی کو دورہ کی شکایت نہیں ہوئی۔ (بہجۃ الاسرار ص ۷۲، قلائد الجواہر ص ۳۲، سفینۃ الاولیاء ص ۴۷، تحفہ قادریہ ص ۶۸)

غوث اعظم رضی اللہ عنہ مشائخ عظام اور علماء کرام کی نظر میں

شیخ الشیوخ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ (آپ حضرت غوث پاک کے استاد ہیں)

فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر دو جھنڈے دیکھے جو زمین سے لے کر ملکوت اعلیٰ تک پہنچے ہیں، اور اُفق اعلیٰ پر میں نے ان کی دھوم دھام سنی۔

آپ نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ سید العارفین ہیں۔ آپ کا عدل اور انصاف مشرق سے مغرب تک پہنچے گا۔ آپ کے قدم مبارک کے نیچے تمام اولیاء اللہ گردنیں بچھائیں گے۔ آپ کا درجہ بہت بلند و بالا ہو گا۔ آپ اپنے زمانہ میں فائق اور ممتاز ہوں گے۔ (قلائد الجواہر ص ۱۶، نفحات الانس ص ۳۵۳)

شیخ احمد رفاعی (۱) رحمۃ اللہ علیہ: فرماتے ہیں کہ ایک وقت آنے والا ہے جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کیا جائے گا، عارفین میں ان کی وقعت و منزلت زیادہ ہو گی، اور ان کا ایسے مرتبہ پر پہنچ کر انتقال ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام زمین پر ان سے زیادہ کوئی محبوب اور مقبول نہیں ہو گا۔ آپ کے مراتب کو

---

(۱) مولوی اشرف علی تھانوی آپ کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمعصر ایک بزرگ ہیں "حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ" یہ بہت بڑے اولیاء کبار میں سے ہیں مگر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے برابر مشہور نہیں ہوئے۔ (افاضات الیومیہ جلد ۱ ص ۴۰)

کون پہنچ سکتا ہے۔ جبکہ آپ کے دائیں طرف شریعت کا سمندر بائیں طرف حقیقت کا سمندر جس میں سے آپ چاہیں فیض یاب ہوں۔ آپ کی نظیر کوئی نہیں ہے۔

تری عزت تری رفعت ترا فضل
بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث

(قلائد الجواہر ص ۶۵، ۶۶، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۹۴)

شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ: (آپ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا جان ہیں۔ مولف) فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو وجود تام اور تصرف کامل عطا کیا گیا ہے، عالم ملکوت میں آپ پر فخر کیا جاتا ہے، عالم کون میں آپ منفرد ہیں۔ اولیاء اللہ کے دلوں، حال اور احوال کو اللہ تعالیٰ نے ان کے قابو میں رکھا ہے اُن کا دل اللہ تعالیٰ کی خبریں دیتا ہے۔

(قلائد الجواہر ص ۸۷، نفحات الانس فارسی ص ۳۵۷)

شیخ ابو مدین بن شعیب المغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے مشرق و مغرب کا حال دریافت کرتے ہوئے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا حال بھی دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ وہ امام الصدیقین، حجۃ العارفین اور روح معرفت ہیں۔ (قلائد الجواہر ص ۷۵)

شیخ عفیف الدین ابو محمد عبد اللہ الیافعی (۱) رحمۃ اللہ علیہ نے یہ القاب لکھ کر فرمایا ہے

(۱) آپ ہی کے متعلق دیوبندی حضرات کے مشہور مفتی اعظم محمد شفیع آف کراچی لکھتے ہیں کہ آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے عالم اور ولی اللہ تھے۔ آپ کی کتاب روض الریاحین ایسی ہی کتاب ہے جس کی حکائت و روایت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے حکیم الامت اشرف علی تھانوی اپنے اصحاب و مریدین کو اس کتاب کے مطالعہ کا مشورہ دیا کرتے تھے۔ (محمد ضیاء اللہ القادری)

قطب الاولیاء الکرام شیخ المسلمین والاسلام، رکن الشریعۃ وعلم الطریقۃ موضح اسرار الحقیقۃ حامل رایتہ علماء المعارف والمفاخر شیخ الشیوخ قدوۃ الاولیاء العارفین الاکابر، استاذ الوجود ابو محمد محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی علم شریعت کے لباس اور فنون دینیہ کے تاج سے مزین تھے۔ تمام مخلوق کو چھوڑ کر خداوند کریم کی یاد میں مگن رہے۔ آداب شریعت کو بجا لائے۔ تمام اخلاق و عادات کو شریعت مطہرہ کے تابع کیا۔ ولایت کے جھنڈے آپ کے لئے نصب کئے گئے ارفع واعلیٰ مراتب اور مقامات پر فائز ہوئے۔

(اخبار الاخیار ص ۲۲، قلائد الجواہر ص ۱۳۶)

امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف البرزانی الاشبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف "کتاب المشیخۃ البغدادیۃ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو فقہاء و فقراء خاص و عام، غرض سب کے نزدیک قبولیت عامہ حاصل تھی۔ اور خاص و عام آپ سے فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ نہایت رقیق القلب، حد سے زیادہ خلیق اور سخی تھے۔ آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۷، ۸)

شیخ عزاء بن متورع البطائحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک عجمی شریف نوجوان جس کا اسم گرامی عبدالقادر ہے تشریف لایا ہے۔ جو عنقریب نہایت ہی عظمت جلالت، مقامات اور کرامات کا حامل ہوگا۔ حال واحوال اور درجہ محبت میں سب پر غالب ہوگا۔ تصرفات کون وفساد کا اُسے مالک بنایا جائے گا۔ سب بڑے اور چھوٹے اس کے ماتحت ہوں گے۔ قدرومنزلت میں ان کو قدم راسخ اور معارف وحقائق میں ان کو ید بیضا حاصل ہوگا۔ مقام حضرت القدس میں زبان کھول سکے گا۔

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

(قلائد الجواہر ص ۶۵، تحفہ قادریہ ص ۶۱، بہجۃ الاسرار ص ۱۴۰)

شیخ عقیل رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہوا تو آپ نے فرمایا۔آپ کی شہرت آسمان پر زمین سے بھی زیادہ ہے۔ ملاء اعلیٰ میں آپ کا لقب اشھب ہے۔قطب وقت ہیں۔ان کی کرامات اور مقامات کی تصدیق کرنے والا نفع حاصل کرے گا۔(بہجۃ الاسرار ص ۵، قلائد الجواہر ص ۷۶)

آنکہ بیشک قطب ربانی بود   بے گماں محبوب سبحانی بود

شیخ معمر جرادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ جیسا خلیق، وسیع حوصلہ، رحمدل، پابند قول واقرار، بامروت، باوفا کسی کو نہیں دیکھا۔اپنی عظمت، شان وشوکت اور فضیلت علمی کے باوجود آپ چھوٹوں کے ساتھ کھڑے ہو جاتے، بڑوں کی تعظیم کرتے اور اُنہیں سلام کرنے میں پہل کرتے۔غرباء اور فقراء کو اپنے پاس بٹھاتے اور عجز وانکساری سے پیش آتے۔اُمراء اور روساء کی تعظیم کے لئے آپ کبھی بھی کھڑے نہ ہوتے اور نہ ہی کبھی وزراء، بادشاہوں اور اُمراء کے دروازے پر گئے۔(قلائد الجواہر ص ۱۹)

حافظ زین الدین بن رجب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب طبقات میں بیان کرتے ہیں کہ آپ شیخ وقت، زمانہ کے سب سے بڑے علامہ، مشائخ کے بادشاہ، اہل طریقت کے شہنشاہ تھے۔اہل سنت وجماعت نے آپ کی ذات والاصفات سے بہت تقویت حاصل کی اور اہل بدعت نے ذلت اُٹھائی۔(قلائد الجواہر ص ۷)

شیخ جاگیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جیسے تصرف واختیار میں کامل اور مراتب ومناصب اور مقامات عالیہ کا مالک کوئی نہیں ہوا۔(قلائد الجواہر ص ۷۵)

شیخ الاسلام محی الدین نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قطب ربانی شہنشاہ بغداد حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی جس قدر کرامات ثقہ لوگوں سے نقل کی گئی ہیں ہم نے اس قدر کرامات آپ کے سوا کسی ولی اللہ کی نہیں دیکھیں۔ آپ ریاست علمی وعملی میں انتہا درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔ بدعتیوں سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ شعائر اللہ اور احکام شریعت کی اگر کوئی ذرہ بھر بھی توہین کرتا تو آپ نہایت غضبناک ہو جاتے تھے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے سخی، کریم النفس اور یگانہ روزگار تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۱۳۷،۱۳۸)

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین و حریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

تاج العارفین ابوالوفاء رحمۃ اللہ علیہ نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو فرمایا اللہ کی قسم میں تمہارے سینے سے نور کی کرنیں نکلتی دیکھ رہا ہوں جن سے مشرق ومغرب روشن ہو رہے ہیں۔ نیز فرمایا اے عبدالقادر ہر چہچہانے والا پرندہ کچھ عرصہ بعد خاموش ہو جایا کرتا ہے مگر تمہارا پرندہ قیامت تک توحید ومعرفت کے نغمے گاتا رہے گا۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۹۰، بہجۃ الاسرار ص ۱۴۴)

اسی لئے حضور شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ (۱)

شیخ عمر البزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ محبوں کے سردار ہیں اور اولیاء اللہ کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ مبارک میں ہے۔ (قلائد الجواہر ص ۷۷)

---

(۱)۔ پہلوں کے سورج کب کے غروب ہو چکے لیکن ہمارا سورج ابدالاباد تک چمکتا رہے گا۔

(مولف غفرلہ)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

(حدائق بخشش)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات شریف(۱) میں فرماتے ہیں کہ

''میرے حضرت قبلہ گاہی (خواجہ باقی باللہ) قدس سرۂ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ نے اپنے بعض رسالوں میں تحریر فرمایا ہے کہ ''در قضاء مبرم ہیچکس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر مرا کہ اگر خواہم آنجاہم تصرف کنم وازیں سخن تعجب بسیار میکروند واستبعادے فرمودند''۔

(۱)۔حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق وہابیہ کے ترجمان ہفت روزہ ''تنظیم اہل حدیث'' (جس کے سرپرست مولوی عبداللہ روپڑی ہیں) میں درج ہے کہ ''حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں توحید وسنت کی ترغیب اور شرک وبدعت کی تردید اور اعمال شرکیہ اور بدعیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لئے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لئے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لئے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ص ۳، ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء)۔ ہفت روزہ ''الاعتصام'' (جس کے سرپرست داؤد غزنوی ہیں) میں ہے کہ ''حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم ومعارف اور حقائق واسرار کے خزانے پنہاں ہیں''۔ (ہفت روزہ الاعتصام ص ۳ جون ۱۹۵۵ء)۔ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے صراط مستقیم فارسی ص ۱۳۶ پر امام ربانی، قیوم زمانی کے القاب شیخ احمد سرہندی کو لکھے ہیں اور اولیاء عظام میں شمار کیا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

"قضائے مبرم میں کسی کو تبدیلی کی مجال نہیں ہے مگر مجھے حق حاصل ہے اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرف کروں، اس بات سے بہت تعجب فرماتے تھے اور بعید از فہم تصور فرماتے تھے"۔

یہ بات بہت مدت تک اس فقیر (مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) کے ذہن میں رہی یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے مشرف فرمایا۔ اور اپنے فضل وکرم سے اس فقیر پر (شیخ عبدالقادر جیلانی کے قول کی حقیقت کو) ظاہر فرمایا کہ قضائے معلق دو طرح پر ہے ایک وہ قضا ہے جس کا معلق ہونا لوح محفوظ میں ظاہر ہوا ہے اور فرشتوں کو اس پر اطلاع دی ہے اور دوسری وہ قضا ہے جس کا معلق ہونا صرف خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور لوح محفوظ میں قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ اور قضائے معلق کی اس دوسری قسم میں بھی پہلی قسم کی طرح تبدیلی کا احتمال ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ حضرت سید (شیخ عبدالقادر جیلانی) قدس سرہ کی بات بھی اسی اخیر قسم پر موقوف ہے جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ (مکتوبات شریف جلد اص ۲۲۴، مکتوب نمبر ۲۱۷ مطبوعہ دہلی)

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ" میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت امیر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وصال سے قبل اس مقام ولایت کے ملجا و ماویٰ تھے اور جس کسی کو اس راستہ سے فیض پہنچتا تھا ان ہی کے توسط اور توسل سے پہنچتا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو یہ بلند درجہ کا منصب حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بالترتیب حاصل ہوا۔ ان کے بعد بالترتیب بارہ اماموں کو پہنچتا رہا اور اس طرح ان بزرگوں کے وصال کے بعد جس کسی کو فیض پہنچتا ہے ان ہی کے توسل سے پہنچتا ہے اور بعد ازاں جتنے بھی اقطاب اور نجبائے وقت ہوئے ہیں ان کے ملجاء و ماویٰ بھی وہی ہوئے ہیں کیونکہ اطراف کو لامحالہ مرکز سے ملنا ہی پڑتا ہے تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ وچوں نوبت بہ ایں بزرگوار شد منصب مذکور باد قدس سرہ مفوض گشت وما بین آئمہ مذکورین وحضرت شیخ ہیچکس بریں مرکز مشہود نمے گردو

وصول فیوض و برکات دریں راہ بہ ہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم مے شود چہ ایں مرکز غیر او را میسر نشدہ"۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

یہاں تک کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی اس مرتبہ تک پہنچ گئے اور یہ مرتبہ آپ کو مل گیا۔ مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ قدس سرہ کے درمیان کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں ہے۔ اور اب اس راستے میں فیوضات و برکات جتنے اقطاب، نجباء اور اولیاء کو پہنچتے ہیں ان کے ذریعے پہنچتے ہیں۔ کیونکہ فیض کا یہ مرکز ان کے بغیر کسی کو نہیں ملا۔ (مکتوبات شریف فارسی جلد۳ ص ۲۵۱،۲۵۲ مکتوب نمبر ۱۲۳)

یہ چشتی سہروردی نقشبندی
ہر اک تیری طرف آئل یا غوث

شیخ عبدالحق (۱) محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱)۔ دیوبندی حضرات کے مشہور عالم اشرف علی تھانوی ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں۔ انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے، اور صاحب حضوری تھے۔

(افاضات الیومیہ جلد ۷ ص ۶ سطر ۱)۔

غیر مقلدین کے مستند عالم ابراہیم میر سیالکوٹی بھی شیخ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) مجھ عاجز (ابراہیم میر) کو علم و فضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہل حدیث ص ۳۹۸)

شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں مندرجہ ذیل القابات تحریر فرمائے ہیں۔

سیدنا و مولانا الاوحد الشیخ الامام العارف الکامل امام آئمۃ الطریق و شیخ الشیوخ الاسلام علی التحقیق زینۃ الوجود و مرأۃ الشھود الباز الاشھب والطراز المذھب قطب الاقطاب و فرد الاحباب القطب الاکمل الاشرف والغوث الاعظم الارفع غوث الثقلین امام الفریقین العالم الربانی القطب الفردانی و الغوث الصمدانی محی الدین ابی محمد عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس اللہ سرہ و نور روحہ و ا وصل الینا برکاتہ و فتوحہ ورضی اللہ عنہ وارضاہ عنا۔ (شرح فتوح الغیب فارسی ص۲ مطبوعہ نولکشور)

حضرت شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں جو کمالات تھے وہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات کا کرشمہ تھے۔ جس کا اعتراف شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنی تصنیف لطیف ''اخبار الاخیار فی اسرار الابرار'' میں فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اعتماد من بصاحب قدمی ست مالک رقاب اولیاء است رہ روئے نتوان یافت کہ در خدمت او قدم از سر نساز و زیر پائے او سر نیند از د و ایں خود بسبب سرفرازے ایشاں ست کسیکہ قدم بر قدم مصطفٰی بود بلکہ دم بدم بقدم آ ودر و سعادت آں سرست کہ پائمال او گرد و ہر چہ جمیع پدراں از وراثت مصطفٰی و مرتضٰی اندوختند ہمہ باں خلف صدق رسید بنگر کہ ایں چہ غنا بود اگرچہ وارثان بسیار ند ولی آنچہ بوے رسید ہیچکس نرسید وراثت مال بجہت تعصب برابر قسمت کنند ولیکن در وراثت حال یکے را بادیگرے برابری نرسد بلکہ برادری نبود اگر دیگراں قطب اند او قطب الاقطاب ست و اگر ایشاں سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانید و ملت کفر را بمیر انید کہ الشیخ محیی و ممیت زہے مرتبہ کہ ایجاد دین از حی قیوم ست و احیاء از وے غوث الثقلین آنرا گویند کہ جن و انس ہمہ بوے پناہ جویند من بیکس نیز پناہ باو جستہ ام و بر درگاہ افتادہ مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریادرس نے۔

یعنی میرا اعتماد ایک صاحب قدم (غوث اعظم) پر ہے جو رقاب اولیاء کا مالک ہے کوئی سالک ایسا نہیں جو اُن کی خدمت میں سر کے بل نہ جائے اور ان کے قدموں پر سر نہ ڈالے اور یہ خود ان کی سرفرازی کی وجہ سے ہے جن کا قدم مصطفیٰ ﷺ کے قدم پر ہو بلکہ دم بدم قدم رکھتے ہوں۔ ان کے قدم کے نیچے پائمال ہونا سر کی سعادت ہے جو کچھ تمام بزرگوں نے حضرت مصطفیٰ ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وراثت سے جمع کیا تھا وہ سب ان خلف صدق کو پہنچا دیکھو یہ کیسا غنا تھا اگرچہ وارث بہت ہیں مگر جو کچھ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ملا کسی اور کو نہیں ملا مال کی وراثت بوجہ تعصب برابر تقسیم کی جاتی ہے لیکن حال کی وراثت میں ایک دوسرے کے ساتھ برابری نہیں ہوتی بلکہ اس میں برادری نہیں ہوتی۔ اگر اور قطب ہیں تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ قطب الاقطاب اگر اور سلاطین ہیں تو وہ سلطان السلاطین محی الدین ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام کو زندہ کیا اور ملت کفر کو ختم فرمایا کہ الشیخ محیی و ممیت زہے مرتبہ کہ ایجاد دین حی قیوم سے ہے۔ اور ان کا احیاء غوث الثقلین سے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جن وانس ان کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ مجھ بیکس نے بھی ان سے پناہ چاہی ہے۔ اور ان کی درگاہ پر پڑا ہوں۔ ان کی عنایت کے سوا میرا کوئی نہیں ہے اور نہ ہی ان کے لطف کے بغیر کوئی فریادرس ہے۔

اس کے بعد شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل اشعار درج فرما کر بارگاہ غوثیت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے ملاحظہ ہو۔

غوث اعظم دلیل راہ یقین — بیقین رہبر اکابر دین

شیخ دارین و ہادی ثقلین — زبدہ آل سید کونین

بادشاہ ممالک قربت — رہ نورد مسالک قربت

اوست در جملہ اولیاء ممتاز — چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

اولیاء بندہ اش از دل و جاں — قدم او بگردن ایشاں

وصف تعریف او زمن نہ نکوست — خود کرامات او معرف اوست

من کہ پروردہ نوال ویم — عاجز از مدحت کمال ویم
ہمہ دم غرق بحر احسانم — اے فدائے درش دل و جانم
در دوعالم بادست امیدم — ہست بادی امید جاویدم

ما بعشق تو نہ امروز گرفتا شدیم
کہ گرفتاری ما با توزروز ازل ست

(اخبار الاخیار فارسی ص ۳۲۱، مطبوعہ دیوبند)

علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ: فرماتے ہیں۔

سُلْطَانُ الْاَوْلِیَاءِ وَ اِمَامُ الْاَصْفِیَاءِ وَاَحَدُ اَرْکَانِ الْوَلَایَۃِ الْاَقْوِیَاءِ الَّذِیْنَ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی وَلَایَتِھِمْ عِنْدَ جَمِیْعِ اَفْرَادِ الْاُمَّۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَغَیْرِ الْعُلَمَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ عَنْ سَائِرِ الْاَوْلِیَاءِ وَ کَرَامَاتُہٗ رَضِیَ اللّٰہِ عَنْہُ کَثِیْرَۃٌ جِدًّا قَدْ بَلَغَتْ بِالتَّوَاتُرِ۔

آپ سلطان الاولیاء، امام الاصفیاء، ولایت کے پختہ ستونوں میں سے ایک ستون ہیں، آپ اُن کامل اولیائے کرام سے ہیں جن کی ولایت پر امت محمدیہ کے علماء وغیرہ تمام لوگوں کا اتفاق ہے اور آپ کی کرامات اتنی کثیر ہیں کہ حدتواتر تک پہنچ چکی ہیں۔ (جامع کرامات الاولیاء ص ۲۰۰)

مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نہایت ہی نیاز مند تھے۔ آپ نے رافضیوں کی تردید میں آپ کی حمایت میں ایک رسالہ "نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی" تصنیف فرمایا جس کے مقدمہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "بعض حاسد اور منافق رافضی ہمارے آقا و سید تاج المفاخر، قطب ربانی، غوث صمدانی سلطان الاولیاء العارفین محی الملت والدین عبدالقادر الحسنی والحسینی قدس اللہ روحہٗ کی عظمت سے بے خبر رہ کر الزام تراشی کرتے ہیں۔

آپ کی کرامات حدِ تواتر سے تجاوز کر گئی تھیں۔ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جس قدر کرامات و برکات آپ سے رونما ہوئیں۔ کسی بھی صاحب ولایت سے ظہور میں نہیں آئیں۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۱۷، ۳۳)

علامہ عبدالرحمان جامی قدس سرہٗ السامی فرماتے ہیں "دیرا کرامات ظاہرہ احوال باہرہ و مقامات عالی بودہ است و فی تاریخ امام الیافعی رحمۃ اللہ علیہ دارد و کرامۃ" یعنی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فَخَارِجَۃٌ عَنِ الْحَصْرِ فَقَدْ اَخْبَرَنِیْ مَنْ اَدْرَکْتُ مِنْ اَعْلَامِ الْاَئِمَّۃِ اَنَّ کَرَامَاتِہٖ تَوَاتَرَتْ اَوْ قَرُبَتْ مِنَ التَّوَاتُرِ وَ مَعْلُوْمٌ بِالْاِتِّفَاقِ اَنَّہٗ لَمْ یَظْہَرْ ظُہُوْرُ کَرَامَاتِہٖ لِغَیْرِہٖ مِنْ شُیُوْخِ الْاِتِّفَاقِ کرامتہ۔ آپ کرامات ظاہرہ احوال باہرہ اور عالی مقامات کے مالک تھے۔ امام یافعی کی تاریخ میں ہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی کرامات شمار سے باہر ہیں۔ اور مجھے مشاہیر اماموں نے خبر دی ہے کہ آپ کی کرامات کو متواتر یا قریب بتواتر کا درجہ حاصل ہے اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ہمعصر مشائخ میں سے کسی شیخ سے ان جیسی کرامات کے ظاہر نہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

(نفحات الانس فارسی ص ۲۵۲)

امام محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صاحب تاریخ الاسلام نے اپنی تاریخ میں بیان فرمایا ہے کہ شیخ ابو محمد محی الدین والسنۃ عبدالقادر بن ابو صالح عبداللہ جنگی دوست الجیلی الزاہد صاحب کرامات و مقامات تھے۔ شیخ الفقہاء والفقراء امام زماں قطب دوراں شیخ الشیوخ تھے۔ آپ کی کرامات بکثرت متواتر طریقہ سے ثابت ہیں۔ آپ جیسی شخصیت بعد میں کوئی نہیں ہوئی۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

(قلائد الجواہر ص ۷)

شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لَا مُرِيدِينَ بِشَيْخِهِمْ أَسْعَدَ مِنْ مُرِيدِي الشَّيْخِ عَبْدِالْقَادِرِ رَحْمَةُ اللهِ تعالٰی۔

کسی مرید کا شیخ اور مرشد حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہوسکتا۔ (قلائد الجواہر ص ۱۷)

شیخ عمر الحلاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کئی برس شام، مصر اور مغرب ممالک میں پھرتا رہا۔ اور اس عرصہ میں تین سو ساٹھ مشائخ کرام سے ملاقات کی۔ تو ان سب کو میں نے یہی کہتے سنا الشیخ عبدالقادر شیخنا وقدوتنا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہمارے شیخ اور پیشوا ہیں۔ (قلائد الجواہر ص ۱۵)

غوث اعظم دلیل راہ یقین
بیقین رہبر اکابر دین
غوث اعظم امام التقا والنقاء
جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام
مشائخ جیا آئیں بحر گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم

شیخ ابو الغنائم مقدام البطائحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت کے آستانہ عالیہ پر ایک مرتبہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے پاس چار اشخاص کو بیٹھے ہوئے دیکھا جن کو میں نے اس قبل کبھی نہیں دیکھا تھا جب یہ حضرات اُٹھ کر چلے گئے تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا جاؤ! ان سے اپنے لئے دعائے خیر کراؤ۔

میں مدرسہ کے صحن میں ان سے جاملا۔ اور اپنے لئے دعا کا خواستگار ہوا تو اُن

میں سے ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا۔ تم بڑے خوش قسمت ہو کہ ایک ایسے (غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں ہو جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ زمین کو قائم رکھے گا اور جس کی دعا کی برکت سے تمام خلائق پر فضل و کرم فرمائے گا۔ دیگر اولیاء اللہ کی طرح ہم لوگ بھی ان کے سایہ عاطفت میں رہ کر ان کے تابع فرمان ہیں۔ یہ کہہ کر وہ چاروں بزرگ چلے گئے اور یکدم نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں آپ کی خدمت میں متعجب ہو کر واپس ہوا آپ نے قبل اس سے کہ میں کچھ عرض کروں مجھے ارشاد فرمایا کہ میری حیات میں تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔ میں نے پوچھا حضور! یہ کون لوگ تھے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ کوہ قاف کے رؤسا تھے۔ اور اب وہ اپنی جگہ پر پہنچ بھی گئے ہیں۔

(قلائد الجواہر ص ۱۹)

شیخ قضیب البان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ امام الصدیقین، حجۃ العارفین اور صدر المقربین ہیں۔ (قلائد الجواہر ص ۲۲)

شیخ مکارم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز آپ نے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا تھا اس روز روئے زمین کے تمام اولیاء الرحمان نے مشاہدہ فرمایا کہ آپ کی قطبیت کا جھنڈا آپ کے سامنے گاڑا گیا ہے اور غوثیت کا تاج آپ کے سر پر رکھا گیا اور آپ تصرف تام کا خلعت جو شریعت و حقیقت کے نقش و نگار سے مزین تھا زیب تن کئے ہوئے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرما رہے تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۲۴)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب فتح الباری شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں۔

اِنَّہٗ کَانَ فَقِیْھًا زَاھِدًا عَابِدًا

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فقیہہ، زاہد، عابد تھے۔

فَكَانَ يَتُوبُ عَلٰى يَدِهٖ مِنَ الْخَلْقِ مَالَا يُحْصٰى كَثْرَةً وَلَهٗ كَرَامَاتٌ مُسْتَفِيْضَةٌ لَمْ يُنْقَلْ لَنَا عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ عَصْرِهٖ وَلَا مِنْ بَعْدِهٖ اَكْثَرُ مَا نُقِلَ عَنْهُ

آپ کے دست حق پرست پر اس قدر خلق خدا نے توبہ کی جس کی تعداد احاطہ شمار سے باہر ہے اور آپ کی کرامات اس کثرت سے نقل ہوئی ہیں کہ آپ کے معاصرین میں سے یا آپ کے زمانہ کے بعد بھی اس قدر کرامات کسی سے صادر نہیں ہوئیں۔

(قلائد الجواہر ص ۱۳۵)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ علی بن المسمی سے نقل فرمایا ہے۔

لَا مُرِيْدَ لِشَيْخٍ اَسْعَدُ مِنْ مُرِيْدِ الْغَوْثِ

کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مرید سے بڑھ کر خوش بخت کسی شیخ کا کوئی مرید نہیں ہے۔ (تفریح الخاطر ص ۴۴)

شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اذن اور اجازت کے بغیر کوئی ولی ظاہر اور باطن میں تصرف نہیں کرسکتا۔ آپ ایک ایسی شخصیت ہیں کہ آپ انتقال کے بعد بھی کائنات میں تصرف فرماتے ہیں۔

(تحفہ قادریہ ص ۶۵ مصنف شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ)

شیخ احمد گنج بخش اور شیخ احمد کیرالکھنوی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مناقب جلیلہ درختوں کے پتوں سے بھی زائد ہیں۔ اور آپ کے مراتب عالیہ کو جلیل المرتبت عارفین بھی شمار نہیں کرسکتے۔ آپ کے مداح ان کی شان وعظمت اور مناقب کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر قلمیں اُن کو لکھیں تو وہ ٹوٹ جائیں گی اور انگلیوں پر شمار کریں تو وہ تھک جائیں گی مگر آپ کے اوصاف اور مناقب ختم نہ ہوں گے۔

(تفریح الخاطر ص ۳۰ مطبوعہ مصر)

استاد حاتم بن احمد الاحدل رحمۃ اللہ علیہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان اقدس کا اظہار

ان القابات سے فرماتے ہیں۔

حضرت الغوث الاعظم، قطب الاقطاب تاج الاحباب شیخ الثقلین و کهف المراقبین، صاحب السر الاتم الاعظم البادیۃ صدیقیۃ فی دهر الدهور، المتصرف فی التکوین بالاذن المطلق، مولانا و سیدنا شیخ الشیوخ علی الاطلاق السید عبدالقادر ابن السید ابی صالح بهجۃ النفوس و الآفاق رضی اللہ عنہ۔(تفریح الخاطر ص۲۹،۳۰)

ثابت قدمی

حضرت قطب ربانی شہباز لامکانی شیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہٗ النورانی نے اپنی ثابت قدمی کا خود اس انداز میں تذکرہ فرمایا ہے کہ میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ بھی پھٹ جاتا۔
(طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۶۲، قلائد الجواہر ص۱۰)

حضرت کو نفسانی خواہشات کے علاوہ شیاطین اور جنات کے ساتھ بھی سخت مقابلہ سے سینہ سپر ہونا پڑا۔ چند ایک واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

شیاطین سے مقابلہ

شیخ عثمان الصیر فینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے شہنشاہ بغداد حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں شب و روز بیابان اور ویران جنگلوں میں رہا کرتا تھا۔ تو میرے پاس شیاطین مسلح ہو کر ہیبتناک صورتوں میں صف بہ صف آتے اور مجھ سے مقابلہ کرتے۔ مجھ پر آگ پھینکتے مگر میں اپنے دل میں بہت زیادہ ہمت اور طاقت محسوس کرتا۔ اور غیب سے کوئی مجھے پکار کر کہتا۔ اے عبدالقادر! اُٹھو ان کی طرف بڑھو۔ مقابلہ میں ہم تمہیں ثابت قدم رکھیں گے اور تمہاری مدد کریں گے۔ پھر جب میں ان کی طرف بڑھتا تو وہ دائیں بائیں یا جدھر سے آتے اسی طرف

بھاگ جاتے۔ ان میں سے کبھی میرے پاس صرف ایک ہی شخص آتا اور ڈراتا اور مجھے کہتا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ تو میں اسے ایک طمانچہ مارتا تو وہ بھاگتا نظر آتا پھر میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتا تو وہ جل کر خاک ہو جاتا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۸۶،۸۵، قلائد الجواہر ص ۱۱)

حرام شئے کو حلال کہنے کا فریب

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادۂ والاشان شیخ موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا، اُنہوں نے فرمایا کہ میں ایک روز کسی ایسے جنگل کی طرف نکل گیا جہاں کہیں آب و دانہ کا نام و نشان تک نہ تھا، میں کئی روز وہاں قیام پذیر رہا، حتیٰ کہ مجھے سخت پیاس لگی، میں نے دیکھا کہ میرے سر پر بدلی کا ایک ٹکڑا آیا اُس سے کچھ پانی ٹپکا، جس سے میں نے پیاس بجھائی۔ بعدازیں رَاَیْتُ نُوْرًا اَضَاءَ بِهِ الْاُفُقُ وَبَدَتْ صُوْرَةٌ وَنُوْدِیْتُ مِنْهُ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ اَنَا رَبُّكَ وَقَدْ اَحْلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ۔ مجھے ایک نور کی صورت دکھائی دی جس سے آسمان کے کنارے منور ہو گئے، اس صورت سے مجھے یہ آواز سنائی دی اے عبدالقادر! میں تمہارا رب ہوں، میں نے تمام حرام اشیاء تم پر حلال کر دیں۔ تو میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اس کو رد کر دیا۔ اور اس کی روشنی ختم ہو گئی اور وہ صورت دھوئیں کی طرح دکھائی دینے لگی۔ پھر اُس صورت سے میں نے یہ آواز سنی۔ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ بِخَوْتَ مِنِّیْ بِعِلْمِكَ وَبِحُكْمِ رَبِّكَ وَفِقْهِكَ۔ اے عبدالقادر! تم نے اپنے علم، خداوندی حکم، اپنی فقہ اور سمجھ سے مکر اور فریب سے نجات حاصل کی ہے۔ ورنہ میں اپنے اسی مکر سے ستر صاحب طریقت حضرات کو گمراہ کر چکا ہوں۔ تو جواباً میں نے اس کو کہا کہ میرے رب کریم کا فضل و کرم میرے شامل حال ہے۔

اس کے بعد مجھ سے یہ پوچھا گیا کہ تم نے کس طرح پہچانا کہ وہ شیطان علیہ اللعنت ہے۔ تو میں نے کہا کہ اس کے قول سے اَحْلَلْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ کہ میں نے تم پر تمام حرام چیزیں حلال کر دیں۔ فَعَلِمْتُ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ مجھے معلوم تھا کہ

اللہ تعالیٰ فحش باتوں کا کسی کو بھی حکم نہیں فرماتا۔

(طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۷، قلائد الجواہر ص ۲۱،۲۰)

ثابت قدمی پر جنات کی تصدیق

شیخ احمد بن صالح الجیلی علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آپ کے مدرسہ نظامیہ میں آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر تھا، بہت سے علماء اور فقراء بھی حاضر خدمت تھے، اور آپ اس وقت قضاء و قدر پر کلام فرما رہے تھے، اس اثناء میں ایک بہت بڑا سانپ چھت سے آپ پر گرا، جس سے سب حاضرین بھاگ گئے، مگر آپ نے باستقلال جنبش تک نہ کی، سانپ آپ کے کپڑوں میں گھس گیا، بدن پر سے ہو کر گریبان میں سے نکلا، آپ کی گردن مبارک پر لپٹ گیا، مگر آپ نے سلسلہ کلام کو قطع نہ فرمایا اور نہ ہی اپنی نشست کو بدلہ، پھر وہ سانپ زمین پر اترا اور آپ کے سامنے دم کے بل کھڑا ہو گیا اور پھنکار امار ابعد ازیں آپ سے کچھ باتیں کر کے چلا گیا۔

سانپ کے چلے جانے کے بعد لوگ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے، اور آپ سے پوچھنے لگے کہ سانپ نے آپ سے کیا کیا باتیں کیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اُس نے کہا ہے۔ لَقَدِ اخْتَبَرْتُ كَثِيرًا مِنَ الْاَوْلِيَاءِ فَلَمْ اَرَ مِثْلَ شَانِكَ۔ میں نے بہت سے اولیاء الرحمٰن کو آزمایا ہے مگر آپ کی شان جیسا کسی کو نہیں پایا۔ تو میں نے اُس سے کہا کہ میں قضاء و قدر پر کلام کر رہا تھا، اس لئے تو میرے اوپر گرا، تو زمین پر ایک کیڑا ہے، قضاء و قدر ہی تجھ کو حرکت دیتی ہے، تو نے چاہا کہ میرا قول و فعل دونوں برابر ہو جائیں۔

(طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۲۹، قلائد الجواہر ص ۳۴، بہجۃ الاسرار ص ۸۷، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۶۶)

غوث صمدانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کے صاحبزادے سیدی عبدالرزاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے والد گرامی سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک دفعہ جامع منصوری میں نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز وہی سانپ میرے سجدہ کی

جگہ پر اپنا منہ کھولے ہوئے کھڑا ہو گیا، میں نے سجدہ کرنا چاہا تو اُس کو اپنے ہاتھ سے ہٹا کر سجدہ کیا، تو وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین سے داخل ہو کر دوسری آستین سے نکلا، جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوا تو پھر سانپ مجھ کو نظر نہ آیا۔

دوسرے روز جب میں جامع منصوری کے ایک ویران حصہ میں تھا، تو وہاں مجھ کو ایک شخص نظر آیا جس کی آنکھیں طول میں شگافتہ تھیں، اس سے میں یہ سمجھا کہ یہ کوئی جن ہے، تو اُس نے مجھے کہا۔ اَنَا الْحَيَّةُ الَّتِي رَأَيْتَهَا الْبَارِحَةَ وَلَقَدِ اخْتَبَرْتُ كَثِيْرًا مِنَ الْاَوْلِيَاءِ بِمَا اخْتَبَرْتُكَ بِهٖ فَلَمْ يَثْبُتْ اَحَدٌ مِنْهُمْ لِيْ كَثَبَاتِكَ۔ میں وہی سانپ ہوں، جسے آپ نے کل رات دیکھا میں نے اسی طریق سے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا ہے مگر آپ سا ثابت قدم کوئی نہیں۔ بعض اولیاء اللہ کا باطن مضطرب اور ظاہر ثابت قدم رہا، اور بعض کا ظاہر و باطن مضطرب ہو گیا مگر آپ کو میں نے دیکھا ہے کہ نہ ظاہر مضطرب ہوا اور نہ ہی باطن۔

پھر اُس نے میرے ہاتھ پر تائب ہونا چاہا تو اس کو میں نے توبہ کرائی۔

(طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۹، قلائد الجواہر ص ۳۴، بہجۃ الاسرار ص ۸۷)

تحدیث نعمت کے طور پر آپ کے ارشادات

مدرسہ عالیہ نظامیہ

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَيُّمَا مُسْلِمٍ عَمَرَ عَلٰى بَابِ مَدْرَسَتِيْ فَاِنَّ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يُخَفَّفُ عَنْهُ

جو مسلمان شخص میرے مدرسہ کے کسی دروازے سے بھی گزرے گا تو قیامت کے دن اس کو عذاب میں تخفیف ہو گی۔ (طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۷، بہجۃ الاسرار ص ۱۰۱ سطر ۱۱، ۱۲، قلائد الجواہر ص ۱۵، تحفہ قادریہ ص ۴۴، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۷۷)

عذاب قبر میں تخفیف

ایک روز بغداد شریف کا ایک آدمی حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگا حضور

والا! میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے میں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں عذاب قبر میں مبتلا ہوں تم حضور محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں میرے لئے دعائے خیر فرمانے کے لئے عرض کرو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارا والد میرے مدرسہ کے دروازہ سے کبھی گزرا تھا؟ تو اس نے عرض کیا بندہ نواز! جی ہاں۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

دوسرے روز پھر وہی شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا غریب نواز! آج میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ خوش وخرم ہیں اور سبز لباس زیب تن ہیں۔ وَقَالَ لِیْ قَدْ رُفِعَ عَنِّی الْعَذَابُ بِبَرْکَۃِ الشَّیْخِ عَبْدَ الْقَادِرِ اور مجھے کہا کہ اب مجھ سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے عذاب دور کر دیا گیا ہے۔ اور مجھے نصیحت کی کہ تم ان کی خدمت اقدس میں حاضری دیتے رہا کرو۔

آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔

اِنَّ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّخَفِّفَ الْعَذَابَ عَنْ کُلِّ مَنْ عَبَرَ عَلٰی بَابِ مَدْرَسَتِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

بے شک میرے رب کریم عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ کے دروازے سے گزرے گا میں اُس کے عذاب میں تخفیف کر دوں گا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۱۰۱ سطر ۱۲ تا ۱۶، قلائد الجواہر ص ۱۵ سطر ۱۲ تا ۱۷، سفینۃ الاولیاء ص ۷۰، تحفہ قادریہ ص ۴۴)

غوث اعظم بمن بے سرو ساماں مددے
قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی دارا شکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو میرے حلقہ درس میں شمولیت کا اتفاق ہوا ہے یا جس نے میری زیارت کی ہے تو قبر کے فشار اور قیامت کے عذاب میں اس

کے لئے کمی کر دی جائے گی۔ (سفینۃ الاولیاء ص ۷۰)

مدرسہ کی گھاس اور کنواں

ایک دفعہ آپ کے عہد میں بغداد شریف میں مرض طاعون ظاہر ہوا اور اس نے اس قدر زور پکڑا کہ ہر روز ہزار ہزار آدمی اور عورتیں مرنے لگے۔ لوگوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے اس مصیبت اور پریشانی کا تذکرہ کیا۔

فَقَالَ یُسْحَقُ الْکَلَأُ الَّذِیْ حَوْلَ مَدْرَسَتِنَا وَیُؤْکَلُ یَشْفِیْ اللّٰہُ بِہِ النَّاسَ الْمَرْضٰی

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مدرسہ کے اردگرد جو گھاس ہے اُس کو رگڑ کراو پر لگاؤ اور اسی کو کھاؤ اللہ تعالیٰ بیمار لوگوں کو اس سے شفا دے گا۔

نیز فرمایا

مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءِ مَدْرَسَتِنَا قَطْرَۃً یَشْفِیْہِ اللّٰہُ

جو شخص مدرسہ کے کنویں کا پانی پیے گا اس کو بھی شفا حاصل ہو گی۔

پس لوگوں نے آپ کے فرمان کے مطابق عمل کیا۔

فَوَجَدُوْا شِفَاءً کَامِلًا

تو اُن کو شفا کامل حاصل ہوئی۔

اہالیان بغداد شریف کا بیان ہے۔

فَمَا وَقَعَ فِیْ عَہْدِہٖ الطَّاعُوْنُ فِیْ بَغْدَادِ ثَانِیًا

بعد ازیں آپ کے عہد میں دوبارہ طاعون کی وبا قطعاً نہ آئی۔

(تفریح الخاطر ص ۳۴، ۳۵ مطبوعہ مصر)

مدرسہ کے دروازہ پر جھاڑو دینا

شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ بقاء بن بطو اور شیخ علی بن ابو نصر الہیتی اور شیخ ابو سعید قیلوی رضی اللہ عنہم حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں حاضر ہوا

کرتے تھے۔ اور مدرسہ کے دروازہ پر جھاڑو دیتے تھے اور پانی کا چھڑکاؤ کیا کرتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۶۰، تحفہ قادریہ ص ۷۶)

مدرسہ کی چوکھٹ کو بوسہ دینا

شیخ عثمان صریفینی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی بیان ہے کہ

كُنْتُ اَرٰی كَثِيْرًا مِنْ مَشَائِخِ الْعِرَاقِ الَّذِيْنَ عَاصَرُوا الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَصَلُوْا اِلٰی بَابِ مَدْرَسَتِهٖ وَرِبَاطِهٖ قَبَّلُوا الْعَتَبَةَ

میں اکثر عراق کے مشائخ کو جو حضرت کے ہمعصر تھے جب مدرسہ اور خانقاہ میں حاضر ہوتے تو ان کی چوکھٹ کو چومتے ہوئے دیکھتا۔

آں قبلہ صفا کہ تواش ماہ منظری
سرہا بر آستانہ او خاک در شوند

(بہجۃ الاسرار ص ۱۶۰، تحفہ قادریہ ص ۷۶)

خطا معاف

ایک ابدال سے خطا سرزد ہو جانے کی وجہ سے مقام ابدالیت سے معزول کر دیا گیا تو اُس نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ ملتجی ہو کر استغاثہ کیا اور پیشانی کو مدرسہ کی چوکھٹ پر رکھ کر رونے لگا، تو اُسی وقت ہاتف غیب سے آواز آئی۔

يَا فُلَانُ لَطَخْتَ جَبْهَتَكَ بِتُرَابِ بَابِ مَحْبُوْبِیْ السَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ عَفَوْتُ عَنْ خَطِيْئَتِكَ وَاَعْطَيْتُكَ مَقَامًا اَعْلٰی مِنْ مَقَامِكَ السَّابِقِ اِلٰی خِدْمَتِهٖ وَاشْكُرِ اللّٰهَ عَلٰی هٰذِهِ الْعَطِيَّةِ الْعُظْمٰی فِیْ حُضُوْرِهٖ

اے فلاں! چونکہ تو نے میرے محبوب سید عبدالقادر کے دروازہ کی خاک پر نیاز مندی کے لئے سر رکھ دیا ہے، اس لئے میں نے تم کو معاف کر دیا، اور پہلے سے بھی بلند مقام عطا فرمایا ہے تم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کرو۔ (تفریح الخاطر ص ۳۲)

سلسلہ عالیہ قادریہ

غوث پاک رضی اللہ عنہ کے شیوخ طریقت اور شجرہ خلافت

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے شیخ طریقت حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی رضی اللہ عنہ، ان کے شیخ حضرت ابو الحسن علی ہنکاری رضی اللہ عنہ، ان کے شیخ حضرت ابو الفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ، ان کے شیخ حضرت ابو الفضل عبد الواحد تمیمی رضی اللہ عنہ، ان کے شیخ حضرت ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ، ان کے شیخ حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ان کے شیخ حضرت سیدنا امیر المومنین علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ الکریم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے شیخ حضرت سید المرسلین، حبیب رب العالمین محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات۔

امام اہل سنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ الشریف نے آپ کا شجرہ شریف نظماً اس طرح بیان فرمایا ہے۔

شجرہ شریف

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے | یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے | کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے | علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے

صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر | بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہر معروف وسری معروف دے بیخود سری | جند حق میں گن جنید با صفا کے واسطے

بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا | ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن وسعد | بو الحسن اور بو سعید زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا | قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

سلسلہ قادریہ کی فضیلت

شیخ ابوسعود عبداللہ، شیخ محمد الاوانی، شیخ عمر البزاز رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں۔

ضَمِنَ الشَّیْخُ مُحْیُ الدِّیْنِ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لِمُرِیْدِیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَنْ لَا یَمُوْتَ اَحَدٌ مِنْھُمْ اِلَّا عَلٰی تَوْبَۃٍ

ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قیامت تک کے اپنے مریدوں کے اس بات پر ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹۹، سطر ۲۷.۲۸، قلائد الجواہر ص ۱۶ سطر ۱۷.۱۸، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۵ سطر ۵.۶)

مرحبا عزت و کمال حضور
ہے جلال خدا جلال حضور

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَوِ انْکَشَفَتْ عَوْرَۃُ لِمُرِیْدِیْ بِالْمَغْرِبِ وَ اَنَا بِالْمَشْرِقِ لِسَتَرْتُھَا

اگر میرا مرید مغرب میں ہو اس کا ستر کھل جائے اور میں مشرق میں ہوں تو میں اس کے ستر کی پردہ پوشی کردوں گا۔ (اخبار الاخیار فارسی ص ۲۵، بہجۃ الاسرار ص ۹۹، قلائد الجواہر ص ۱۶، سفینۃ الاولیاء ص ۶۹، تحفہ قادریہ ص ۳۸، تفریح الخاطر ص ۵۳)

امیر دستگیر غوث اعظم قطب ربانی
حبیب سید عالم زہے محبوب سبحانی
بدہ دست یقین اے دل بدست شاہ جیلانی
کہ دست او بود اندر حقیقت دست یزدانی

شیخ ابوالفتح البردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

لَا مُرِیْدِیْنَ بِشُیُوْخِھِمْ اَسْعَدُ مِنْ مُرِیْدِی الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

کسی مرید کا شیخ اور مرشد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کے شیخ سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتا۔ (قلائد الجواہر ص ۱۷)

نقشبندی سلسلہ کے بہت بڑے شیخ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کے خرقہ اجازت کا تبرک حاصل کرنے کے بعد میرے باطن میں نسبت شریفہ قادریہ کی برکات کا احساس ہونے لگا، اور سینہ اس نسبت کے انوار سے پر ہو گیا۔ نیز فرماتے ہیں کہ قادری نسبت میں انوار کی چمک بہت ہے۔ (مقامات مظہری ص ۳۸)

شیخ المحدثین امام المحققین والمدققین عبدالحق (۱) محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں "مشائخ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر ایک شخص جس نے آپ سے بیعت تو نہیں کی مگر آپ کا ارادتمند ہے اور اپنی نسبت آپ سے کرتا ہے تو کیا وہ شخص آپ کے مریدین میں شمار ہوگا اور ان کی فضیلتوں میں شریک ہوگا کہ نہیں؟

---

(۱)۔ دیوبندی حضرات کے مولوی حکیم الامت اشرف علی تھانوی بارگاہ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حضوری کا شرف حاصل کرنے کے متعلق لکھتے ہیں کہ "بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہی میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ النورانی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے۔

(افاضات الیومیہ جلد ۷ ص ۶ مطبوعہ تھانہ بھون)

وہابی حضرات کے مفسر مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی شیخ سے حسن عقیدت کا اظہار اور علمی فضیلت کا اقرار اس طرح کرتے ہیں کہ مجھ عاجز (ابراہیم میر) کو علم و فضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہل حدیث ص ۳۹۸)

تو آپ نے ارشاد فرمایا ہر کہ انتساب کرد بمن وخود را باز بست بنام من قبول کند اورا حق سبحانہ وتعالیٰ ورحمت کند بروئے وتوبہ بخشد اورا اگرچہ بر طریق مکروہ باشد وے از جملہ اصحاب ومریداں من ست وپروردگار من عزوجل بفضل خود وعدہ کردہ است مرا کہ اصحاب مرا واہل مذہب وتابعان طریق مرا وہر کہ محب من بود در بہشت در آرد۔ یعنی جس شخص نے اپنے آپ کو میری طرف منسوب کیا اور میرے ارادتمندوں کے حلقے میں شامل ہو گیا حق تعالیٰ جل جلالہ اس کو قبول فرماتا ہے اور اس پر رحمت نازل فرماتا ہے اگرچہ اس شخص کا یہ طریقہ مکروہ ہے ایسا شخص میرے اصحاب اور مریدین میں سے ہے اور میرے پروردگار عزوجل نے اپنے فضل وکرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے تمام اصحاب اہل مذہب میرے طریقہ پر چلنے والوں اور میرے محبوں کو بہشت میں جگہ دے گا۔ (اخبار الاخیار فارسی ص ۲۵ سطر ۷ تا ۱۱ مطبوعہ دیوبند، قلائد الجواہر ص ۱۵، بہجۃ الاسرار ص ۱۰۱ سطر ۲۱، تحفہ قادریہ ص ۴۸)

تیری عزت کے نثار اے میرے غیرت والے
آہ صد آہ کہ یوں خوار ہو بروا تیرا
تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اَنَا لِکُلِّ مَنْ عَثَرَ بِهٖ مَرْكَبُهٗ مِنْ اَصْحَابِيْ وَمُرِيْدِيْ وَمُحِبِّيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ

قیامت تک میرے دوستوں، مریدوں اور محبوں میں سے جو کوئی ٹھوکر کھائے گا میں اُس کا ہاتھ پکڑ لوں گا۔ (قلائد الجواہر ص ۷ اسطر ۱۷، ۱۸ مطبوعہ مصر)

حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔

وَعِزَّةِ اللّٰهِ وَاِنَّ يَدِيْ عَلٰى مُرِيْدِيْ كَالسَّمَاءِ عَلَى الْاَرْضِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مُرِيْدِيْ جَيِّدًا فَاَنَا جَيِّدٌ

مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ اپنے مریدوں پر اس طرح ہے جس طرح زمین پر آسمان (کا سایہ) ہے اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میں تو عالی مرتبہ ہوں۔

(اخبار الاخیار فارسی ص ۲۵، بہجۃ الاسرار ص ۱۰۰ سطر ۲۶. ۲۷، قلائد الجواہر ص ۱۵ سطر ۷. ۸، تفریح الخاطر ص ۵۳)

بہجت اس سر کی ہے جو بہجۃ الاسرار میں ہے
کہ فلک دار مریدوں پہ ہے سایہ تیرا
بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر ہے مولا تیرا

شہباز لامکانی قدس سرہ النورانی اپنے قصیدہ (۱) میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ
وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِيْ

اے میرے مرید! خوش ہو اور بے باک ہاتھ بحکم الٰہ العالمین جو چاہے تو کر گزر میرا نام جو بڑا ہے تیرے پاس ہے۔

---

(۱)۔ حضرت کے قصیدہ کے متعلق خواجہ حسن نظامی رقمطراز ہیں کہ آپ کا قصیدہ غوثیہ جو مشائخ عظام میں بطور ایک شغل (وظیفہ) کے اکثر حاجتوں اور مرادوں کے لئے پڑھا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس میں عجیب وغریب تاثیرات دی ہیں۔ محفل نامہ گیارھویں شریف ص ۶۳ سطر ۸ تا ۱۱ مطبوعہ دہلی۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِ

اے میرے مرید! تو مت ڈر اللہ کریم میرا رب ہے اس نے مجھے رفعت و بلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی اُمیدوں کو پہنچا ہوں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ التِّصَالِ

خدا تعالیٰ کے تمام شہر اور ملک میری نگاہ میں رائی کے دانہ کی طرح ہیں اور میرے حکم اتصال میں ہیں۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے جملہ اقطاب کا مختار بنایا ہے پس میرا حکم ہر حال میں جاری ہے۔

وَمَا مِنْھَا شُھُوْرٌ اَوْ دُھُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

اور کوئی مہینہ اور سال ایسا نہیں ہے جو اپنے ظہور سے پہلے میرے پاس نہ آئے۔(۱)

شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزاز اور شیخ ابو حفص عمر الکیمانی رحمۃ اللہ علیہما سے مروی ہے کہ شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی تُسَلِّمَ عَلَیَّ وَتَجِیْءُ السَّنَۃُ اِلَیَّ تُسَلِّمُ عَلَیَّ وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ وَیَجِیْءُ الشَّھْرُ وَیُسَلِّمُ عَلَیَّ وَیُخْبِرُنِیْ بِمَا یَجْرِیْ فِیْہِ وَیَجِیْءُ

(۱)۔(امام الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں مقام غوثیت کی تعریف کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ہا مر خدا خلق خدا پر حاکم ہونا۔ مقالات احسان ص ۱۵۷۔ "فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

اَلْاَسْبُوْعُ وَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ وَ يُخْبِرُنِيْ بِمَا يَجْرِيْ فِيْهِ وَ يَجِيْءُ الْيَوْمُ وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَ يُخْبِرُنِيْ بِمَا يَجْرِيْ فِيْهِ

سورج روزانہ طلوع ہوتے وقت مجھے سلام عرض کرتا ہے اور ہر نیا سال جب آتا ہے تو مجھے سلام عرض کرتا ہے نیز جو کچھ سال بھر میں وقوع پذیر ہونا ہوتا ہے اُس کی مجھے خبر دیتا ہے اور ہر ہفتہ جب اُس کی ابتداء ہوتی ہے مجھ پر سلام عرض کرتا ہے اور جو کچھ ہفتہ بھر میں ہونا ہوتا ہے اُس کی مجھے خبر دیتا ہے اور ہر دن مجھے سلام کرتا ہے اور دن بھر میں جو کچھ ہونا ہوتا ہے اُس کی خبر دیتا ہے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۲، قلائد الجواہر ص ۲۶، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۸۵، تفریح الخاطر ص ۴۶)

ارشادِ واقف اسرار لامکانی رضی اللہ عنہ ہے۔

عِزَّةِ رَبِّيْ اِنَّ السُّعَدَاءَ وَالْاَشْقِيَاءَ لَيُعْرَضُوْنَ عَلٰى عَيْنِيْ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَنَا غَائِصٌ فِيْ بِحَارِ عِلْمِ اللّٰهِ وَ مُشَاهَدَتِهٖ

مجھے اپنے رب جلیل کی عزت وعظمت کی قسم میرے سامنے نیک بخت اور بد بخت لوگ پیش کئے جاتے ہیں میری نظر لوح محفوظ پر ہوتی ہے میں اللہ تعالیٰ کے علوم اور مشاہدات کے سمندروں میں تیرنے والا ہوں۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۲ سطر ۶۔۷، قلائد الجواہر ص ۲۶، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۸۵، تفریح الخاطر ص ۴۶)

اولیاء کاملین کے متعلق ہی عارف رومی مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی (۱) شریف میں فرماتے ہیں۔

(۱)۔ مثنوی شریف کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مثنوی مولوی معنوی / ہست قرآن در زبان پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور عالم ان کی (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

لوح محفوظ است پیش اولیاء

از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

حال تو دانند یک یک موبمو

زانکہ پر ستند از اسرار ہو

بلکہ پیش از زادن تو سالہا

دیدہ باشندت بچندیں حالہا

(مثنوی شریف دفتر چہارم ص ۵۲، ۵۳ مطبوعہ بمبئی)

قطب ربانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اَنَا نَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ وَارِثُهٗ فِی الْاَرْضِ

میں زمیں میں تم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں اور زمین پر ان کا وارث ہوں۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۲ سطر ۷ مطبوعہ مصر، تفریح الخاطر ص ۴۷، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۸۵)

(بقیہ حاشیہ) خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اُس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اسکو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔ الذکیر ص ۱۱۶ حصہ سوم، امداد المشتاق ص ۳۳، ۳۷۔ وہابیہ کے آرگن "اہل حدیث دہلی" میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے بحر تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کئے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ پندرہ روزہ اخبار اہل حدیث دہلی ص ۱۴ کالم ۱)

نبی جی کا ہے تم پر پیار یا محبوب سبحانی
علی کے ہو دل اور دلدار یا محبوب سبحانی
چراغ دو دمان اہل بیت مصطفیٰ تم ہو
منور تم سے ہے گھر بار یا محبوب سبحانی
گل باغ علی ہو ثمرہ نخل حسینی ہو
حسن کے تم ہو برخوردار یا محبوب سبحانی
زمرہ ہو حسن کے لعل ہو کان حسینی کے
علی کے ہو در شہوار یا محبوب سبحانی

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی جسمانی خصوصیات

حلیہ شریف: شیخ موفق الدین بن قدامۃ المقدسی، شیخ ابوسعید، شیخ ابومحمد عبداللہ اور شیخ ابوعبداللہ بن احمد علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جسم مبارک دبلا، قد درمیانہ، رنگ گندم گوں، سینہ کشادہ، داڑھی مبارک گنجان اور چوڑی، ابرو باریک اور ملی ہوئیں نہایت ہی حسین و جمیل چہرہ مبارک، بلند آواز تھے۔
(شرح فتوح الغیب ص ۱، قلائد الجواہر ص ۶، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۶۹، مقالات الاحسان)

آواز مبارک: آپ جس وقت کلام فرماتے تھے مجلس گونج اٹھتی تھی آواز مبارک میں قدرتی ایسا رعب تھا کہ جب بھی آپ نے گفتگو فرمائی یا مجمع عام میں کچھ ارشاد فرمایا تو تمام سامعین اور مخاطب دم بخود ہو کر متوجہ ہو جاتے تھے۔ کسی کو حضرت کے کلام سے غیر ملتفت ہونے کی مجال نہ تھی۔ عجب بات یہ تھی سب دور اور نزدیک والے حضرات آپ کی آواز کو یکساں سنتے تھے۔ اور ہر ایک کو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ان کے قریب ہی ارشاد فرما رہے ہیں۔ کلام کرتے وقت کسی کو بجز سکوت کے دم مارنے کی گنجائش نہ ہوتی تھی۔ جو کچھ حکم ارشاد فرماتے اسی وقت اس کی بجا آوری اور تعمیل ہو جاتی تھی۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹۴، قلائد الجواہر ص ۴۷، تفریح الخاطر ص ۵۲)

نظر مبارک: حضور جس شخص یا جس اجتماع پر نظر جمال با کمال سے توجہ فرماتے وہ کیسا ہی سخت طبع، سنگدل کیوں نہ ہوتا، خاشع، خاضع، مطیع اور غلام بن جاتا۔

(تفریح الخاطر ص ۵۲، مقالات الاحسان ص... مصنف نواب صدیق حسن خاں، قلائد الجواہر ص ۷، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۴۹ مصنف خواجہ حسن نظامی)

امام اجل، عارف باللہ حضرت ابو الحسن نور الدین علی بن جریر اللخمی الشطنوفی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا ارشاد گرامی تحریر فرماتے ہیں۔

اَنْتُمْ بَیْنَ یَدِیْ کَالْقَوَارِیْرِ یُرٰی مَا فِیْ بَوَاطِنِکُمْ وَ ظَوَاہِرِ کُمْ

تم سب حضرات میرے سامنے شیشے کی بوتل کی طرح ہو۔ جن کے ظاہر اور باطن میں سب کچھ نظر آتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۴ مطبوعہ مصر، سفینۃ الاولیاء ص ۶۶، تفریح الخاطر ص ۴۸)

چودہ سو افراد کا واصل باللہ ہونا: ایک دن حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ کریم کی طرف سے سات سو مرد اور سات سو عورتوں کو واصل باللہ کرنے کا حکم ہوا۔ تو آپ نے ایک طرف مردوں کو اور دوسری طرف عورتوں کو جمع کر کے نگاہ ولایت سے ان کے دلوں کو خالص سونا بنا کر واصل باللہ فرمایا۔ (تفریح الخاطر ص ۴۱)

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

چور کو قطب بنانا: سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے حاضری دے کر ننگے پاؤں بغداد شریف کی طرف آرہے تھے کہ راستہ میں ایک چور کھڑا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا کہ اُس کو لوٹ لے۔ آپ جب اُس کے قریب پہنچے تو پوچھا تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ بدو (دیہاتی) ہوں۔ فَکُشِفَ لَہُ الْغَوْثُ اِنَّ اِسْمَہٗ مَکْتُوْبٌ بِسَوَادِ الْمَعْصِیَۃِ۔ آپ نے کشف کے ذریعے اُس کی معصیت اور بدکرداری کو لکھا ہوا دیکھا۔ اُس چور

کے دل میں خیال آیا شائد یہ غوث اعظم ہیں۔آپ کو اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہونے کا علم ہو گیا اور فرمایا میں عبدالقادر ہوں۔فَوَقَعَ السَّارِقُ فِی الْحَالِ عَلٰی قَدَمِہٖ الْمُبَارَکَۃِ بِلَا مُحَالٍ وَجَرٰی عَلٰی لِسَانِہٖ یَا سَیِّدِیْ عَبْدِ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ۔تو وہ چور سنتے ہی فوراً آپ کے مبارک قدموں پر گر پڑا اور اُس کی زبان پر یا سَیِّدِیْ عَبْدَ الْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ جاری ہو گیا۔آپ کو اُس کی حالت پر رحم آ گیا۔وَتَوَجَّہَ اِلَی اللّٰہِ لِاِصْلَاحِ بَالِہٖ ۔اور اس کی اصلاح کے لئے بارگاہ الٰہی میں متوجہ ہوئے تو غیب سے ندا آئی۔یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ دُلَّ السَّارِقَ عَلٰی طَرِیْقِ الصَّوَابِ وَ اَرْشِدْہُ اِلٰی ھِدَایَۃِ الْاَحْبَابِ وَاجْعَلْہُ قُطْبًا مِنَ الْاَقْطَابِ فَصَارَ السَّارِقُ قُطْبًا بِنَظْرِہٖ بِلَا اِرْتِیَابٍ۔اے غوث اعظم! اس چور کو سیدھا راستہ دکھا دو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے اسے قطب بنا دو چنانچہ آپ کی ایک نگاہ فیض رساں سے وہ قطب کے درجہ پر فائز ہو گیا۔

(تفریح الخاطر ص ۲۲)

عجب شان یا غوث تیری جلی ہے
تیری نظر سے چور بنتا ولی ہے

جسم مبارک: آپ کا جسم مبارک نہایت ہی نظیف تھا۔امام ربانی غواث بحر عرفانی سیدی عبدالوہاب شعرانی (۱) ، امام المحدثین حضرت ملا علی قاری اور حضرت علامہ یوسف نبہانی تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ شریف حسین موصلی اور شیخ خضر علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں تیرہ سال رہے ہیں۔اس عرصہ طویل میں ہم نے آپ کی ناک سے رینٹھ نکلتے ہوئے اور منہ سے بلغم نکلتے ہوئے

(۱)۔مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی کے متعلق رقمطراز ہیں کہ مجھ نابکار (ابراہیم میر) کو ان سے کمال حسن عقیدت ہے میں نے اُن کی کتب سے سلوک و فروع کے متعلق بہت فیض حاصل کیا مصر میں میں نے ان کی مسجد میں نماز مغرب ادا کی اور ان کی مرقد منور کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھی۔(برحاشیہ تاریخ اہل حدیث ص ۱۱۰،۱۱۵)

کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ وَلَا قَعَدَتْ عَلَيْهِ ذُبَابَةٌ اور نہ ہی کبھی آپ کے جسم اطہر پر مکھی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ (طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۷، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۶۵، جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ ص ۲۰۳، بہجۃ الاسرار ص ۶، قلائد الجواہر ص ۱۹، سفینۃ الاولیاء ص ۶۸، تحفہ قادریہ ص ۱۳)

پسینہ مبارک: مفتی عراق حضرت محی الدین ابو عبداللہ محمد بن حامد البغدادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خصائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ طیب الاعراق کہ آپ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔

(قلائد الجواہر ص ۲۰ سطر ۱۳ ص ۸ سطر ا، تفریح الخاطر ص ۵۲)

جبہ شریف: شیخ علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۵۵۰ھ میں میرے شیخ طریقت حضرت شیخ علی بن الہیتی قدس سرہ العزیز مجھے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور میرے متعلق عرض کیا بندہ نواز یہ میرا مرید ہے۔ فَخَلَعَ ثَوْبًا كَانَ عَلَيْهِ وَأَلْبَسَنِيْ إِيَّاهُ آپ کے جسم اطہر پر ایک کپڑا تھا آپ نے وہ اتار کر مجھے پہنا دیا۔ اور ارشاد فرمایا: يَا عَلِيُّ لَبِسْتَ قَمِيْصَ الْعَافِيَةِ اے علی! تو نے تندرستی اور عافیت کا قمیص پہن لیا ہے۔ فَكُنْتُ مُنْذُ الْمُسْتَهُ خَمْسَةً وَسِتِّيْنَ سَنَةً مَا حَدَثَ لِيْ فِيْهَا أَلَمٌ پس اس جبہ شریف کو پہننے کے بعد اب تک پینسٹھ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے کسی قسم کی مرض اور بیماری لاحق نہیں ہوئی۔ (قلائد الجواہر ص ۱۷)

ٹوپی مبارک: شیخ ابو عمرو صیر یفینی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں کہ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا "زود باشد کہ خدا تعالیٰ ترا مریدے بدہد نام وے عبدالغنی بن نقطہ کہ مرتبہ وے بلند تر باشد از بسیارے اولیاء و خدا تعالیٰ بوے مفاخرت کند بر ملائکہ" عنقریب تم کو اللہ تعالیٰ مرید دے گا جس کا نام عبدالغنی بن نقطہ ہوگا۔ جس کا رتبہ بہت سے اولیاء اللہ سے بلند تر ہوگا۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ملائکہ پر فخر کرے گا۔ بعد ازیں آپ نے اپنی ٹوپی مبارک میرے سر پر رکھ دی۔

"خوشی و خنکی آں بدماغ من رسید واز دماغ بدل ملکوت بر من کشف گشت شنیدم کہ عالم و آنچہ در عالم است حق سبحانہ تعالیٰ میگویند" ٹوپی رکھنے کی خوشی اور اس کی ٹھنڈک میرے دماغ میں پہنچی اور دماغ سے دل تک عالم ملکوت کا حال مجھ پر واضح ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ جہان اور جو کچھ اس جہان میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔

(نفحات الانس فارسی ص ۳۵۸)

ہاتھ مبارک: شیخ علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میرے شیخ مجھے ایک دفعہ ۵۶۰ھ میں آپ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت تھوڑی دیر خاموش رہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم اطہر سے نور کی شعاعیں نکل نکل کر میرے جسم میں مل گئی ہیں۔ اُس وقت میں نے اہل قبور کو اور اُن کے حالات اور مراتب و مناصب کو دیکھا اور فرشتوں کو بھی دیکھا نیز مختلف آوازوں میں مَیں نے ان کی تسبیحیں سنیں اور ہر ایک انسان کی پیشانی پر جو کچھ لکھا تھا اُس کو میں نے پڑھا۔ اور بہت سے واقعات اور عجیب و غریب امور مجھ پر منکشف ہوئے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا ڈرومت۔ تو میرے شیخ طریقت حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کی خدمت میں عرض کی حضور والا! مجھے اس کی عقل زائل ہونے کا ڈر ہے۔

فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِىْ فَلَمْ اَفْزَعْ مِنْ شَیْءٍ مِّمَّا رَاَيْتُ وَسَمِعْتُ تَسْبِيْحَ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ اَنَا اِلَى الْاٰنِ اَسْتَضِيْءُ فِىْ طُرُقِ الْمَلَكُوْتِ مِنْ تِلْكَ الْبَارِقَةِ

تو آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا پھر جو کچھ میں نے دیکھا میں اُس سے قطعاً نہ گھبرایا اور فرشتوں کی تسبیحوں کو میں نے پھر سنا اور اب تک میں عالم ملکوت میں اس روشنی سے مستفید ہوتا ہوں۔ (قلائد الجواہر ص ۱۷، ۱۸)

شیخ الصوفیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنے عالم شباب میں علم کلام میں بہت مشغول رہتا تھا اور اس فن کی بہت سی کتابیں بھی میں نے حفظ کر لی تھیں۔ میرے عم بزرگوار اس میں کثرت اشتغال سے منع فرماتے تھے۔

ایک روز وہ مجھے حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور ہمیشہ علم کلام میں ہی مشغول رہتا ہے میں نے اس کو اس سے کئی مرتبہ منع کیا ہے ان کے عرض کرنے پر حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اس فن کی تم نے کون کون سی کتاب پڑھی ہے۔ میں نے کتابوں کے نام بتائے تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا جس سے مجھے ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور میرے دل سے اس علم کے تمام مسائل نسیاً منسیا ہو گئے۔

وَاَقْرَءَ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیَ الْعِلْمَ اللَّدُنِّیَّ فِی الْوَقْتِ الْعَاجِلِ وَ قُمْتُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ اَنَا اَنْطِقُ بِالْحِکْمَۃِ وَقَالَ لِیْ اَنْتَ آخِرُ الْمَشْھُوْرِیْنَ فِی الْعِرَاقِ

اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے سینہ میں علم لدنی بھر دیا۔ اور جب میں آپ کے آستانہ سے واپس ہوا تو حکمت وعلم لدنی میری زبان پر تھا۔ نیز آپ نے مجھے فرمایا تم عراق کے متاخرین مشاہیر میں سے ہو گے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۳۲، ۳۳، قلائد الجواہر ص ۳۰ نفحات الانس فارسی ص ۳۵۷، تحفہ قادریہ ص ۲۶، ۲۷ مصنف شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ)

انگلی مبارک: شیخ ابو محمد محلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوا، کچھ عرصے تک ان کی خدمت میں قیام پذیر رہا، جب میں نے مصر واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ سے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا کبھی کوئی چیز کسی سے نہ مانگنا، اپنی انگشت مبارک آپ نے میرے منہ میں داخل کی اور ارشاد فرمایا کہ اسے بار بار چوسو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ بغداد سے مصر تک کی مسافت میں مجھے بھوک محسوس نہ ہوئی بلکہ اپنے جسم میں پہلے سے زیادہ توانائی پائی۔

(تفریح الخاطر ص ۵۳، سفینۃ الاولیاء ص ۱۷۱، از دارا شکوہ رحمۃ اللہ علیہ)

روشنی ظاہر ہونا: ایک مرتبہ رات کو غیث الکونین، غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شیخ احمد رفاعی اور عدی بن مسافر علیہما الرحمۃ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار کی

زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ مگر اُس وقت اندھیرا بہت زیادہ تھا۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ان کے پیش پیش تھے۔ آپ جب کسی پتھر پر کسی دیوار یا قبر کے پاس سے گزرتے آپ انگلی سے اشارہ فرماتے تو اس وقت آپ کی انگشت مبارک چاند کی طرح روشن ہو جاتی تھی اسی طرح سے وہ سب حضرات آپ کی انگلی مبارک کی روشنی سے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک تک پہنچ گئے۔ (قلائد الجواہر ص ۷۷)

لباس مبارک: آپ کی طبیعت نفاست پسند اور مزاج از حد لطیف تھا۔ نفاست اور نظافت بہت مرغوب تھی۔ لباس بھی اعلیٰ درجہ کا شاندار استعمال فرماتے تھے مگر خلاف شریعت نہیں۔ کیونکہ تمام کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ آپ کا لباس مبارک عالمانہ ہوتا تھا۔ بیش قیمت سے بیش قیمت کپڑا آپ کے لئے خریدا جاتا تھا۔

چنانچہ بغداد شریف کے ایک مشہور بزاز شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم قرشی سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا خادم میرے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا کہ مجھے ایک ایسا قیمتی اور عمدہ کپڑا درکار ہے۔ جس کے ایک گز کی قیمت ایک اشرفی ہو۔ نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔ میں نے پوچھا ایسا قیمتی کپڑا کس کے واسطے درکار ہے خادم نے حضور کا نام لیا اُس وقت میرے دل میں خطرہ گزرا کہ جب فقراء ایسا قیمتی لباس زیب تن کریں گے تو بادشاہ وقت یعنی خلیفہ کون سا کپڑا پہنے گا۔ اُنہوں نے تو بادشاہ کے لئے کوئی کپڑا باقی ہی نہیں چھوڑا ابھی یہ خطرہ میرے دل میں گزر ہی رہا تھا کہ میرے پاؤں میں غیب سے ایک کیل ایسی چبھی کہ قریب المرگ ہو گیا۔ ہر چند اس کو باہر نکالنے کی کوشش کی مگر ناکام ہوئی۔ پھر مجھ کو اُٹھا کر آنحضرت کی خدمت میں لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابو الفضل! تو نے اپنے دل میں ہم پر کیوں اعتراض کیا۔ خدا کی قسم میں نے اس کپڑے کو نہ پہنا جب تک مجھے یہ نہ کہا گیا۔

بِحَقِّیْ عَلَیْکَ اَلْبِسْ قَمِیْصًا ذِرَاعُہٗ بِدِیْنَارٍ

یعنی تجھے میرے حق کی قسم ایک قمیص ایسے کپڑا کا پہن جس کی قیمت فی گز ایک

اشرفی ہو۔ (اخبار الاخیار فارسی ص ۲۱، بہجۃ الاسرار، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۴۹، ۵۰، تفریح الخاطر ص ۲۳، قلائد الجواہر ص ۳۵، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۴۷، تحفہ قادریہ ص ۱۵)

سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی اخلاقی خصوصیات

حافظ ابو سعید عبد الکریم السمعانی، مفتی عراق ابو عبد اللہ محمد البغدادی، شیخ معمر جرادہ اور شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الاشبلی علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت قطب الاقطاب، فرد الاحباب، سید الاسیاد، غوث الاعظم رضی اللہ عنہ رقیق القلب، خلیق، وسیع حوصلہ، شیریں زبان، رحمدل، حد درجہ خدا ترس، سخی، مہمان نواز، غریب نواز، بامروت اور پابند قول وقرار تھے۔ آپ کی ذات مجمع البرکات صفات جمیلہ اور خصائل حمیدہ کی جامع تھی۔

شیخ عبد اللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھلانا اور حسن اخلاق، افضل واکمل ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا۔ اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے۔ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دوں اور لوگوں کو کھانا کھلاؤں۔ (قلائد الجواہر ص ۸)

مفتی عراق فرماتے ہیں کہ آپ کی بارگاہ بیکس پناہ اور جود و سخا سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں جاتا تھا۔ (قلائد الجواہر ص ۱۹، بہجۃ الاسرار ص ۱۰۴، ۱۰۵، تفریح الخاطر ص ۵۲)

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہو سکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

ایک دفعہ ایک شخص کو آپ نے کچھ مغموم اور افسردہ دیکھ کر پوچھا۔ تمہارا کیا حال ہے؟ اُس نے عرض کی حضور والا! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے بغیر کرایہ کے کشتی میں نہیں بٹھایا۔ اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ دریں اثناء ایک عقیدتمند آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور تیس دینار نذرانہ پیش خدمت کیا۔ آپ نے وہ تیس دینار اُس شخص کو دیئے اور فرمایا جاؤ! یہ تیس دینار اس ملاح کو دے دینا

اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔

نیز آپ نے اپنی قمیص مبارک جو آپ نے پہنا ہوا تھا اُس کو اُتار کر عنایت فرما کر بیس دینار دے کر پھر اُس قمیص کو خرید لیا۔ (قلائد الجواہر ص ۳۶، تحفہ قادریہ ص ۲۱،۲۰)

آپ روزانہ روٹیاں پکوا کر غرباء اور فقراء جو حاضر خدمت ہوتے ان میں تقسیم فرماتے اور جو کچھ بچ جاتا، مغرب کے بعد آپ کا خادم مظفر نامی روٹیاں لے کر کھڑا ہو جاتا اور باواز بلند اعلان کرتا کہ جس کسی کو روٹی کی ضرورت ہو تو لے جائے۔ اگر کوئی مسافر کھانا کھا کر رات بھی بسر کرنا چاہتا ہے تو وہ یہاں رات بھی بسر کر سکتا ہے۔
(قلائد الجواہر ص ۸)

حضرت کی خدمت میں ہدیے، نذرانے اور تحائف اس کثرت سے آتے تھے جس کا شمار نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر آپ نذرانوں کو ہاتھ میں نہ لیتے تھے بلکہ نذرانے پیش کرنے والے آپ کے مصلے کے نیچے نذرانے رکھ دیتے۔ تو آپ اُن میں سے کچھ حاضرین میں تقسیم فرماتے اور کچھ پیش کرنے والوں کو عنایت فرماتے۔ رقم وغیرہ کے متعلق اپنے خادم کو ارشاد فرماتے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے نانبائی اور سبزی فروش کے حوالے کر دو۔
(تحفہ قادریہ ص ۱۶، قلائد الجواہر ص ۸، ۳۶، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۵۰)

روزانہ شب کو آپ کا دسترخوان بچھایا جاتا تھا۔ جس پر آپ اپنے مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے، غرباء و مساکین کے ساتھ آپ زیادہ بیٹھا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی تناول فرماتے۔ طلبہ بھی کثرت تعداد میں آپ کے دسترخوان سے ہی کھانا کھاتے۔ (قلائد الجواہر ص ۸، ۱۹)

شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے ایام مجاہدہ کے ایک دن کا تذکرہ فرمایا کہ ابتداء میں ایک دفعہ مجھ کو بیس دن تک کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا۔ اور میں ایوان کسریٰ کے کھنڈرات میں گیا تا کہ کوئی پھل یا اور کوئی مباح

چیز کھانے کے لئے مل جائے۔ وہاں دیکھا کہ مجھ جیسے ستر درویش اور تلاش رزق میں مصروف ہیں۔ یہ دیکھ کر میں بغداد کی طرف واپس لوٹا۔ راستہ میں مجھے ایک شخص ملا اور اُس نے کچھ رقم دی اور کہا کہ یہ آپ کی والدہ محترمہ نے بھیجی ہے۔ میں وہ رقم لے کر سیدھا ان ستر درویشوں کے پاس گیا اور اُس رقم میں سے تھوڑی سی رقم اپنے لئے رکھ کر باقی ان میں تقسیم کر دی۔ جو رقم میں نے اپنے لئے رکھی تھی اُس کا کھانا خریدا اور بہت سے مساکین کو مدعو کر کے مل کر کھایا۔ (قلائد الجواہر ۹، محفل نامہ گیارہویں شریف ۵۵،۵۶)

شیخ موفق الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت کی خدمت میں استفادہ کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے مدرسہ نظامیہ میں ٹھہرایا۔ آپ اکثر ہمارے پاس تشریف لاتے۔ نیز اپنے صاحبزادہ کو ہمارے پاس بھیجتے اور وہ تشریف لا کر ہمارے چراغ کو روشن کرتے۔ آپ اپنے دولت خانہ سے ہمارے لئے کھانا بھی بھیجا کرتے تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۷)

حضرت کے فرزند ارجمند سیدنا عبدالرزاق نور اللہ ضریحہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ سفر حج پر تشریف لے گئے۔ کثرت تعداد میں خدام آپ کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں موضع حلہ نزد بغداد میں جب پہنچے تو آپ نے خدام کو حکم فرمایا کہ اس بستی میں جا کر سب سے زیادہ مفلس، بیکس اور نادار گھر تلاش کرو تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایک گھر بہت نادار اور مفلوک الحال ہے جس میں دو بوڑھے محتاج عورت مرد ہیں اور ایک بچی رہتے تھے ملا۔ حضرت خود اس مکان پر تشریف لے گئے اور ان دونوں سے پوچھا کہ ہم تمہارے مکان پر ٹھہرنا چاہتے ہیں، انہوں نے عرض کیا بسر وچشم مکان حاضر ہے۔

آپ نے خدام سمیت وہاں قیام فرمایا۔ تو اس بستی کے مشائخ اور عقیدتمندوں نے حاضر خدمت ہو کر اپنے ہاں قیام فرمانے کے لئے عرض کیا۔ مگر آپ نے اسی مکان کو پسند فرمایا۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں بیش بہا قیمت کے تحائف کا انبار لگا دیا۔ دوسرے روز روانگی کے وقت آپ نے وہ سب ہدیے، نذرانے اور

تحائف اس بڑھے کو عطا فرما دیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے اس بیکس، نادار اور مفلس گھر کو دولت مند اور مالدار بنا دیا۔

(تحفہ قادریہ ص ۲۴، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۴، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۵۷)

ہیں اخلاق میں ظل خلق پیغمبر

ہے خوئے نبی خصلت غوث الاعظم

قارئین کرام! یہ سب اوصاف آپ کی ذات والا صفات میں اس لئے تھے کہ آپ کے دل میں دُنیا کی محبت قطعاً نہ تھی۔ اسی واسطے آپ بادشاہ اور امراء وغیرہ کی قطعاً پروا نہیں فرماتے تھے کیونکہ دنیا کی محبت انسان کو لالچی اور حریص بنا کر یاد الٰہی سے غافل کر دیتی ہے۔ جیسا کہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

چیست دنیا از خدا غافل بودن

نیز سلسلہ عالیہ قادریہ کی مشہور شخصیت سلطان العارفین حضرت باہو نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے۔

حب دنیا دی رب تھیں موڑے ویلے کھیوے ہو

سہ طلاق دنیا نوں دیئے باہو جیکر سچ پچھیوے ہو

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نفس سراپا اقدس میں دنیا کی محبت نہ ہونے پر ایک واقعہ اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔

سنجر بادشاہ کی پیشکش اور اُس کو جواب

سنجر بادشاہ نیمروز نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاس التجا بھیجی کہ آپ کی خدمت میں کچھ حصہ سلطنت کا پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قبول فرمائیے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد

در دل اگر بود ہوس ملک سنجرم

زانکہ کہ یافتم خبراز ملک نیم شب

من ملک نیمروز بیک جو نے خرم

یعنی اگر تمہارے پاس ملک نیمروز ہے تو میرے پاس ملک نیم شب موجود ہے۔ (دعوات عبدیت حصہ چہارم وعظ ہفتم ص ۱۴،۱۳، مطبوعہ علی گڑھ، التذکیر حصہ سوم ص ۱۰۴ مطبوعہ سادھوڑا)

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا غریبوں، مسکینوں اور یتیموں سے محبت کرنا اس حقیقت کی واضح دلیل ہے کہ آپ میں تکبر اور غرور نہیں بلکہ عجز وانکساری تھی۔ اس کے ثبوت پر مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی ہی نے لکھا ہے کہ۔

خوب شد اسباب خود بینی شکست

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ان کو کسی نے ایک آئینہ چینی نہایت بیش قیمت لا کر دیا۔ آپ نے خادم کے سپرد کر دیا کہ جب ہم مانگا کریں تو ہم کو دے دیا کرو۔ ایک روز اتفاق سے خادم کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا۔ خادم ڈرا اور حاضر ہو کر عرض کیا کہ

از قضاء آئینہ چینی بشکست

آپ نے بیساختہ نہایت خوش ہو کر فرمایا کہ

خوب شد اسباب خود بینی شکست

(دعوات عبدیت حصہ پنجم وعظ دوم ص ۱۷)

اخلاق: علماء محققین نے آپ کے اخلاق شریف کا تذکرہ اس طرح فرمایا ہے۔

سَرِیْعَ الدَّمْعَةِ شَدِیْدَ الْخَشْیَةِ کَثِیْرَ الْهَیْبَةِ مُجَابَ الدَّعْوَةِ کَرِیْمَ الْاَخْلَاقِ طَیِّبَ الْاَعْرَاقِ اَبْعَدَ النَّاسِ عَنِ الْفُحْشِ اَقْرَبَ النَّاسِ اِلَی الْحَقِّ شَدِیْدَ الْبَاْسِ اِذَا انْتُهِکَتْ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَلَا یَغْضَبُ لِنَفْسِهٖ وَلَا یَنْتَصِرُ لِغَیْرِ رَبِّهٖ وَلَا یَرُدُّ سَائِلًا وَلَوْ بِاَحَدِ ثَوْبَیْهِ کَانَ التَّوْفِیْقُ رِدَائَهٗ وَالتَّائِیْدُ مُعَاضِدَهٗ وَالْعِلْمُ مُهَذِّبُهٗ وَ

اَلْقُرْبُ مُؤَدِّبَہٗ وَالْمُحَاضَرَۃُ کَنْزُہٗ وَالْمَعْرِفَۃُ جُنَّتُہٗ وَالْخِطَابُ مُشِیْرُہٗ وَالْحَظُّ سَفِیْرُہٗ وَالْاُنْسُ نَدِیْمُہٗ وَالْبَسْطُ شِیْمَتُہٗ وَالصِّدْقُ رَایَتُہٗ وَالْفَتْحُ بِضَاعَتُہٗ وَالْحِلْمُ صَنَاعَتُہٗ وَالذِّکْرُ وَزِیْرُہٗ وَالْفِکْرُ سَمِیْرُہٗ وَالْمُکَاشَفَۃُ غِذَاءُہٗ وَالْمُشَاھَدَۃُ شِفَاءُہٗ وَ آدَابُ الشَّرِیْعَۃِ ظَاھِرُہٗ وَ اَوْصَافُ الْحَقِیْقَۃِ سَرَائِرُہٗ

حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ نہایت رقیق القلب، آپ کے آنسو بہت جلد رواں ہو جاتے تھے، خوف خدا ان کو حد درجہ تھا، لوگوں پر اُن کی ہیبت بہت زیادہ طاری ہوتی تھی، ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں، خلق میں ان کا بہت بڑا درجہ تھا، فحش باتوں میں لوگوں سے بہت دور اور سچائی میں لوگوں سے بہت قریب تھے، احکام خداوندی کی خلاف ورزی دیکھ کر بہت غصے ہوتے اور سختی فرماتے، لیکن اپنی ذات کی خاطر کسی سے ناراض نہ ہوتے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی کی مدد نہ فرماتے کسی سائل کا سوال رد نہ فرماتے تھے، خواہ وہ ان کے جسم کے پہنے ہوئے کپڑوں میں سے ایک کا سوال کرتا، توفیق آپ کی چادر تائید ایزدی آپ کی معاون تھی، علم ان کو مہذب بنانے والا تھا، قرب الٰہی ان کو ادب سکھانے والا تھا، اُنس ان کا ساتھی تھا، سچ ان کا سرمایہ اور روزمرہ کی فتح تھا، بردباری ان کا جوہر تھا، ذکر الٰہی ان کا وزیر تھا، مکاشفہ ان کی غذا تھی، مشاہدہ ان کی شفا تھی، شریعت ان کا ظاہر تھا اور اوصاف حقیقت ان کے بھید تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۰۴، ۱۰۵، تفریح الخاطر ص ۵۲)

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی کرامات (۱)

(۱)۔ دیگر مشائخ عظام اور محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی کرامات کے متعلق فرماتے ہیں کہ بعضے اکابر مشائخ طریقت و سادات ایشاں حمل غوث الثقلین سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی و جز ایشاں آنچناں بحد کثرت رسیدہ است کہ لا یعد ولا یحصی ست بعضے از مشائخ اہل زماں ایشاں گفتہ اند کہ کرامات وے رضی اللہ عنہ مانند رشتہ مروارید بود کہ پے یکدیگر آمدند امام عبداللہ یافعی گفتہ است کہ کرامات وے متواتر ست بے شبہ معلوم ست باتفاق رسیدہ است مانند آں ہیچ یکے از شیوخ آفاق۔ (اشعۃ اللمعات فارسی جلد ۴ ص ۲۱۱ مطبوعہ نولکشور)

غیب کی خبریں (۱)

غوث صمدانی، واقف اسرار لامکانی، شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا فرمان ہے۔

لَوْلَا لِجَامُ الشَّرِیْعَةِ عَلٰی لِسَانِیْ لَاَخْبَرْتُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اَنْتُمْ بَیْنَ یَدَیَّ کَالْقَوَارِیْرِ یُرٰی مَافِیْ بَوَاطِنِکُمْ وَظَوَاهِرِکُمْ

اگر میری زبان پر شریعت کی رکاوٹ کی لگام نہ ہوتو میں تم کو ان سب چیزوں کی خبر دے دوں جو تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو اور رکھتے ہو تم سب حضرات میرے سامنے شیشے کی بوتلوں کی طرح ہو، جن کے ظاہر اور باطن سب کچھ نظر آتے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۴ سطر ۱۵، ۱۶، تفریح الخاطر ص ۴۷، ۴۸، سفینۃ الاولیاء ص ۶۶)

مافی الارحام کا علم

خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم موصل جاؤ گے، وہاں تمہارے ہاں اولاد ہوگی پہلی دفعہ لڑکا ہوگا جس کا نام محمد ہے، جب وہ سات سال کا ہوگا تو بغداد کا ایک علی نامی نابینا شخص چھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کرا دے گا اور تم چورانوے سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں اربل شہر میں انتقال کرو گے اور تمہاری سماعت، بصارت اور اعضاء کی قوت اُس وقت بالکل صحیح وتندرست ہوگی۔

---

(۱)۔ علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ قَدْ یَنْکَشِفُ لَهُمْ مَافِی الضَّمِیْرِ وَیَعْلَمُوْنَ بَعْضَ الْحَوَادِثِ قَبْلَ تَکَوُّنِهَا دل کی بات کو جاننا اور واقعات رونما ہونے سے قبل ان کا علم ہونا اولیاء اللہ کی کرامات میں ہے۔ (روض الریاحین ص ۳۷ مطبوعہ مصر)۔ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ غیب کے دو معنے ہیں۔ حقیقی اور اضافی حقیقی وہ ہے جس علم کا کوئی ذریعہ نہ ہو۔ یہ خاص ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اور عبد کیلئے اس کا حصول محال شرعی وعقلی ہے۔ اضافی وہ جو کسی ذریعہ سے بعض کو معلوم کرادیا جائے اور بعض سے پوشیدہ رکھا جاوے۔ (تتمہ فتاویٰ امدادیہ جلد ۴ ص ۲۳۳ مطبوعہ دہلی)

چنانچہ خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ابو عبداللہ محمد نے بیان کیا ہے کہ میرے والد ماجد خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ موصل شہر میں آ کر قیام پذیر ہوئے، اور وہیں ماہ صفر المظفر ۵۶۱ھ میں میری ولادت ہوئی، جب میں سات برس کا ہوا تو والد محترم نے میری تعلیم کے لئے ایک جید حافظ قرآن کی تقرری فرمائی۔ والد بزرگوار نے جب ان کا نام اور وطن پوچھا تو حافظ صاحب نے اپنا نام علی اور اپنا وطن بغداد شریف بتایا۔ بعد ازیں میرے والد ماجد نے فرمایا کہ ان واقعات سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے مجھے پہلے ہی مطلع فرما دیا تھا۔ پھر ۹ صفر المظفر ۶۲۵ھ کو اربل شہر میں میرے والد ماجد کا چورانوے سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں انتقال ہوا اور آپ کے تمام حواس اور اعضا بالکل صحیح تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۷۹، قلائد الجواہر ص ۳۵)

صاحبزادہ یحییٰ کی ولادت

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ والا شان سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سخت علیل ہو گئے۔ اور ہم ان کے ارد گرد آبدیدہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: فَاِنِّیْ لَا اَمُوْتُ اِنَّ یَحْیٰی فِیْ ظَهْرِیْ لَا بُدَّ اَنْ یَخْرُجَ اِلَی الدُّنْیَا ابھی مجھے موت نہیں آئے گی میری پشت میں یحییٰ نامی لڑکا ہے؟ جس کی ضرور پیدائش ہو گی۔ سو آپ کے فرمان کے مطابق صاحبزادہ کی ولادت ہوئی تو آپ نے اس کا نام یحییٰ رکھا۔ پھر آپ عرصہ دراز تک زندہ رہے۔

(قلائد الجواہر ص ۴۴)

لوح محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطا

دل کی بات کا علم

شیخ ابو البقاء الکبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ اس عجمی کا کلام

سننے چلیں۔ اُس سے پہلے مجھے آپ کا وعظ سننے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ جب آپ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ وعظ فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنا کلام چھوڑ کر فرمایا۔

یَا اَعْمَی الْعَیْنِ وَالْقَلْبِ مَا تَصْنَعُ بِکَلَامِ ھٰذَا الْعَجَمِی

اے آنکھ اور دل کے اندھے اس عجمی کا کلام سن کر کیا کرے گا۔

آپ کا یہ فرمان سن کر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور آپ کے منبر کے قریب جا کر عرض کیا کہ مجھے خرقہ پہنائیں۔ چنانچہ آپ خرقہ پہنایا اور فرمایا۔

لَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَطْلَعَنِیْ عَلٰی عَاقِبَۃِ اَمْرِکَ لَھَلَکْتَ بِالزَّنُوْب

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کی مجھے اطلاع نہ فرماتا تو تم گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے۔ (قلائد الجواہر ص ۵۶)

عصا کا روشن ہونا

عبداللہ ذیال رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا کہ حضرت اپنے دولت خانہ سے اپنا عصا مبارک لئے ہوئے باہر تشریف لائے۔

فَخَطَرَلِیْ اَنْ لَّوْاَرَانِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْعَکَازَۃِ کَرَامَۃً

تو میرے دل میں اس وقت خیال آیا کہ آپ اس عصا مبارک سے کوئی کرامت دکھلائیں۔ تو آپ نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا۔

وَرَکَزَھَا فِی الْاَرْضِ فَاِذَا ھِیَ نُوْرٌ یَتَلَأْلَأُ مُتَصَاعِدًا نُوْرُہٗ اِلٰی نَحْوِ السَّمَاءِ وَاَشْرَقَ بِہِ الْجَوُّ وَ بَقِیَتْ کَذٰلِکَ سَاعَۃً زَمَانِیَۃً ثُمَّ اَخَذَھَا فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ

اور عصا مبارک زمین میں گاڑ دیا تو وہ روشن ہو کر چمکنے لگا، اور گھنٹہ بھر اسی طرح چمکتا رہا، اُس کی روشنی آسمان کی طرف چڑھتی جاتی تھی، یہاں تک کہ اس کی روشنی سے وہ جگہ نور علیٰ نور ہو گئی۔ پھر آپ نے ایک گھنٹہ کے بعد عصا مبارک کو نکال لیا تو وہ پھر اپنی پہلی ہیت پر آ گیا۔ بعد ازیں آپ نے ارشاد فرمایا:

یَا ذِیَالُ اَنْتَ اَرَدْتَ ھٰذَا

اے ذیال تم اسی چیز کے خواہشمند تھے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۷۷، قلائد الجواہر ص ۲۶ سطر ۹ تا ۱۳)

محمد طویل کہنے کی وجہ

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح الہروی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے پہلے خادم تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ مجھے محمد طویل کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ بندہ نواز! میں لوگوں سے چھوٹا ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم طویل العمر اور طویل الاسفار ہو۔ چنانچہ جیسا حضرت نے فرمایا اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالفتح الہروی کی عمر ایک سو سینتیس سال ہوئی۔ اور انہوں نے دور دراز کے ممالک حتیٰ کہ کوہ قاف تک کی سیر وسیاحت کی۔ (بہجۃ الاسرار ص ۵۷)

شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا خیال

شیخ محمد بن الخضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں تھا کہ دفعتاً شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا دل میں خیال آیا تو آپ نے فرمایا۔ یَا خِضْرُ هَا تَرَی الشَّیْخَ اَحْمَدَ اے خضر! لو شیخ احمد کی زیارت کرلو۔ میں نے آپ کی آستین کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے ایک ذی وقار بزرگ نظر آئے۔ میں نے اُٹھ کر اُن کو سلام عرض کیا اور ان سے مصافحہ کیا۔ تو شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا۔ یَا خِضْرُ مَنْ یَّرَی الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ سَیِّدَ الْاَوْلِیَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَتَمَنّٰی رُؤْیَۃَ مِثْلِیْ وَھَلْ اَنَا اِلَّا مِنْ رَعِیَّتِہٖ۔ اے خضر! جو شخص شہنشاہ اولیاء اللہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہو اُس کو میری زیارت کرنے کی کیا آرزو، اور میں بھی حضرت کی ہی رعیت میں سے ہوں۔ یہ فرما کر وہ میری نظروں سے غائب ہوگئے۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بعد جب شیخ احمد رفاعی کی خدمت میں حاضر ہوا تو بالکل وہی شکل وصورت تھی جس کو میں نے بغداد شریف آپ کی آستین میں دیکھا

تھا۔ حاضر ہونے پر شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا۔

اَلَمْ تَکْفِكَ الْاُوْلٰی

کیا تم کو میری پہلی ملاقات کافی نہیں ہوئی۔

(قلائد الجواہر ص ۶۶ سطر ۱ تا ۵ مطبوعہ مصر)

مومنا ینظر بنور اللہ شدی
از خطا و سہوا یمن آمدی

بھوک کا علم

شیخ ابو محمد الجونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اس وقت میں فاقہ کی حالت میں تھا، اور میرے اہل وعیال نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: یَا جُوْنِیُّ اَلْجُوْعُ خَزَانَۃٌ مِنْ خَزَائِنِ الْحَق۔ اے جونی! بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جس کو وہ دوست رکھتا ہے اس کو دیتا ہے۔

(قلائد الجواہر ص ۵۷ سطر ۱۰ تا ۱۲)

پسندیدہ چیز کا علم

شیخ زین الدین ابو الحسن علی بن ابو طاہر ابراہیم الانصاری الدمشقی الفقیہ الحنبلی الواعظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرا ایک دوست دونوں فریضہ حج ادا کر کے بغداد شریف آئے اور ہم وہاں کسی سے متعارف نہ تھے۔ ہمارے پاس صرف ایک قبضہ کمان (مَدِیَۃٌ) تھا۔ ہم نے اُس کو فروخت کر کے چاول خرید کر پکائے مگر ہم ان چاولوں سے سیر نہ ہوئے۔ اور لطف بھی نہ آیا اس کے بعد ہم غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آپ کلام فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنا کلام قطع کر کے فرمایا: مَسَاکِیْنُ الْفُقَرَاءِ جَاؤُا مِنَ الْحِجَازِ وَلَمْ یَکُنْ مَعَھُمْ اِلَّا مَدِیَۃٌ بَاعُوْھَا بِکُسْوَۃٍ وَاشْتَرَوْا بِہٖ اَرُزًّا وَاَکَلُوْا فَلَمْ یَطِبْ لَھُمْ وَلَمْ یَشْبَعُوْا۔ حجاز سے فقراء اور مساکین آئے

ہیں اور ان کے پاس قبضہ کمان کے سوا کچھ بھی نہ تھا اس کو فروخت کر کے اُنہوں نے چاول خرید کر پکائے مگر اس سے نہ سیر ہوئے اور نہ ہی لطف اندوز۔ ہمیں یہ سن کر بہت تعجب ہوا۔ مجلس کے اختتام کے بعد آپ نے ہمارے لئے دستر خوان بچھوایا۔ میں نے اپنے دوست سے آہستہ سے اُس کی پسندیدہ چیز کھانے کے متعلق پوچھا تو اُس نے کشک دراجی (حلوہ کی قسم ہے) کھانے کا اظہار کیا۔ اور میرے دل میں شہد کی خواہش تھی۔ ان چیزوں کے کھانے کی خواہش صرف ہمارے دلوں میں ہی تھی۔ آپ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ کشک دراجی اور شہد لاؤ۔ خادم لے کر حاضر ہوا اور اس نے کشک دراجی میرے سامنے اور شہد میرے دوست کے سامنے رکھ دیا تو آپ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ اس طرح نہیں بلکہ ان کو بدل دو یعنی جہاں شہد رکھا ہے وہاں کشک دراجی اور جہاں کشک دراجی رکھا ہے وہاں شہد رکھو۔ تو ہم دل کی بات پر مطلع ہونے سے حیران رہ گئے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۷۳، قلائد الجواہر ص ۳۳، سطر ۲۲ تا ۳۲)

دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں
عیاں تم پہ سب بیش و کم غوث اعظم

دلوں پر قبضہ

حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک مرید بیان کرتا ہے کہ میں جمعہ کے دن حضرت کے ہمراہ جامع مسجد کو جا رہا تھا۔ اُس دن کسی شخص نے آپ کی طرف توجہ نہ کی اور نہ ہی سلام کیا۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ عجیب بات ہے اس قبل ہر جمعۃ المبارک کو ہم بڑی مشکل سے ملنے والے لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے مسجد تک پہنچا کرتے تھے۔ ایں سخن در خاطرم تمام نشدہ بود کہ شیخ تبسم کناں برمن نگریست مردم بسلام روئے بشیخ آوردند چنانکہ میان من و شیخ حائل شدند۔ باخود گفتم کہ آں حال بہتر ازیں حال بود۔ شیخ بمن التفات کرد و گفت ایں را تو خواستی ندانستۂ کہ دلہا مردماں بدست منت اگر خواہم دلہائے ایشاں را از خود بگردانم روئے در خود

گئم۔ دل میں یہ خیال گزرنے نہ پایا تھا کہ آپ ہنس کر میری طرف دیکھا اور لوگوں نے آپ کو سلام عرض کرنا شروع کر دیا اور اس قدر ہجوم ہو گیا کہ میرے اور شیخ کے درمیان لوگ حائل ہو گئے۔ پھر میں نے اپنے دل میں ہی کہا کہ وہ حال اس حال سے بہتر تھا۔ تو حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ بات تم نے خود ہی چاہی تھی۔ تم کو معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ اگر چاہوں تو ان کو پھیر دوں اور اگر چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں۔ (نفحات الانس فارسی ص ۳۶۱ ص ۳۶۲، بہجۃ الاسرار ص ۷۶ سطر ۲۴ تا ۲۹، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۶۳ ۶۴، قلائد الجواہر ص ۶۸، تحفہ قادریہ ص ۷۷)

حال تو دانند یک یک موبمو

زانکہ پر ہستند از اسرار ہو

خیانت کا علم

ابو بکر التیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ میں ابتدائی عمر میں شتر بانی کا کام کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ایک شخص کے ساتھ حج کرنے کا اتفاق ہوا۔ اُس شخص کو جب یہ احساس ہوا کہ وہ عنقریب مر جائے گا تو اُس نے مجھے ایک چادر اور دس دینار دے کر فرمایا کہ یہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دینا اور عرض کرنا کہ حضور میری طرف نظر کرم فرمائیں۔ وصیت کرنے کے بعد اُس کا انتقال ہو گیا۔

واپسی پر جب بغداد شریف آیا۔ تو طمع اور لالچ میں پھنس گیا اور یہ خیال ہوا کہ ان چیزوں کی کسی کو کیا خبر۔ اور وہ دس دینار اور چادر اپنے پاس ہی رکھ لئے۔ ایک روز میں کہیں جا رہا تھا کہ حضرت سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا۔ تو آپ نے میرا ہاتھ زور سے پکڑ کر فرمایا:

لِاَجَلِ عَشَرَةِ دَنَانِيْرَ مَا خِفْتَ اللّٰهِ وَ اَمَانَةُ ذَالِكَ الْعَجَمِي وَكَاطَعْتَنِي

تم نے دس دینار کے لئے بھی خدا کا خوف نہیں کیا۔ اور اس عجمی (غوث پاک) کی امانت رکھ لی ہے۔ اور اس کے پاس آمد و رفت بھی ترک کر دی ہے۔

آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ میں غش کھا کر گر پڑا جب ہوش آیا تو فوراً گھر جا کر وہ چادر اور دس دینار لا کر پیش خدمت کر دیئے۔ (قلائد الجواہر ص ۵۸ سطر ۱۵ تا ۲۱)

بیوضوگی کا علم

ابوالفرح بن الہمامی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے بغداد شریف کے محلہ باب الازج جانے کی ضرورت در پیش آئی۔ وہاں سے واپسی پر حضرت قطب فردانی، غوث صمدانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے قریب سے گزر ہوا تو عصر کی نماز کا وقت تھا اور وہاں تکبیر کہی جا رہی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ یہاں نماز عصر بھی ادا کر لیتا ہوں اور ساتھ ہی حضرت کو سلام بھی عرض کر لوں گا۔ جلدی میں مجھے بے وضو ہونے کا خیال نہ رہا۔ اور اسی طرح جماعت سے مل گیا۔ حضرت جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

اَیْ بُنَیَّ اَلْغَفْلَۃُ شَامِلَۃٌ لَکَ بِحَمْتُ قَدْ صَلَّیْتَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وَقَدْ سَھَوْتَ عَنْ ذَالِکَ

اے فرزند من! تمہیں نسیان بہت غالب ہے تم نے اس وقت سہواً بے وضو نماز پڑھ لی ہے۔ آپ کے فرمان سے میں متعجب ہوا۔

مِنْ کَوْنِہٖ عِلْمًا مِنْ حَالِیْ مَا خَفِیَ عَنِّیْ وَ خَبَّرَنِیْ بِہٖ

کیونکہ آپ کو میرے مخفی حال کا علم تھا اور اس سے مجھے خبردار فرمایا۔

(قلائد الجواہر ص ۳۰ سطر ۴ تا ۹)

کھجوروں کی خواہش

شیخ ابوالمظفر شمس الدین یوسف بن قزعلی الترکی سبط ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مظفر نامی بزرگ جواھل الجرمہۃ میں سے تھے انہوں نے مجھ سے بیان فرمایا کہ گرمیوں کے دنوں میں میں آپ کے مدرسہ کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور وہاں ایک طرف کمرہ تھا جس میں آپ تشریف فرماتے۔ آپ کے کمرہ میں ایک چھوٹا دریچہ

تھا۔ جب میں اس کمرہ میں حاضر ہوا تو میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کھجور کے چار پانچ دانے ملیں تو میں کھاؤں۔ یہ خواہش دل میں پیدا ہوئی ہی تھی کہ آپ نے الماری کا دروازہ کھولا اور اُس سے کھجور کے پانچ دانے نکال کر عنایت فرمائے۔

(قلائد الجواہر ص ۷۶ سطر ۲۶ تا ۳۰ مطبوعہ مصر)

بساط سلاطین پر بیٹھنا

ابو لجبر حامد الحرانی الخطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ اور اپنا مصلہ بچھا کر آپ کے نزدیک بیٹھ گیا۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ یَا حَامِدُ لَتَجْلِسَنَّ عَلٰی بِسَاطِ الْمُلُوْكِ۔ اے حامد! تم بادشاہوں کی بساط (دستر خوان) پر بیٹھو گے۔

جب میں حران واپس آیا تو سلطان نور الدین شہید نے مجھ کو اپنے پاس رکھنے پر مجبور کیا۔ اور اپنا مصاحب بنا کر ناظم اوقاف مقرر کر دیا۔ تو اُس وقت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد مجھے یاد آیا۔ (قلائد الجواہر ص ۳۴ سطر ۲۰ تا ۲۴)

حال تو دانند یک یک مو بمو — زانکہ پر ہستند از اسرار ہو

بلکہ پیش از زادن تو سالہا — دیدہ باشند ت بچندیں حالہا

چھت گرنے کا علم

شیخ عبد اللہ محمد بن ابو الغنائم الحسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ماہ محرم الحرام ۵۵۹ھ کا واقعہ ہے کہ آپ کے مسافر خانہ میں ایک روز قریباً ایک سو حضرات زیارت کے لئے جمع تھے۔ آپ جلدی سے اپنے دولت خانہ سے نکلے اور باآواز بلند چار پانچ مرتبہ لوگوں سے فرمایا دوڑ کر میرے پاس آ جاؤ۔ تمام لوگ دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جب مسافر خانہ کی چھت کے زیر سایہ کوئی نہ رہا تو اس کی چھت گر پڑی اور تمام لوگ محفوظ رہے۔ (قلائد الجواہر ص ۳۲)

اسی لئے قاضی ابو بکر بن قاضی موفق الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کی شان علمیت کا

اظہار قصیدہ مبارکہ میں اس طرح فرماتے ہیں۔

وَهُوَ الْمُقَرَّبُ وَالْمُكَاشَفَةُ جَهْرَةً

بِغُيُوْبِ اَسْرَارٍ وَسِرِّ ضَمَائِرِ

آپ اللہ کریم کی بارگاہ میں مقرب تھے اور آپ پر عالم غیب سے پوشیدہ اسرار اور راز ظاہر ہوتے تھے۔

ناظرین کرام! اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کے مطلع علی الغیب ہونے کے متعلق، مفسرین اور علماء محققین علیہم الرحمۃ کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

سرور کائنات، فخر موجودات علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات کا ارشاد ہے۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

مومن کی فراست سے ڈرو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۴۰)

امام المحدثین علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلنُّفُوْسُ الزَّكِيَّةُ الْقُدْسِيَّةُ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِيَّةِ خَرَجَتْ وَاتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى وَلَمْ يَبْقَ لَهٗ حِجَابٌ فَتَرَى الْكُلَّ كَالْمُشَاهَدِ

پاک اور صاف نفوس جب بدنی علاقوں سے خالی ہو جاتے ہیں تو ترقی کرتے ہوئے ملاء اعلیٰ سے مل جاتے ہیں اور اُن پر کوئی حجاب اور پردہ نہیں رہتا۔ اس لئے وہ تمام اشیاء کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے وہ سامنے ہیں۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۶)

امام ربانی عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ سید علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرماتے سنا۔

لَا يَكْمِلُ الرَّجُلُ عِنْدَنَا حَتّٰى يَعْلَمَ حَرَكَاتِ مُرِيْدِهٖ فِيْ اِنْتِقَالِهٖ فِي الْاَصْلَابِ وَهُوَ مِنْ يَوْمِ اَلَسْتُ اِلٰى اِسْتِقْرَارِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَوْفِي النَّارِ

ہمارے نزدیک مرد کامل اُس وقت تک کوئی نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے

مرید کی حرکات نسبی کو روز میثاق سے لے کر اس کے جنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک نہ جان لے۔ (کبریت احمر بر حاشیہ الیواقیت والجواہر)

حضرت عزیزان رحمۃ اللہ علیہ گفتہ اند کہ زمین در نظر ایں طائفہ چوں سفرہ ایست و ما می گویم کہ چوں ناخنے است ہیچ چیز از نظر ایشاں غائب نیست۔

حضرت عزیزان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس گروہ اولیاء اللہ کی نظر میں تمام زمین دستر خوان کی مانند ہے۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی مثل ہے۔ ان اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کی نظر سے کوئی چیز غائب نہیں ہے۔ (نفحات الانس فارسی للجامی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ عارفین کاملین پر ہر چیز روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ امور غائبہ بھی منکشف ہو جاتے ہیں۔

(فیوض الحرمین ہمعات ص ۱۲۱ ہمعہ نمبر ۲۱)

اولیاء اللہ کو لوگوں کے دلوں کے حالات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ (شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل ص ۵۹)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اطلاع بر لوح محفوظ بمطالعہ دو یدن نقوش نیز از بعضے اولیاء بتواتر منقول ست۔ (تفسیر عزیزی پ ۲۹ سورہ جن)

دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم (۱)

مصائب اور مشکلات سے نجات

شیخ علی الجباز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو القاسم عمر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ غوث اعظم قدس سرہٗ الشریف نے فرمایا۔

(۱)۔ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اولیاء اللہ کے ان کمالات اور اوصاف کا مالک ہونے کی تائید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ یہ حالت انبیاء و اولیاء کاملین کی ہوتی ہے کہ وہ اخلاق الٰہیہ میں سے ایک خلق (وصف اور کمال) یہ بھی ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچانا اور نفع عام ہے ظاہری بھی اور باطنی بھی۔ (روح ارنع ص ۳۵)

مَنْ اِسْتَغَاثَہٗ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کَشَفْتُ عَنْہُ مَنْ نَادَیٰ بِاسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فَرَّجْتُ عَنْہُ وَ مَنْ تَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ بِیْ حَاجَۃً قُضِیَتْ حَاجَتَہٗ

جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا۔(۱) اور جو کوئی میرے توسل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ کریم جل جلالہٗ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا۔(بہجۃ الاسرار ص....، قلائد الجواہر ص ۳۶ سطر ۳ تا ۵، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۶، تفریح الخاطر ص ۵۶ سطر ۱۹ تا ۲۱، سفینۃ الاولیاء ص ۷۳)

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

ڈاکوؤں سے رہائی

شیخ ابو عمرو عثمان الصیرفینی اور ابو محمد عبدالحق الحریمی سے مروی ہے کہ ہم صفر ۵۵۵ھ کو حضرت کے مدرسہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اس وقت آپ نے اپنی کھڑائیں پہنیں اور وضو فرمایا۔ وضو فرمانے کے بعد آپ نے دو رکعت نفل ادا فرمائے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے بلند آواز کرتے ہوئے ایک کھڑاؤں کو اُٹھا کر ہوا میں زور سے پھینکا۔ بعد ازیں دوسرا کھڑاؤں بھی اُسی طرح پھینکا دونوں کھڑائیں ہماری نظر سے غائب ہو گئیں۔ آپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ ہم میں سے کسی کو واقعہ معلوم کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ تین روز گزر جانے کے بعد ایک قافلہ آیا اور کہنے لگا ہم نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت سراپا اقدس میں نذرانہ پیش کرنا ہے۔ ہم نے قافلہ کے اندر

(۱)۔ مولوی اشرف علی تھانوی ہی لکھتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ سے بعد انتقال کے بھی تصرفات و خوارق سر زد ہوتے ہیں اور یہ امر معنےٰ حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔(التکشف ص ۱۷) نیز دیوبندی حضرات کے ہی پیشوا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں۔ تصرفات و کرامات اولیاء اللہ بعد ممات بحال خود باقی ے ماند بلکہ در ولائت بعد موت ترقی ے شود حدیثے کہ ابن عبدالبر نقل کردہ شاہد است۔(تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۲۵۱)

آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت عنایت فرمادی نیز ارشاد فرمایا کہ جو کچھ یہ نذرانہ دیں وہ ان سے لے لو۔ قافلہ اندر حاضر خدمت ہوا۔ اور انہوں نے ہم کو ریشمی، اونی کپڑے، کچھ سونا وغیرہ اور آپ کی وہ دونوں کھڑائیں جن کو آپ نے ہوا میں پھینکا تھا دیں۔ باہر آ کر ہم نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کھڑائیں تم کو کہاں سے ملیں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ۳ صفر کو ہم جا رہے تھے کہ راستہ میں ہم کو عرب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اور ہمارے قافلہ کے بہت سے افراد کو قتل بھی کر ڈالا۔ ڈاکو ہمارا مال ایک طرف لے جا کر آپس میں تقسیم کرنے لگے تو اُس وقت ہم نے کہا کہ اگر اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہماری دستگیری فرمائیں اور ہم بچ کر نکل جائیں تو اپنے مال میں سے آپ کی نذر پیش کریں گے۔

ابھی ہم یہ کہہ ہی رہے تھے کہ دو بلند آوازیں سنائی دیں کہ سارا بیابان گونج اُٹھا اور وہ ڈاکو بھی ہیبت زدہ ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ کوئی شخص آ رہا ہے جو ان ڈاکوؤں سے بھی مال چھین کر لے جائے گا۔ اتنے میں وہ ڈاکو ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آؤ تم اپنا مال اُٹھا لو۔ اور دیکھو ہمارا کیا حال ہوا ہے؟ ہم وہاں پہنچے تو ڈاکوؤں کے دونوں سرداروں کو مردہ پایا۔ ہر ایک کے پاس پانی سے تر ایک ایک کھڑاؤں پڑی ہے اور انہوں نے ہمارا مال واپس کر دیا۔ (قلائد الجواہر ص ۶۸، ۶۹، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۵۹، ۶۰، سفینۃ الاولیاء ص ۴۳، تحفہ قادریہ ص ۴۸)

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم
تیرا نام لے کر جو نعرہ لگایا
مہم سر ہوئی ایک دم غوث اعظم

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

شیخ عبداللہ الجبائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمدان میں طریف نامی شخص سے میری ملاقات ہوئی۔ یہ شخص دمشق کا رہنے والا تھا۔ اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ نیشاپور کے راستہ میں بشر المغرضی سے میری ملاقات ہوئی۔ یہ چودہ اونٹوں پر شکر لادے ہوئے جا رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہمیں راستہ میں ایک بیابان جنگل پر اترنے کا اتفاق ہوا، جو بہت ہی خوفناک تھا اور وہاں ٹھہرنا بہت مشکل تھا، جب پہلی رات کو اونٹ لادے جا چکے تو ان میں سے میرے چار اونٹ گم ہو گئے۔ میں نے ہر چند ان کو تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ میں قافلہ سے جدا ہو گیا اور شتربان میرے ساتھ رہ گیا جب صبح ہوئی۔

ذَكَرْتُ الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِي إِنْ وَقَعْتَ فِي شِدَّةٍ فَنَادِنِيْ فَإِنَّهَا تُكْشَفُ عَنْكَ فَقُلْتُ يَا شَيْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ جِمَالِيْ مَرَّتْ وَنَظَرْتُ إِلَى مَطْلَعِ ضَوْءِ الْفَجْرِ

میں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو پکارا کیونکہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو تم مجھ کو پکارنا تمہاری مشکل حل ہو جائے گی۔ پس میں نے عرض کیا یا شیخ عبدالقادر میرے اونٹ نامعلوم کہاں چلے گئے ہیں۔ اور میں ان کو صبح تک تلاش کرتا رہا۔ مگر کہیں نہیں ملے اور میں قافلہ سے بھی بچھڑ گیا ہوں۔

گرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم
جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظم
کمر بست برخون من نفس قاتل اغثنی برائے خدا غوث اعظم

استغاثہ کے فوراً بعد ہی مجھے ایک شخص ٹیلے پر دکھائی دیا جس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ اُس نے مجھے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کر کے بتلایا پھر جب میں نے اُس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو وہ آدمی مجھے نظر نہ آیا اور ٹیلے کے دامن میں مجھے اپنے اونٹ بیٹھے

دکھائی دیئے۔ ان کا بوجھ اُن پر اُسی طرح لدھا ہوا تھا۔ ہم نے اُنہیں پکڑ لیا اور قافلے سے جا ملے۔ (قلائد الجواہر ص ۶۸ سطر ۱۱ تا ۱۸، تفریح الخاطر ص ۳۷، تحفہ قادریہ ص ۴۷)

تیرا نام لے کر جو نعرہ لگایا
مہم سر ہوئی ایک دم غوث اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہیں نا خدا غوث اعظم

فائدہ: اسی طرح کا ایک واقعہ امام نووی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے۔

حَکٰی لِیْ بَعْضُ شُیُوْخِنَا الْکِبَارِ فِی الْعِلْمِ اِنَّہٗ اِنْفَلَتَتْ لَہٗ دَابَّۃٌ اَظُنُّہَا بَغْلَۃٌ وَکَانَ یَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَہٗ فَحَبَسَہَا اللّٰہُ عَلَیْھِمْ فِی الْحَالِ وَکُنْتُ اَنَا مَرَّۃً مَعَ جَمَاعَۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْھَا بَھِیْمَۃٌ وَعَجَزُوْا عَنْھَا فَقُلْتُہٗ فَوَقَفَتْ فِی الْحَالِ بِغَیْرِ سَبَبٍ سِوٰی ھٰذَا الْکَلَامِ۔

مجھ سے ایک بہت بڑے بزرگ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ میری خچر بھاگ گئی اور مجھے یہ حدیث شریف (۱) (تم میں سے اگر کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو اُسے چاہئے کہ وہ یوں پکار کر کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) یاد تھی تو میں نے فوراً اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَاللّٰہ کہہ کر پکارا۔ تو اللہ کریم نے اس خچر کو اُسی وقت روک لیا۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بذات خود ایک جماعت کے ساتھ جا رہا تھا کہ ہمارا چوپایہ بھاگ گیا ہم سب اس کو پکڑنے سے عاجز آ گئے تو میں نے بھی یہی (اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَاللّٰہ) کہا تو چوپایہ فی الفور رک گیا اور ہم کو مل گیا اس پکار کے علاوہ کچھ بھی ہم نے نہ کیا تھا۔

(کتاب الاذکار ص ۲۰۱)

---

(۱)۔ حدیث شریف یہ ہے۔ اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیُنَادِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ۔ وہابیہ کے مشہور مفسر اور محدث مولوی وحید الزمان نے بھی اس حدیث شریف کو درج کیا ہے ملاحظہ ہو۔

(حصن حصین ص ۱۶۳، ہدیۃ المہدی جلد ۱ ص ۲۳ مطبوعہ دہلی)

نیز مندرجہ بالا حدیث شریف اور واقعہ کو امام الوہابیہ قاضی محمد بن علی شوکانی نے بھی اپنی کتاب تحفۃ الذاکرین ص ۱۸۱ مطبوعہ مصر میں درج کیا ہے۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ وظیفہ کا جواز

شیخ الکل حجۃ الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ قضائے حاجت کے لئے ایک ختم کی ترکیب تحریر فرماتے ہیں کہ "اول دو رکعت نفل بعد ازاں یکصد و یازدہ بار درود بعد ازاں یکصد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یکصد و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی" دو رکعت نفل پڑھ کر ایک سو گیارہ مرتبہ درود شریف پھر ایک سو گیارہ مرتبہ کلمہ تمجید اور بعد ازاں ایک سو گیارہ مرتبہ شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی پڑھے۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء)

دیوبندی حضرات کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے بھی اس کا جواز فیض الباری شرح صحیح البخاری میں ان الفاظ میں درج کیا ہے۔

وَاعْلَمْ اِنَّ الْوَظِیْفَۃَ الْمَعْھُوْدَۃَ یَا شَیْخِ سَیِّدِ عَبْدُ الْقَادِرِ یَا جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اِنْ حَمَلْنَاھَا عَلَی الْجَوَازِ۔ (فیض الباری ص ۲۶۶ جلد ۲ مطبوعہ مصر)

مولوی رشید احمد گنگوہی: جو دیوبندی مسلک کے بہت بڑے عالم ہیں۔ اسی وظیفہ کو پڑھنے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو شخص ان کلمات (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ) میں اثر جان کر پڑھتا ہے وہ کافر اور مشرک نہ ہوگا، اور جو شیخ (عبدالقادر جیلانی) قدس سرہٗ کو متصرف بالذات اور عالم بذات خود جان کر پڑھے گا۔ وہ مشرک ہے اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ (عبدالقادر جیلانی) کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہٖ تعالیٰ شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں (۱) یہ بھی مشرک نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۴ مطبوعہ کراچی)

---

(۱)۔ مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کا اولیاء اللہ کے متعلق یہی عقیدہ ہے۔

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

مولوی اشرف علی تھانوی: بھی جواز کے متعلق اس طرح رقمطراز ہیں (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاللہ پڑھنے کی) صحیح العقیدہ سلیم الفہم کے لئے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ (فتاویٰ اشرفیہ جلد اص ۶ مطبوعہ کانپور، امداد الفتاویٰ جلد اص ۹۴ مطبوعہ مجتبائی)

مولوی اشرف علی تھانوی بلکہ خود اس کے عامل تھے۔ وہ مولوی رشید احمد گنگوہی سے اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

يَا سَيِّدِي لِلّٰهِ شَيْئًا إِنَّهُ
أَنْتُمْ لِيَ الْمُجْدِيْ وَإِنِّيْ جَارِيْ

ترجمہ: میرے سردار خدا کے واسطے کچھ تو دیجئے آپ معطی ہیں میرے میں ہوں سوالی للہ۔ (تذکرۃ الرشید ص ۱۱۴، ۱۱۵)

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی: نے اپنے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی شان میں قصیدہ لکھا ہے۔ جس میں وہ حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

يَا مُرْشِدِيْ وَيَا مُوْئِلِيْ يَا مَفْزَعِيْ
يَا مَلْجَائِيْ فِيْ مَبْدَئِيْ وَمَعَادِيْ

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گھبراہٹ کے سہارا اور اے جائے پناہ دنیا اور آخرت میں۔

يَا سَيِّدِيْ لِلّٰهِ شَيْئًا إِنَّهُ
أَنْتُمْ لِيَ الْمُجْدِيْ وَإِنِّيْ جَادِيْ

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو۔ بیشک آپ میرے لئے جود کرنے والے ہیں اور میں سائل ہوں۔ (کرامات امدادیہ ص ۳ مطبوعہ دیوبند)

عورت کی فریاد رسی: ایک عورت حضرت کی مرید ہوئی۔ اس پر ایک فاسق شخص عاشق تھا ایک دن وہ عورت کسی حاجت کے لئے باہر پہاڑ کی غار کی طرف گئی، تو اس

فاسق شخص کو بھی اس کے جانے کا علم ہو گیا تو وہ بھی اُس کے پیچھے ہو گیا حتیٰ کہ اس کو پکڑ لیا۔ وہ اس کے دامن عصمت کو ناپاک کرنا چاہتا تھا تو اس عورت نے بارگاہ غوثیہ میں اس طرح استغاثہ کیا۔

اَلْغِيَاثُ يَا غَوْثُ اَعْظَمُ
اَلْغِيَاثُ يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ
اَلْغِيَاثُ يَا شَيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ
اَلْغِيَاثُ يَا سَيِّدِىْ عَبْدَالْقَادِرِ

حضرت اس وقت اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنی کھڑاوٗں کو غار کی طرف پھینکا۔

وَصَلَ النَّعْلَانِ اِلٰى رَأْسِهٖ وَصَارَا يَضْرِبَانِ رَأْسَهٗ حَتّٰى مَاتَ

وہ کھڑائیں اُس فاسق کے سر پر لگنی شروع ہو گئیں حتیٰ کہ وہ مر گیا وہ عورت آپ کی نعلین مبارک لے کر حاضر خدمت ہوئی اور مجلس میں سارا قصہ کہہ سنایا۔

(تفریح الخاطر ص ۳۷ سطر ۵ تا ۱۴ از علامہ عبدالقادر الاربلی مطبوعہ مصر)

غوث اعظم بمن بے سر و ساماں مددے
قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

فائدہ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد اور شاہ ولی اللہ صاحب کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "منقول است از حضرت خواجہ محمد یحییٰ پسر حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہما کہ ارباب تصرف بر انواع اند بعضے اند بعضے ماذون و مختار کہ باذن حق سبحانہ وتعالیٰ و باختیار خود ہر گاہ کہ خواہند تصرف کنند" یعنی حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرہما کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد یحییٰ قدس اللہ سرہٗ العزیز سے منقول ہے کہ اہل تصرف کی کئی اقسام ہیں بعضے ماذون و مختار ہیں کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے

ہیں تصرف کرتے ہیں۔

(ارشادات رحیمیہ فارسی ص ۴۲ سطر ۱۰ تا ۱۵، سراجاً منیراص ۴۱، ۴۲ مصنف مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی)

مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں کہ بزرگوں کی توجہ سے انکار نہیں بے شک بزرگوں کی توجہ سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔

(دعوات عبدیت ص ۱۹ چوتھا حصہ وعظ اول)

برکت ہی برکت

اونٹنی کی تیز رفتاری: امام المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف نزہۃ الخاطر الفاتر میں تحریر فرمایا ہے کہ ابو حفص عمر بن صالح بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اونٹنی ہانکتے ہوئے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ میں حج بیت اللہ شریف کو جانا چاہتا ہوں مگر میری اونٹنی قابل سفر نہیں۔اس کے سوا میرے پاس کوئی دوسری سواری بھی نہیں۔حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اونٹنی کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور ایک ایڑی لگائی تو وہ اونٹنی بیت اللہ شریف تک کسی سے پیچھے نہ رہی۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۶۵، بہجۃ الاسرار ص ۷۸، ۷۹)

مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہیں نا خدا غوث اعظم

کبوتری اور قمری: حضرت ابو الحسن علی الازجی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے اور ان کی عیادت کے لئے حضرت غیث الکونین شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے آپ نے ان کے گھر ایک کبوتری اور ایک قمری کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

ابو الحسن نے عرض کیا حضور والا! یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دیتی۔اور یہ قمری

نو ماہ سے نہیں بولتی تو حضرت نے کبوتری کے پاس کھڑے ہو کر اس کو فرمایا کہ اپنے مالک کو فائدہ پہنچاؤ۔ اور قمری کو فرمایا کہ اپنے خالق کی تسبیح بیان کرو۔ تو قمری نے اسی دن سے بولنا شروع کر دیا جس کو سن کر اہل بغداد محظوظ ہوتے اور کبوتری عمر بھر انڈے دیتی رہی۔

(بہجۃ الاسرار ص ۹۷، قلائد الجواہر ص ۳۴، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۶۵، تحفہ قادریہ ص ۶۹)

سر سبز درخت: شیخ ابو المظفر اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ شیخ علی ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کچھ علیل ہو گئے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اس جگہ کھجور کے دو درخت خشک ہو گئے تھے۔ چار سال سے ان پر کوئی پھل نہیں آتا تھا۔ حضرت نے ان درختوں کے نیچے بیٹھ کر وضو فرمایا اور دو رکعت نماز بھی ادا کی ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ دونوں درخت سر سبز و شاداب ہو گئے۔ اور ان پر پھل آنے لگے۔

سوکھی ہوئی کھتیاں ہری کر　　اے ابر سخائے غوث اعظم

(سفینۃ الاولیاء ص ۷۱ مصنف دارا شکوہ)

رزق میں برکت: حضرت کے رکابدار ابو العباس احمد بن محمد القرشی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت نے قحط سالی میں مجھے دس بارہ سیر گندم عنایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اسے ایسے برتن میں بند رکھنا جس کے دو منہ ہوں "پڑولی" جب ضرورت پڑے تو ایک منہ کھول کر حسب ضرورت نکال لیا کرنا۔ اور تولنا بالکل نہیں۔ نیز اس برتن میں جھانک کر گیہوں کی مقدار کو نہ دیکھنا۔

چنانچہ ہم اُس گندم کو پانچ سال تک کھاتے رہے۔ ایک دفعہ میری بیوی نے اس پڑولی کا منہ کھول کر دیکھا کہ اس میں کتنی گندم ہے تو معلوم ہوا کہ جتنی گندم ڈالی تھی اتنی مقدار میں ہی موجود ہے۔ پھر یہ گندم سات دنوں میں ختم ہو گئی میں نے اس واقعہ کا آپ کی خدمت میں تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

لَوْ تَرَكْتَهٗ عَلٰى حَالِهٖ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ حَتّٰى تَمُوْتُوْا

اگر تم ان کو اسی طرح رہنے دیتے (یعنی ان کی مقدار کو نہ دیکھتے) تو ان میں

سے مرتے دم تک کھاتے رہتے۔ (قلائد الجواہر ص ۳۰، ۳۱)

جو دم میں غنی کرے گدا کو
وہ کیا ہے عطائے غوث اعظم

فائدہ: دیوبندی حضرات کے مستند عالم مولوی اشرف علی تھانوی حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت درج کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ (شاہ ابوالمعالی) گھر پر موجود نہ تھے کہ آپ کے مرشد تشریف لائے۔ اتفاق سے اُس روز گھر میں فاقہ تھا، اہل خانہ نے دیکھا کہ حضرت تشریف لائے ہیں۔ آپ کے لئے کوئی انتظام ہونا چاہئے آخر خادمہ کو محلے میں بھیجا کہ اگر قرض مل جائے تو کچھ لے آئے۔ خادمہ دو تین جگہ جا کر واپس چلی آئی اور کچھ نہ ملا۔ متعدد مرتبہ کی آمد و رفت سے حضرت کو شبہ ہوا اور آپ نے حالت دریافت فرمائی۔ معلوم ہوا کہ آج فاقہ ہے۔ آپ کو بہت صدمہ ہوا اور آپ نے ایک روپیہ نکال کر دیا کہ اس کا اناج لاؤ۔ چنانچہ اناج آیا آپ نے تعویذ لکھ کر اس میں رکھ دیا اور فرمایا کہ اس اناج کو مع تعویذ کے کسی برتن میں رکھ دو اور اسی میں سے نکال کر خرچ کرتے رہو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اس اناج میں خوب برکت ہوئی۔ چند روز کے بعد جو شاہ ابوالمعالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آئے تو کئی وقت تک کھانے کو برابر ملا آپ نے ایک روز تعجب سے پوچھا کہ کئی روز سے فاقہ نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ اس طرح سے حضرت ایک تعویذ دے گئے تھے۔

(دعوات عبدیت حصہ پنجم ص ۸ او عظ دوم مطبوعہ علیگڑھ)

لا علاج مریض: شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ یُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَ یُحْیِی الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اللہ کے اذن سے مادر زاد اندھوں اور برص کی بیماری والوں کو اچھا کرتے ہیں اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار ص ۶۳، قلائد الجواہر ص ۳۷، نفحات الانس فارسی ص ۳۶۱ سطر ۷، ۸)

شیخ خضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں قریباً ۱۳ سال تک رہا۔ اس دوران میں نے آپ کے بہت سے خوارق اور کرامات کو دیکھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

اِذَا اَعْیَا الْاَطِبَّاءَ مَرِیْضًا اُتِیَ بِہٖ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْلَہٗ وَ یُمِرُّ یَدَہٗ عَلَیْہِ فَیَقُوْمُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ قَدْ شُفِیَ وَلَا یَزَالُ یَسْرِیْ عَنْہُ حَتّٰی یَصِحَّ فِیْ اَسْرَعِ وَقْتٍ

جس مریض کو ڈاکٹر اور حکیم لاعلاج قرار دیتے تھے وہ آپ کے پاس آکر شفا یاب ہو جاتا آپ اُس کے لئے دعائے صحت فرماتے اور اُس کے جسم پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے۔ تو اللہ کریم اُسی وقت اُس مریض کو صحت سے نوازتا۔

(قلائد الجواہر ص ۳۴ سطر ۲۴ تا ۲۸، بہجۃ الاسرار ص ۷۸)

مرضِ استسقاء سے شفا: ایک مرتبہ خلیفہ المستنجد باللہ کے عزیزوں میں سے ایک مریض مرض استسقاء میں مبتلا آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ اُس کا پیٹ مرض استسقاء کی وجہ سے بہت بڑھ گیا تھا۔

فَاَمَرَّ یَدَہٗ عَلَیْہِ فَقَامَ ضَامِرَ الْبَطْنِ کَاَنَ لَمْ یَکُنْ بِہٖ شَیٌٔ

تو آپ نے اُس کے پیٹ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو اُس کا پیٹ بالکل چھوٹا ہو گیا گویا کہ وہ کبھی بیمار تھا ہی نہیں۔

(بہجۃ الاسرار ص ۷۸ سطر ۳۱، ۳۲، قلائد الجواہر ص ۳۴ سطر ۲۸، ۲۹)

تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوث اعظم

کہنہ بخار: ایک مرتبہ ابو المعالی احمد البغدادی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے بیٹے محمد کو عرصہ سوا سال سے بخار آ رہا ہے۔ ہر چند علاج کرایا مگر قطعاً بخار نہیں اُترا۔

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظم

تو آپ نے اُس کو ارشاد فرمایا تم اس کے کان میں جا کر یہ کہہ دو کہ اے بخار! تم کو شیخ عبدالقادر جیلانی کا حکم ہے کہ میرے لڑکے سے دور ہو کر حلہ (جو کہ ایک گاؤں کا نام ہے) میں چلے جاؤ۔ حسب فرمان تعمیل کی تو بخار اُتر گیا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۷۸، قلائد الجواہر ص ۳۴، تحفہ قادریہ ص ۶۹)

مفلوج اور اندھا: مشائخ عظام علیہم الرضوان کی ایک معتبر جماعت سے مروی ہے کہ آپ کی خدمت سراپا قدس میں بغداد شریف کا مشہور تاجر ابو غالب حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ آپ کے جدِ امجد سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، منبعِ کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کا فرمان ہے کہ کوئی شخص دعوت دے تو اُس کی دعوت کو قبول کر لینا چاہیئے۔ لہٰذا میں اپنے غریب خانہ میں آپ کو قدم رنجہ فرمانے کی درخواست کرتا ہوں۔

چند لمحے مراقبہ فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا چلو۔ حضرت اپنے خچر پر سوار ہوئے۔ شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دائیں رکاب کے ساتھ چل رہے تھے۔ تاجر کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں بغداد شریف کے بڑے بڑے روساء، مشائخ اور علماء جمع ہیں۔ اور دستر خوان بچھا پڑا ہے۔ جس پر مختلف انواع اور اقسام کے کھانے چنے ہوئے ہیں۔ اسی اثناء میں ایک بڑا سا مٹکا جس کا منہ بند تھا لایا گیا۔ اور اس کو ایک کونے میں رکھتے ہوئے ابو غالب نے عرض کیا حضور! کھانا تناول فرمایئے مگر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے رہے۔ آپ نے نہ تو خود کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی اپنے ساتھیوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ آپ کی عظمت وجلالت سے اہل مجلس بھی ہاتھ بڑھائے بغیر بے حس بیٹھے رہے۔

اس واقعہ کے راوی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی بن الہیتی کو حکم فرمایا کہ اس مٹکے کو اُٹھا لائیں۔ جب مٹکے کو اُٹھا کر آپ کے سامنے رکھ دیا اور اُس کا منہ کھول کر دیکھا تو ابو غالب کا بیٹا مفلوج، اندھا اور لنگڑا اُس میں بند ہے آپ نے دیکھتے ہی فرمایا بیٹا اُٹھو۔ اور صحیح سالم کھڑے ہو جاؤ لڑکا صحت مند اور توانا ہو کر اُٹھا اور دوڑنے لگا۔ نیز یوں دکھلائی دیتا تھا کہ اسے کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ یہ دیکھتے ہی لوگوں میں ایک شور برپا

ہو گیا اور آپ آنکھ بچا کر مجلس سے چلے گئے اور کچھ نہ کھایا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۶۲، ۶۳، قلائد الجواہر ص...، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۵۷، ۵۸، نفحات الانس ص ۳۶۱)

زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوث اعظم

اپاہج بچہ اور رافضیوں کی توبہ: شیخ ابوالحسن القرشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۵۵۹ھ کا واقعہ ہے کہ رافضیوں کی ایک بہت بڑی جماعت دو ٹوکرے جن کا منہ بند کیا ہوا تھا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ ان میں کیا چیز ہے آپ نے ایک ٹوکرے پر دست مبارک رکھ کر فرمایا۔ اس میں ایک بچہ ہے جو اپاہج ہے حضرت نے اپنے لخت جگر نور نظر صاحبزادہ عبدالرزاق قدس سرہٗ کو حکم فرمایا کہ اس ٹوکرے کا منہ کھولو تو اس میں اپاہج بچہ تھا۔ فَمَسَکَہٗ بِیَدِہٖ وَقَالَ لَہٗ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تو آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کو اٹھا کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو۔ تو وہ فوراً کھڑا ہو گیا پھر آپ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا اس میں صحتمند اور بالکل صحیح بچہ ہے۔ اس ٹوکرے کا منہ کھول کر بچہ کو حکم فرمایا کہ باہر نکل کر بیٹھ جاؤ۔ تو وہ حسب ارشاد باہر نکل کر بیٹھ گیا۔ اس پر وہ تمام رافضی (شیعہ) تائب ہو گئے۔
(جامع کرامات الاولیاء ص ۲۰۳ سطر ۱۸ تا ۲۲، قلائد الجواہر ص ۳۰ سطر ۲۳ تا ۲۹، نفحات الانس فارسی ص ۳۶۱، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۵۸، بہجۃ الاسرار ص ۶۳)

پانی پر حکومت

دریائے دجلہ میں طغیانی: ایک دفعہ دریائے دجلہ میں زوردار سیلاب آ گیا۔ دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ ہراساں اور پریشان ہو گئے۔ اور حضرت غیث

الکونین، غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یَسْتَغِیْثُوْنَ بِہٖ آپ سے استغاثہ کرنے لگے۔ اور مدد طلب کرنے لگے۔ حضرت نے اپنا عصاء مبارک پکڑا اور دریا کی طرف چل پڑے وَرَکَزَہٗ عِنْدَ حَدِّ الْمَاءِ وَقَالَ اِلٰی ھٰھُنَا اور دریا کے کنارہ پر پہنچ کر آپ نے عصاء مبارک کو دریا کی اصلی حد پر نصب کر دیا۔ اور دریا کو فرمایا کہ بس یہیں تک۔ فَنَقَصَ الْمَاءُ مِنْ وَقْتِہٖ آپ کا فرمانا ہی تھا کہ اسی وقت پانی کم ہونا شروع ہو گیا اور آپ کے عصاء مبارک تک آ گیا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۷۵ سطر ۲۲ تا ۲۴، قلائد الجواہر ص ۲۶)

پانی پر چلنا: حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل بغداد کی نظر سے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کافی عرصہ غائب رہے۔ ہم لوگوں نے آپ کو تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کو دجلہ کی جانب جاتے دیکھا تھا۔ جب اُن کو تلاش کرتے ہوئے دریائے دجلہ پر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پانی پر چلتے ہوئے ہماری طرف آ رہے ہیں۔ بکثرت تعداد مچھلیاں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتی ہیں اور ہم نے مچھلیوں کو آپ کا دست مبارک چومتے دیکھا۔ اُس وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ اسی اثناء میں ہمیں ایک سبز رنگ کا سونے اور چاندی سے مرصع مصلہ دکھائی دیا جو تخت سلیمانی کی مانند ہوا میں دریائے دجلہ کے اوپر معلق تھا۔ اُس مصلہ کے اوپر دو سطریں تھیں ایک سطر میں اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور دوسری سطر پر سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لکھا ہوا تھا۔ جب وہ مصلہ بچھ گیا تو بہت سے لوگ آئے اور مصلہ کے برابر کھڑے ہو گئے۔ ان لوگوں کے چہروں سے بہادری اور شجاعت عیاں تھی۔ سب لوگ خاموش اور سرنگوں تھے جیسا کہ ان کو قدرت گویائی ہی نہیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بھی جاری تھے۔ ان حضرات کے آگے

ایک پر وقار اور عظیم المرتبت شخصیت تھی۔ تکبیر کہی گئی اور ان سب حضرات کی امامت حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کرائی۔

(قلائد الجواہر ص ۱۶، تفریح الخاطر ص ۲۵، ۲۶ مطبوعہ مصر)

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

فائدہ: امام الوہابیہ والدیانبہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل لکھتے ہیں کہ "اصحاب ایں مراتب عالیہ وارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال وشہادت میباشد ایں کبار اولے الایدی والابصار رامیرسد کہ تمامی کلیات رابسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشاں رامیرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست ومعنی ایں کلام آنست کہ از عرش تا فرش سلطنت مولائے ماست ومارا باہمہ چیز نسبت تساوی است۔

ان مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان (اولیاء الرحمٰن) عالم مثال اور شہادت میں تصرف کرنیکے مطلق ماذون ومجاز ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کو حق پہنچتا ہے کہ تمام کلیات اپنی طرف نسبت کریں۔ مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔ اس کلام کا معنے یہ ہے کہ عرش سے فرش تک ہمارے مولا کی سلطنت ہے۔ (صراط مستقیم فارسی ص ۱۰۱ سطر ۲ تا ۵ مطبوعہ دہلی)

حاضر وناظر (۱)

ستر گھروں میں افطاری: ایک دن رمضان شریف میں ستر آدمیوں نے فرداً فرداً آپ کو اپنے گھر میں برکت کی خاطر روزہ افطار کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے ہر ایک

(۱)۔ دیوبندی مکتب فکر کے جید عالم مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اصحاب نفوس قدسیہ جب قالب میں چاہیں اور جہاں چاہیں بیک وقت حاضر ہو سکتے ہیں۔ (مواعظ اشرفیہ)

کی دعوت قبول فرمائی ہر دعوت دینے والے کو کسی دوسرے کے بھی مدعو کرنے کا قطعاً علم نہ تھا۔ آپ نے ایک ہی وقت میں ہر ایک گھر ان کے ہمراہ روزہ افطار فرمایا نیز آپ نے اپنے آستانہ عالیہ پر بھی اُس روز روزہ افطار فرمایا۔

صبح ہر مدعو کرنے والے نے آپ کی اپنے گھر تشریف آوری اور افطاری کی سعادت حاصل کرنے کا تذکرہ کیا۔ تو یہ خبر بغداد شریف میں خوب پھیلی۔ آپ کے خدام میں سے ایک خادم کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت اپنے آستانہ عالیہ سے باہر بھی تشریف نہیں لے گئے تو یہ لوگ آپ کے بیک وقت تشریف آوری اور کھانا تناول فرمانے کا تذکرہ کیسے کرتے ہیں۔ تو اُس نے حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔

هُمْ صَادِقُوْنَ فِیْ قَوْلِهِمْ وَاِنِّیْ اَجَبْتُ دَعْوَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَحَضَرْتُ وَاَكَلْتُ طَعَامَهُمْ فِیْ بُیُوْتِهِمْ فَرْدًا فَرْدًا

وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی دعوت قبول کی اور بیک وقت ہر آدمی کے گھر جا کر کھانا کھایا۔

(تفریح الخاطر ص ۳۸ سطر ۱۳ تا ۱۹ مطبوعہ مصر)

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

جنازہ میں شرکت: ملک شام میں ایک ابدال انتقال فرما گئے تو آپ سرزمین عراق سے وہاں فوراً تشریف فرما ہوئے۔ بعد ازیں حضرت خضر علیہ السلام اور دیگر ابدال بھی تشریف لے آئے۔ سب حضرات نے اُن کا جنازہ پڑھا۔

بعد از جنازہ حضرت نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ قسطنطنیہ میں فلاں کافر کو یہاں لے آئیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فی الفور اُس کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اُس کافر کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا۔ اُس کی مونچھوں کو پست کیا اور اپنی ایک ہی

نظر کرم سے اُسے مقام ابدال پر فائز فرما دیا۔ اور سب ابدالوں سے فرمایا کہ انتقال کرنے والے ابدال کے مقام پر اسے مقرر کرتا ہوں جس پر سب ابدالوں نے سر تسلیم خم کر دیا۔ (تتمہ شرح مسلم الثبوت ص ۶۲۶، سفینۃ الاولیاء ص ۶۵)

ہم نے پھولوں کو چھوا مرجھا گئے کانٹے بنے

تو نے کانٹوں کو چھوا تو گلستاں کر دیا

فائدہ: امام المحدثین والمفسرین علامہ جلال الملت والدین السیوطی (۱) نور اللہ ضریحہٗ فرماتے ہیں۔

قَدْ نَصَّ عَلٰی اِمْکَانِ ذٰلِکَ اَئِمَّۃٌ اَعْلَامٌ

ولی اللہ کے مختلف مقامات پر بیک وقت تشریف فرما ہونے کے متعلق بڑے بڑے علماء کرام اور آئمہ نے بالتصریح تصدیق فرمائی ہے۔

مثلاً علامہ علاؤ الدین القونوی شارح الحاوی، شیخ تاج الدین السبکی، کریم الدین الاملی، شیخ الخانقاہ الصلاحیہ، سعید السعداء صفی الدین بن ابو المنصور، عبدالغفار بن نوح، القوص صاحب الوحید، عفیف یافعی، شیخ تاج الدین ابن عطاء اللہ، سراج الملقن، برھان الانباسی، شیخ عبداللہ المنوفی ان کے شاگرد شیخ خلیل المالکی صاحب المختصر، ابو الفضل محمد بن ابراھیم التلمسانی المالکی علیھم الرحمۃ ان کے علاوہ دیگر آئمہ حضرات بھی ہیں۔

(المنجلی فی تطور الولی للعلامۃ جلال الدین السیوطی)

اسی طرح کئی مستند کتابوں مثلاً الابریز، روض الریاحین، مکتوبات شریف، انفاس العارفین، جامع کرامات الاولیاء اور نفحات الانس وغیرھم اور دیو بندی مکتب فکر کی

(۱)۔ علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ ۷۲ مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ ص ۴۴) ۔ علامہ سیوطی کو مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ (طریقہ مولود شریف ص ۱۱)

مستند کتابیں مثلاً تذکرۃ الرشید، جمال الاولیاء، افاضات الیومیہ، کرامات امدادیہ، شمائم امدادیہ اور امداد المشتاق وغیرھم میں بھی اس کی تائید میں کافی واقعات موجود ہیں۔ بلکہ دیوبندی حضرات کے نہایت ہی بزرگ اور جید عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس کی تائید میں اور اس کے انکار کرنے کو گناہ قرار دیتے ہوئے فتویٰ دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سوال: اولیاء کرام کو عالم کی سیر کرانا۔ مثلاً مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ بلا اسباب ظاہری یہ ممکن اور کرامات سے ہے یا نہیں۔ ایسی بات کا اگر کوئی انکار کرے تو گنہگار ہوگا یا نہیں۔

جواب: یہ کرامات اولیاء اللہ سے ہوتی ہے اور حق ہے کہ کرامت خرق عادت کا نام ہے۔ اس میں کوئی تردد (شک وشبہ) کی بات نہیں۔ اس کا انکار گناہ ہے کہ انکار کرامت کرتا ہے اور کرامت کا حق ہونا مسئلہ اجماعی اہل سنت کا ہے۔ واللہ اعلم۔ کتبہ الاحقر۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۱۳۰۱ھ۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل جلد ا ص ۲۱ کتاب العقائد)

امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل بھی حضور پر نور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری اور جلوہ نمائی کا وہ واقعہ جوان (ا) کے پیر سید احمد کے ساتھ پیش آیا۔ اپنی کتاب صراط مستقیم (جو سید احمد کے ایماء پر لکھی تھی) میں درج کر کے حضرت کے آج بھی حاضر و ناظر، فیض رساں اور متصرف فی الکون ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ (سید احمد بریلوی) کا نسبت قادریہ اور نقشبندیہ کا بیان تو اس طرح ہے کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کی بیعت کی برکت اور آں جناب

(ا)۔ اسماعیل دہلوی قتیل کے متعلق دیوبندی حضرات کے ہفت روزہ خدام الدین لاہور اور وہابیہ کے مفسر نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے لکھا ہے کہ تبحر عالم تھے، تیس ہزار حدیثیں نوک زبان تھیں، منقول و معقول میں پہلوں کی یاد بھلا دیتے، فروع و اصول میں آئمہ کو پرے بٹھا دیتے، جس علم میں ان سے بات کرو گے جان لو گے کہ فن کے امام ہیں۔

(خدام الدین ص ۱۰ یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء، اتحاف النبلاء از نواب صدیق حسن خاں)

ہدایت مآب کی توجہات کی برکت سے جناب حضرت غوث الثقلین (۱)اور جناب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی ارواح مقدس آپ کے متوجہ حال ہوئیں اور قریباً عرصہ ایک ماہ تک آپ (سید احمد) کے حق میں ہر دو روح مقدس کے مابین فی الجملہ تنازع رہا۔ کیونکہ ہر ایک ان دونوں عالی مقام اماموں میں سے اس امر کا تقاضا کرتا تھا کہ آپ (سید احمد) کو بتمامہ اپنی طرف جذب کرے تا آنکہ تنازع کا زمانہ گزرنے اور شرکت پر صلح کے واقع ہونے کے بعد ایک دن ہر دو مقدس روحیں آپ پر جلوہ گر ہوئیں اور قریباً ایک پہر کے عرصہ تک وہ دونوں امام آپ کے نفس نفیس پر توجہ قوی اور پر زور اثر ڈالتے رہے۔ پس اسی ایک پہر میں ہر دو طریقہ کی نسبت آپ (سید احمد) کو نصیب ہوئی۔

تصور شیخ: دیوبندی حضرات کے مقتدر (دیوبندی علماء کو مخاطب کرتے ہوئے سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ لوگوں (دیوبندی حضرات) کی جماعت اہل علم کی جماعت ہے۔ اور مدرسہ دیوبند حقیقی معنے میں دار العلوم ہے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۵، ۶ جون ۱۹۴۱ء۔ رشید احمد گنگوہی کے متعلق مولوی محمود الحسن دیوبندی مرثیہ ص ۱۰۔ اپر لکھتے ہیں۔

مفسر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
ہوں قول و فعل دونوں کاشف اسرار قرآنی
وہ صدیق معظم تھے سیماب لطف رحمانی
وہ شمع دین و ملت گل گلزار عرفانی

مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ ہم مرید بیقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگر چہ از شیخ دور است اما روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم دارد ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود

(۱)۔ غوث الثقلین کا معنی ہے جنوں اور انسانوں کا فریادرس یعنی مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ لقب لکھ کر اقرار کیا ہے کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ فریادرس ہیں۔ (مولف)

مرید در حال واقعہ محتاج شیخ بود۔ یعنی مرید یہ بھی یقین سے جانے کہ شیخ کامل کی روح ایک جگہ میں ہی قید نہیں ہے بلکہ مرید جہاں بھی ہو دور ہو یا نزدیک اگرچہ پیر کے جسم سے دور بھی ہے لیکن وہ پیر کی روحانیت سے دور نہیں جب یہ بات پختہ ہو گئی تو ہر وقت پیر کو یاد رکھے (یعنی تصور شیخ) اور دلی تعلق اس سے ظاہر ہو اور ہر وقت اس سے فائدہ حاصل کرتا رہے۔ مرید واقعتاً اپنے شیخ و مرشد کا محتاج ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص ۱۰)

مُردوں کو زندہ کرنا

مُرغی کو زندہ کرنا: شیخ محمد بن قائد الاوانی اور شیخ ابو عبداللہ علیہما الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میں نے دیکھا ہے کہ میرے اس لڑکے کو آپ سے بہت زیادہ محبت اور اُلفت ہے۔ لہٰذا میں اسے اپنا حق معاف کر کے لوجہ اللہ آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ آپ نے لڑکے کو قبول فرمالیا۔ اور اُس کو سلوک اور مجاہدہ کی منزلیں طے کرانی شروع فرمادیں۔

چنانچہ ایک روز وہ عورت حاضر خدمت ہوئی۔ تو اپنے بچے کو بہت کمزور اور اُس کے رنگ کو بھوک کی وجہ سے زرد پایا۔ جب وہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ آپ مرغی کے سالن کے ساتھ روٹی کھا رہے ہیں اور ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہوئی ہیں یہ دیکھ کر اُس نے عرض کیا حضور والا اَنْتَ تَاْكُلُ الدَّجَاجَۃَ وَوَلَدِیْ یَاْكُلُ خُبْزَ الشَّعِیْرِ۔ آپ مرغی کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی۔ فَوَضَعَ الشَّیْخُ یَدَہٗ عَلٰی تِلْكَ الْعِظَامِ ۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ان مرغی کی ہڈیوں پر رکھ کر فرمایا۔ قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے اُٹھ کھڑی ہو۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ مرغی اُٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ تو آپ نے اس عورت سے ارشاد فرمایا جب تمہارا لڑکا اس مقام پر پہنچ جائے گا تو

وہ جو چاہے گا سو کھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۶۵ سطر ۲۰ تا ۲۷، قلائد الجواہر ص ۳۷، سفینۃ الاولیاء ص ۴۷، فتاوی حدیثیہ للعلامۃ ابن حجر المکی ص ۹۳، نفحات الانس فارسی ص ۳۶۱، تفریح الخاطر ص ۴۹، تحفہ قادریہ ص...، حیوۃ الحیوان جلد ۱ ص ۵۹۱، ۵۹۲، للعلامۃ الدمیری کتاب الحیوان ص...)

فائدہ: اس واقعہ کو دیوبندی حضرات کے مشہور مولوی اشرف علی تھانوی (۱) نے اپنی کتاب التذکیر حصہ سوم ص ۱۱۸، ۱۱۹ اور افاضات الیومیہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۳ پر درج کیا ہے۔ جس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ بھی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مردہ زندہ کرنے کے قائل تھے۔

چیل کا چلاّنا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے اور اہل مجلس ہمہ تن گوش ہو کر آپ کے ارشادات سن رہے تھے اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی کہ ایک چیل نے مجلس کے اُوپر چکر لگاتا اور زور زور سے چلاّنا شروع کر دیا۔ جس سے حاضرین کو بہت تشویش ہوئی تو آپ نے زبان مبارک سے فرمایا۔ یَا رِیْحُ خُذِیْ رَأْسَ هٰذِهِ الْحِدَاَةِ ۔ اے ہوا! اس چیل کے سر کو پکڑ لے۔ اتنا فرمانا ہی تھا کہ اُس چیل کا سر جُدا ہو کر گر پڑا پھر آپ منبر شریف سے اُترے اور اُس چیل کا سر اور دھڑ دونوں کو ملا کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے اپنا ہاتھ مبارک اُس پر پھیر لفحیت بِاِذْنِ اللّٰهِ وَطَارَتْ وَالنَّاسُ يُشَاهِدُوْنَ ذَالِكَ تو وہ اللہ کے اذن سے زندہ ہو گئی اور اُڑنے لگی اور لوگوں نے خود اس کا مشاہدہ کیا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۶۵، حیواۃ الحیوان جلد ۱ ص ۱۴۰ للعلامۃ الدمیری، قلائد الجواہر ص ۶۹، تحفہ قادریہ ص ۲۳، کتاب الحیوان ص... للجاحظ)

مُردہ زندہ کرنا: اسرار الطالبین میں ہے کہ ایک دن حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایک محلہ

---

(۱)۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث کے ہم نوا تھے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۲، ۳ جولائی ۱۹۴۳ء)۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی ان کو "سراپا فضل و کمال، معدن حسنات و خیرات" جیسے القابات سے لکھتے ہیں۔ (حیات اشرف ص ۵۵)

سے گزر رہے تھے کہ ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے جھگڑے کی وجہ پوچھی تو مسلمان نے عرض کیا کہ حضور والا! یہ عیسائی کہتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔ اور میں کہتا ہوں یہ غلط ہے بلکہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے۔

یہ سن کر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے عیسائی سے فرمایا کہ تمہارے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے افضل ہونے کی کیا دلیل ہے؟ تو عیسائی نے جواب دیا کہ ہمارے نبی مردوں کو زندہ کردیا کرتے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اِنِّیْ لَسْتُ بِنَبِیٍّ بَلْ مِنْ اَتْبَاعِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اَحْیَیْتُ مَیِّتًا اَتُؤْمِنُ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میں نبی نہیں ہوں بلکہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع اور غلام ہوں۔ اگر میں مُردہ زندہ کردوں تو کیا تم ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے؟ تو عیسائی نے جواب دیا۔ ہاں۔ تو آپ نے فرمایا تم مجھے بہت ہی پرانی قبر دکھاؤ تا کہ تم کو ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی افضلیت کا یقین ہو جائے۔ تو اُس نے آپ کو ایک کہنہ قبر دکھائی۔ آپ نے اُس کو فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردہ زندہ کرتے وقت کیا کلام فرماتے تھے تو اُس نے عرض کیا۔ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ کَانَ مُغَنِّیًا فِی الدُّنْیَا اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ اُحْیِیَہٗ مُغَنِّیًا فَاَنَا مُجِیْبٌ لَکَ ۔ یہ صاحب قبر دنیا میں گویا تھا، اگر تو چاہے تو یہ قبر سے گاتا ہوا ہی اُٹھے میں تمہارے لئے یہ بھی کرسکتا ہوں۔ تو عیسائی نے جواب دیا ٹھیک ہے میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ فَتَوَجَّہَ اِلَی الْقَبْرِ وَقَالَ قُمْ بِاِذْنِیْ پس آپ قبر کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میرے حکم سے اُٹھ۔ فَانْشَقَّ الْقَبْرُ وَخَرَجَ الْمَیِّتُ حَیًّا مُغَنِّیًا پس قبر شق ہوئی اور مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔ جب عیسائی نے آپ کی یہ کرامت اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت دیکھی اَسْلَمَ عَلٰی یَدِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رضی اللہ عنہ تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوا۔ (تفریح الخاطر ص ۱۶ مطبوعہ مصر)

عیسیٰ کے معجزوں نے مُردے جلا دیئے ہیں

محمد کے معجزوں نے مسیحا بنا دیئے ہیں

فائدہ: دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی اولیائے کرام کے مُردوں کو زندہ کرنے کے ثبوت میں رقمطراز ہیں کہ علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات کبریٰ میں بیان کیا ہے کہ کرامتوں کی بہت سی قسمیں ہیں۔

ا۔ مُردوں کو زندہ کرنا: اور دلیل میں ابو عبیدہ بسری کا قصہ بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے ایک جنگ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ ان کی سواری کو زندہ فرما دیں اور حق تعالیٰ نے (اس کو اُن کی دُعا سے) زندہ فرما دیا تھا۔ اور مفرج دمامینی کا قصہ کا ذکر کیا ہے کہ اُنہوں نے بھنے ہوئے پرندوں کے بچوں کو فرمایا تھا کہ اُڑ جاؤ تو وہ اُڑ گئے تھے۔ اور شیخ اھدل کا قصہ لکھا ہے کہ اُنہوں نے مری ہوئی بلی کو آواز دی تو وہ ان کے پاس آ گئی۔ اور شیخ عبد القادر کی حکایت لکھی ہے کہ آپ نے گوشت کھا لینے کے بعد مرغ کی ہڈیوں کو فرمایا کہ اُس خدا کی اجازت سے اُٹھ کھڑی ہو جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرماتے ہیں تو مرغ اُٹھ کھڑا ہو گیا تھا۔ اور شیخ ابو یوسف دھمانی کا واقعہ کہ آپ ایک مردہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی اجازت سے اُٹھ جا تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور پھر عرصہ دراز تک زندہ رہا۔ اور شیخ زین الدین فاروقی شافعی مدرس شامیہ کا قصہ بھی لکھا ہے۔ جس کے متعلق علامہ سبکی کہتے ہیں کہ میں نے اس قصے کو اُن کے صاحبزادہ اللہ تعالیٰ کے ولی شیخ فتح الدین یحیٰی سے سُنا ہے کہ ان کے گھر میں ایک چھوٹا بچہ چھت سے گر گیا اور مر گیا تھا۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے زندہ کر دیا تھا۔

(جمال الاولیاء ص ۲۲ مصنف مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ تھانہ بھون)

امام الوہابیہ والدیابنہ ابن تیمیہ نے بھی اولیاء کرام کی دُعا سے مُردہ زندہ ہونے کے واقعات اپنی کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان ص ۶۳ میں درج کیے ہیں۔

دُعا کی برکت

بداخلاق لڑکا: ابوالحسن علی بن ملاعب القواس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز میں ایک بہت بڑی جماعت کے ہمراہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ یہ لوگ اپنی مشکلات کی آسانی کے لئے دعا کرانے کی غرض سے حاضر خدمت ہو رہے تھے۔ راستہ میں اور لوگ بھی ساتھ ہو لئے اُن میں ایک لڑکا بھی تھا جس کے متعلق مجھے علم تھا کہ اس کے اخلاق بہت رذیل قسم کے ہیں۔ اکثر وہ ناپاک رہتا تھا۔ بول و براز کے بعد استنجا تک نہ کرتا تھا۔

حسنِ اتفاق سے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے راستہ ہی میں ملاقات ہوگئی۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت عالیہ میں دُعا کی درخواست کی۔ ہم نے آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا۔ بعدازیں دوسرے لوگوں نے بھی دست بوسی کی۔ جب وہ لڑکا دست بوسی کے لئے ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ نے اپنا ہاتھ آستین میں چھپالیا۔ اور اس کی طرف ایک نظر دیکھا تو وہ لڑکا بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب اُس کو ہوش آیا تو اُسی وقت اُس کے چہرہ پر داڑھی نمودار ہوئی۔ پھر اُس نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کی تو آپ نے اس سے مصافحہ فرمایا۔ (قلائد الجواہر ص ۳۲)

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

بَارَكَ اللهُ لَكَ: شیخ ابوالمظفر اسماعیل بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ علی بن ابونصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی علیل ہوتے تو اکثر زریران میں میرے باغ میں تشریف لے آتے۔ جہاں ان کی تیمارداری کی جاتی۔ ایک مرتبہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ان کی بیمار پرسی کے لئے وہاں تشریف لائے۔ اور دونوں حضرات کی ملاقات میرے باغ میں ہوئی۔ اس باغ میں دو کھجور کے درخت تھے جو بالکل خشک ہو گئے تھے اور عرصہ چار سال سے بالکل کوئی پھل ان کو نہ لگتا تھا۔ ہم نے ان درختوں کو کاٹنے کے متعلق سوچا تھا۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے وہاں ایک درخت کے نیچے وضو فرمایا اور دوسرے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ جس کی برکت سے وہ درخت ہفتہ بھر میں سرسبز ہو گئے۔ اور ان کو پھل بھی لگ گیا۔ حالانکہ وہ کھجوریں لگنے کا موسم بھی مطلقاً نہ تھا۔ میرے باغ کی کچھ کھجوریں میرے پاس لائی گئیں تو میں نے وہ کھجوریں سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پیش خدمت کیں۔ تو آپ نے کچھ تناول فرمائیں اور یہ دعا فرمائی۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَرْضِكَ وَ دِرْهَمِكَ وَصَاعِكَ وَضَرْعِكَ اللہ تعالیٰ تمہاری زمین، تمہارے درہم، تمہارے صاع اور تمہارے مواشی میں برکت پیدا فرمائے تو آپ کی دعا کی برکت سے اُس سال سے میری زمین کی آمدنی کئی گنا زیادہ ہو گئی۔ جب میں کسی جگہ ایک درہم خرچ کرتا تو مجھے وہاں سے کئی گنا زیادہ درہم نفع ہوتا جب میں کسی مکان میں گیہوں کی سو بوریاں رکھتا تو اس میں سے اگر پچاس بوری اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا تھا اور باقی گھر میں استعمال کرتا تھا مگر تب بھی ان سو بوریوں کو اُسی طرح پاتا۔ میرے مواشی اتنے ہو گئے کہ ان کی تعداد بھی شمار نہ ہوتی۔ وَالْحَالَةُ هٰذِهٖ اِلَى الْاٰنِ بِبَرَكَةِ دَعْوَتِهٖ اور اب تک آپ کی دعا کی برکت سے میری یہی حالت ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۴۴: ۴۵)

اِفْعَلْ مَا تُرِيْدُ: ملفوظ الغیاثیہ میں ہے کہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں مقربین میں سے ایک مقرب کی ولایت سلب کر لی گئی۔ سب چھوٹے بڑے اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ تو اُس نے تین سو ساٹھ اولیاء اللہ سے دعا کی التجا کی اور سب اولیاء الرحمٰن نے اللہ کریم کی بارگاہ میں سفارش کی۔ لیکن اُنہوں نے اس کا نام لوح محفوظ پر اشقیاء کی فہرست میں لکھا دیکھا۔ تو اُن اولیاء اللہ نے اُس کو بتایا کہ تم اب کامیاب نہیں ہو گے۔ پھر اُسکا چہرہ سیاہ ہو گیا۔ بالآخر فَتَوَجَّهَ اِلٰى بَابِ سُلْطَانِ الْاَوْلِيَاءِ اُس نے اولیاء کاملین کے شہنشاہ کی بارگاہ کی طرف توجہ کی تو آپ نے ارشاد فرمایا

فَاِنْ کُنْتَ مَرْدُوْدًا عَنِ اللّٰہِ فَاَنَا اَقْدِرُ اَجْعَلُکَ مَقْبُوْلًا عِنْدَ اللّٰہِ بِاِذْنِ اللّٰہِ اگرچہ تم رب تعالٰی کی بارگاہ سے مردود ہو گئے ہو مگر میں تم کو اللہ تعالٰی کے اذن سے اللہ کریم کی بارگاہ کا مقبول بنا سکتا ہوں۔ پھر آپ نے اُس کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دُعا کی تو ندا آئی کیا تم کو علم نہیں کہ اس کے لئے تین سو ساٹھ میرے اولیاء سفارش کر چکے ہیں۔ لیکن میں نے ان کی سفارش منظور نہیں فرمائی۔ بایں وجہ کہ یہ لوح محفوظ پر شقی اور بد بخت لکھا جا چکا ہے۔ تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یَا رَبِّ اَنْتَ قَادِرٌ اَنْ تَجْعَلَ الْمَرْدُوْدَ مَقْبُوْلًا وَ الْمَقْبُوْلَ مَرْدُوْدًا۔ اے رب کریم! تو مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنانے پر قادر ہے۔ اگر تیری منشاء یہی ہے کہ یہ مردود ہی رہے تو تو نے اس کو مقبول بنا لینے کی دُعا مجھ سے کیوں کرائی۔ فَجَاءَ الْخِطَابُ فَوَّضْتُ اَمْرَہٗ اِلَیْکَ اِفْعَلْ مَا تُرِیْدُ فَمَقْبُوْلُکَ مَقْبُوْلِیْ وَ مَرْدُوْدُکَ مَرْدُوْدِیْ تو ندا آئی اے عبدالقادر! اسے میں نے تیرے سپرد کر دیا جو چاہو بنا دو اور تمہارا مقبول میرا مقبول ہے اور تمہارا مردود میرا مردود ہے۔ اِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ تَصَرُّفَ الْعَزْلِ وَالنَّصْبِ۔ بے شک میں نے تم کو معزول کرنے اور مقرر کرنے کے اختیارات عطا فرما دیئے ہیں۔ بعد ازیں آپ نے اُس کو منہ دھونے کا ارشاد فرمایا تو اللہ کریم نے اشقیاء کی فہرست سے اس کا نام مٹا کر اصفیاء کی فہرست میں لکھ دیا۔ (تفریح الخاطر ص ۲۱)

درماندہ ام اے شاہ مراد ستم گیر
اے واقف راز ہائے سبحان مدد ے

سات لڑکے: منتخب جواہر القلائد میں ہے کہ ایک دن ایک عورت حضرت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔

وَالْتَمَسَتْ مِنْ حَضْرَتِهِ الدُّعَاءَ لِيُعْطِيَهَا اللّٰهُ وَلَدًا

اور عرض کیا کہ بندہ نواز! دُعا فرمائیں کہ اللہ کریم مجھے اولاد عطا فرمائے۔ تو آپ نے مراقبہ فرما کر لوح محفوظ کا مشاہدہ فرمایا تو اس عورت کی قسمت میں اولاد نہیں لکھی ہوئی تھی۔

فَسَأَلَ اللّٰهَ اَنْ يُعْطِيَهَا وَلَدَيْنِ

پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے دو بیٹوں کی دُعا کی۔

فَجَاءَهُ النِّدَاءُ مِنَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهَا وَلَدٌ مَكْتُوْبٌ فِي اللَّوْحِ وَ اَنْتَ تَطْلُبُ لَهَا وَلَدَيْنِ

تو آپ کو ندا آئی کہ اس کے لئے تو لوح محفوظ میں ایک بھی بیٹا نہیں لکھا ہوا۔ آپ دو بیٹوں کا سوال کرتے ہیں۔ آپ نے تین بیٹوں کے لئے عرض کیا تو وہی جواب ملا۔ آپ نے چار بیٹوں کا سوال کیا پھر وہی جواب ملا۔ آپ نے پانچ بیٹوں کے لئے سوال کیا تو پھر پہلے جیسا جواب ملا۔ آپ نے چھ بیٹوں کا سوال کیا تو پھر وہی جواب ملا۔ آپ نے سات بیٹوں کا سوال کیا۔

فَجَاءَ النِّدَاءُ يَكْفِيْ يَا غَوْثِ فَبِهٰذِهِ الْبُشَارَةِ جَاءَتِ الْبُشَارَةُ اِلَيْهَا بِاِعْطَاءِ اللّٰهِ لَهَا سَبْعَةَ اَوْلَادٍ ذُكُوْرًا

تو ندا آئی اے غوث! اتنا ہی کافی ہے۔ اور یہ بشارت بھی ملی کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کو سات لڑکے عطا فرمائے گا۔ (تفریح الخاطر ص ۴۲ مطبوعہ مصر)

فائدہ: شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہٗ النورانی کی ولادت باسعادت بھی اللہ تعالیٰ کے ایک ولی کی دعا سے ہوئی۔ جس کا تذکرہ شاہ عبدالعزیز (۱) محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

---

(۱) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق امام الوہابیہ والدیانبہ اسماعیل قتیل مندرجہ ذیل القابات لکھتے ہیں۔ ہدایت مآب، قدوۂ ارباب صدق وصفا، زبدۃ اصحاب فنا و بقا، سید العلماء، سند الاولیاء، حجۃ اللہ علی العالمین، وارث الانبیاء والمرسلین، مرجع ہر ذلیل وعزیز، مولانا و مرشدنا الشیخ عبدالعزیز جعل اللہ المسلمین بطول بقاءہ واعزنا وسائر المسلمین بمجدہ وعلاءہ۔ (صراط مستقیم)

نے اس طرح فرمایا ہے کہ شیخ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کی اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ وہ ایک دن شکستہ خاطر اور رنجیدہ دل ہو کر شیخ ضا قبری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو شیخ ضا قبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیری پشت سے ایک فرزند پیدا ہوگا جو اپنے علم سے دنیا کو مالا مال کر دے گا۔ (بستان المحدثین فارسی ص... مطبوعہ دہلی)

مولوی اشرف علی تھانوی کی پیدائش: دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اپنی پیدائش کا واقعہ خود بیان کرتے ہوئے اس حقیقت کا اقرار کرتے ہیں کہ ایک ولی اللہ کی دعا کی برکت سے میں پیدا ہوا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ''میں ایک مجذوب کی دُعا سے پیدا ہوا ہوں جن کا نام حافظ غلام مرتضٰی صاحب (۱) ہے اُن سے کہا گیا تھا کہ اس لڑکی یعنی میری والدہ کی اولاد زندہ نہیں رہتی تو فرمایا کہ عمر اور علی رضی اللہ عنہما کی کھینچا تانی میں ٹوٹ جاتی ہے۔ اب جو اولاد ہو علی کے سپرد کر دینا۔ اس کو کوئی نہیں سمجھا۔ میری والدہ جن کی نسبت سنا ہے کہ صاحب ذوق تھیں سمجھ گئیں اور کہنے لگیں کہ باپ فاروقی ہیں اور ماں علوی اور نام بچوں کے والد کے نام پر رکھے جاتے ہیں اب جو اولاد ہو ماں کے خاندان پر نام رکھو یعنی اس میں لفظ علی ہو خوش ہوئے اور فرمایا یہ لڑکی بڑی ذہین ہے۔ یہی مطلب ہے۔ نانی صاحبہ نے عرض کیا کہ پھر آپ ہی نام رکھ دیجئے۔ فرمایا کہ دو لڑکے ہوں گے ایک کا نام اشرف علی خاں رکھنا اور ایک کا نام اکبر علی خاں۔ عرض کیا گیا کہ کیا پٹھان ہیں۔ فرمایا ہاں ہاں۔ ایک کا اشرف علی اور ایک کا اکبر علی رکھنا۔ ایک ہمارا ہوگا۔ وہ حافظ اور مولوی ہوگا اور ایک دنیا دار ہوگا۔ پھر ہم دونوں بھائی پیدا ہوئے۔ (افاضات الیومیہ جلد ۵ ص ۲۰۱ سطر ۲ تا ۱۲، مطبوعہ تھانہ بھون، اشرف السوانح)

اسی واقعہ کو دیوبندی حضرات کے مولوی غلام محمد صاحب نے (جو کہ مولوی

---

(۱)۔ حافظ غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی ہی لکھتے ہیں کہ حافظ غلام مرتضٰی صاحب مجذوب کی باتیں نہایت پاکیزہ اور عقلاء کے کلام کی طرح ہوتی تھیں۔ (مقالات حکمت ص ۹۳)

سلیمان ندوی کے شاگرد ہیں) اپنی کتاب "حیات اشرف" (۱) میں درج کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حافظ صاحب (غلام مرتضیٰ صاحب) کا معاملہ تو یہ تھا

"قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید"

نیز اس واقعہ کو درج کر کے لکھتے ہیں کہ "چنانچہ اس مرد درویش نے جو کچھ توکلاً علی اللہ کہا تھا حرف بحرف پورا ہوا اور کیوں نہ ہوتا"۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(حیات اشرف ص ۲۲، ۲۳ مطبوعہ کراچی)

قدرت کا کرشمہ: حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ (۲) تحریر فرماتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

---

(۱)۔ اس کتاب کی تقریظ میں دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم محمد شفیع صاحب کراچی لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے بہت سے مقامات متفرقہ کو احقر نے بھی دیکھا اور اپنے مشورے بھی مصنف کی خدمت میں پیش کر دیئے میرے خیال میں یہ کتاب اپنے موضوع کے لئے کافی اور نہایت مفید ہے۔ (حیات اشرف ص ۸)

(۲)۔ حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ نبوی میں منظور نظر تھے جس کی تصدیق دیوبندی حضرات کے مستند عالم مولوی اشرف علی تھانوی نے یہ واقعہ اپنی کتاب میں درج کر کے کی ہے کہ حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حج کو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب مدینہ جاؤ۔ تو روضۂ اقدس پر میرا اسلام عرض کرنا۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا وہاں سے (بارگاہ نبوی سے) ارشاد ہوا کہ اپنے پیر سے ہمارا بھی سلام کہنا جب وہ واپس آئے تو حضرت شاہ ابو المعالی صاحب نے پوچھا کہ ہمارا بھی سلام کہا تھا انہوں نے عرض کیا کہ میں نے عرض کر دیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے پیر سے میرا اسلام کہہ دینا۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہی لفظ کہو جو وہاں سے ارشاد ہوا۔ مرید نے عرض کیا کہ حضرت جب آپ کو وہ لفظ معلوم ہے تو پھر میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ (اشرف المواعظ)

هٰذَا الْبَابُ الْعَالِیْ قِبْلَۃُ الْحَاجَاتِ وَ مَلْجَاءُ النَّجَاتِ

یہ عالی دربار قبلہ حاجات اور ملجاء نجات ہے۔

فَاَنَا اَلْتَجِیْ اِلَیْہِ وَ اَطْلُبُ وَ وَلَدًا ذَکَرًا

پس میں ایک لڑکا طلب کرنے کی اس بارگاہ میں التجا کرتا ہوں۔

تو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

طَلَبْتُ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یُّعْطِیَکَ مَاتُرِیْدُ

میں نے اللہ کریم کی بارگاہ عالیہ میں دُعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے وہ چیز عطا فرمائے جو تو چاہتا ہے۔ وہ آدمی روزانہ آپ کی مجلس شریف میں حاضری کے لئے حاضر ہونے لگا۔ قادر مطلق کے حکم سے اُس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ شخص لڑکی کو لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ حضور والا!

کُنَّا طَلَبْنَا عَلٰی وَلَدٍ ذَکَرٍ وَّھٰذِہٖ بِنْتٌ

ہم نے تو لڑکے کے متعلق عرض کیا تھا اور یہ تو لڑکی ہے۔

تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

لُفَّھَا وَ اٰتِہَا اِلَی الْبَیْتِ وَتَرٰی مَا یَظْہَرُ مِنْ وَّرَاءِ اَسْتَارِ الْغَیْبِ

اس کو لپیٹ کر اپنے گھر لے جاؤ اور پردہ غیب سے قدرت کا کرشمہ دیکھنا۔

فَلَفَّھَا وَ اَخَذَھَا وَاَدَّاھَا اِلَی الْبَیْتِ فَاِذَا ھِیَ وَلَدٌ ذَکَرٌ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی

تو وہ حسب ارشاد اُس کو لپیٹ کر گھر لایا اور دیکھا تو قدرت الٰہی سے بجائے لڑکی کے لڑکا پایا۔ اللہ اللہ چہ قادر یست بہ بیں

(تفریح الخاطر ص ۱۸ مطبوعہ مصر، سفینۃ الاولیاء ص ۷۱، تحفہ قادریہ ص ۴۵، ۴۶)

گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

فائدہ: حدیث قدسی ہے کہ میرے مقرب اور مقبول بندے لَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ اگر

مجھ سے کوئی سوال کریں تو میں اُن کو وہ چیز ضرور عطا کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری، مشکوٰۃ المصابیح)

مولوی اشرف علی تھانوی اسی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی مراد پوری کرتے ہیں۔ می دہد یزداں مراد متقی۔

(التذکیر جلد ۳ ص ۹۴ مطبوعہ سادھوڑا)

مولوی صاحب نے ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ ''اولیاء اللہ کے منہ سے وہی نکلتا ہے جو ہونے والا ہوتا ہے''۔ (دعوات عبدیت چوتھا حصہ وعظ چھٹا ص ۱۲)

اولیاء الرحمٰن کی فیض رساں نگاہ کا اقرار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

بزرگوں کی توجہ سے انکار نہیں بے شک بزرگوں کی توجہ سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔

بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد سیاہ گردد ورق(۱)

(دعوات عبدیت جلد ۴ ص ۱۹ وعظ اول)

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ (۲) نے اولیاء کرام کے تصرفات اور کرامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہی فرمایا ہے۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

نیز ایک دوسرے مقام پر انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام علیہم الرحمۃ کی شان مبارکہ میں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن کو مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی

---

(۱)۔ (یہ شعر مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے بھی اپنی کتاب منصب امامت فارسی ص ۵۴ پر لکھا ہے)

(۲)۔ مولانا روم کے متعلق اخبار اہل حدیث دہلی لکھتا ہے کہ مولانا روم سردار اہل توحید، پختہ اہل حدیث اور صاحب تحقیق تھے۔ (اہل حدیث دہلی ص ۱۴، یکم ستمبر ۱۹۵۴ء)

دعوات عبدیت جلد ۴ ص ۱۴ وعظ اول میں درج کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد　　کم کسے زا بدال حق آگاہ شد

ہمسری بانبیاء برداشتند ا　　اولیاء را ہمچو خود پنداشتند

گفت اینک ما بشر ایشاں بشر　　ماؤ ایشاں بستۂ خوابیم وخور

ایں ندانستند ایشاں از عمیٰ　　درمیاں فرقے بود بے منتہاء

ایں خورد گردد پلیدی زو جدا　　واں خورد گرد دہمہ نور خدا

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ خود اپنی تصنیف لطیف فتوح الغیب شریف میں مقام ولایت تحریر فرماتے ہیں کہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَعْضَ کُتُبِهٖ یَابْنَ آدَمَ اَنَا اللّٰه لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اَقُوْلُ لِلشَّیْ کُنْ فَیَکُوْنُ اَطِعْنِیْ اَجْعَلْ تَقُوْلُ لِلشَّیْ کُنْ فَیَکُوْنُ وَ قَدْ فَعَلَ ذَالِكَ بِکَثِیْرٍ مِّنْ اَنْبِیَائِهٖ وَ اَوْلِیَائِهٖ وَ خَوَّاصِهٖ مِنْ بَنِیْ آدَمَ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتب انبیاء سابقین میں فرمایا ہے۔ اے اولاد آدم میں ہی وہ اللہ تعالیٰ ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ جب میں کسی شئے کو کہہ دیتا ہوں کُن ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ پس جب تم میری اطاعت اور فرماں برداری کرو گے تو میں تمہیں اسی مقام پر فائز کردوں گا کہ تو بھی جب کسی سے کہے گا (کُن) ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بنی آدم میں سے بے شمار انبیاء کرام اولیاء کرام اور خواص کو اس صفت اور مرتبہ سے نوازا ہے۔ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۶ اعلیٰ ہامش بہجۃ الاسرار ص ۳۸، ۳۹ مطبوعہ مصر)

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسکی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یکے از اکمل افراد ایں طائفہ ذات شریف اوست (شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ) کہ بجملگی از ہوا و ارادت فانی شدہ بامر و فعل حق بقا یافتہ بتصریف واقتدار وے متصرف شد در کائنات و کشفیت ہر حال و مقامیکہ دریں مقالات مذکور است کنایت از حال شریف خویش میکند

خوشتر آید آنکہ حال دلبراں
گفتہ آید در لباس دیگراں

اُن حضرات میں سے ایک حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات شریف بھی ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کائنات میں تصرف اور اقتدار حاصل ہے۔ در حقیقت ہر حال ومقام میں جو ان مقالات میں مذکور ہیں۔ وہ اپنے حال شریف کا بطور کنایۃً اظہار ہے۔ (شرح فتوح الغیب فارسی ص ۱۰۰ سطر ۱۴ تا ۱۸)

منہ مانگی مراد: حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تحفۃ القادریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابو الخیر سے منقول ہے کہ میں اور چند بغداد کے اور مشائخ حضرت شیخ (عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر تھے۔

فرمود کہ مظہر سخائیم
امروز کہ بر سہ عطائیم
کہ حاجت خود بخواہد ہر کس
تا درو ہمش کہ گوید او بس

تب شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے مودبانہ کھڑے ہو کر عرض کی۔

کالتماسے دارم اے شیخ کبار من زانعام تو ترک اختیار

اُس کے بعد شیخ ابن قائد نے التماس کی۔

کاے بخوبی تمام لطف وعطا طلبم قوت مجاہدہ را

بعد ازاں شیخ عمر بزاز نے نیاز ظاہر کی۔

از کرمت خوف خدا آرزدست مرتبہ صدق وصفا آرزدست

پھر شیخ جمیل حسن فارسی نے عرض کی۔

اے والئے وقت ما باثبات خواہم ز توفیض وحفظ اوقات

اس کے بعد شیخ ابوالبرکات نے کہا۔

کہ شاہا خاطرم مشتاق عشق است گدائی از تو استغراق عشق است

بعدازاں میں نے عرض کیا کہ میں ایسی معرفت چاہتا ہوں کہ جس کے ذریعے سے ربانی وغیر ربانی عبادت میں تمیز کرسکوں۔

اُس کے بعد شیخ خلیل نے آکر رُتبہ قطبیت کی درخواست کی۔

شیخ خلیل آمدو درخواست کرد رتبہ قطبیہ ازاں خواست کرد

شیخ صاحب (عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

كُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

خدا کی قسم میں (ابوالخیر) نے دیکھا کہ جس نے جو کچھ مانگا اُسے مل گیا۔

(تحفہ قادریہ ص ۲۵، ۲۶، بہجۃ الاسرار ص ۳۰)

اُن کے در سے کوئی خالی جائے ہوسکتا نہیں

اُن کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

چور کو ابدال بنا دیا: شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ چونکہ ہمارے پیر جہانگیر (حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کے در دولت پر سب لوگ آتے تھے۔ اور تمام اہل دولت وصاحب ثروت اس بارگاہ کے خادم تھے۔ اس لئے چور نے خیال کیا کہ ضرور ایسے جاہ وجلال والے بڑے مالدار ہوں گے۔

آن را کہ چنیں جاہ وحشم روئے نمود

در خانہ او تودۂ زر خواہد بود

اور ارادہ کیا کہ ان کے گھر میں گھس جاؤں اور اپنی دلی مراد پاؤں۔ جب گھر کے اندر داخل ہوا تو کچھ بھی نہ پایا اور اندھا ہوگیا۔

خفاش کہ درخانہ خورشید رود

روشن کہ چنیں بے بصر و کور شد

آنجناب پر اس سیاہ بے نور کا حال روشن تھا۔ خیال فرمایا کہ یہ بات مروت سے بعید ہے کہ ہمارے گھر میں کامیابی کی خواہش سے آکر ناکامیاب چلا جاوے۔

از فتوحات و از جنس مہیں
کورشد چیزے تواں دادن بایں

آپ ابھی اس خیال میں تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ اے عالی ممالک کے والی! ایک ابدال اس وقت قضائے الٰہی سے فوت ہوگیا ہے جس کے لئے آپ حکم دیں۔ اس جگہ مقرر کیا جائے۔ آنحضرت نے فرمایا ایک شکستہ دل شخص ہمارے گھر میں پڑا ہے جاؤ اُس کو لے آؤ تا کہ اُس کو بلند مرتبہ پر مقرر کریں۔ حضرت خضر علیہ السلام گئے اور اُس شخص کو آپ کے حضور میں پیش کیا جس کو آپ نے ایک ہی نگاہ لطف سے ابدال بنا دیا۔ (تحفہ قادریہ ص ۱۹، ۲۰، خزینۃ الاصفیاء فارسی جلد اص ۹۷ مطبوعہ لکھنؤ)

فائدہ: شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ یہ واقعہ تحریر فرما کر قادریوں کو اس طرح بشارت دیتے ہیں۔

اے قادری دربار کے فقیر تو بھی خوش ہو کہ جب آنحضرت نے ایک ایسے شخص کو جو بری نیت سے آپ کی طرف آیا تھا۔ اپنی دولت سے محروم نہیں رکھا تو تُو کب آپ کی دولت سے محروم رہ سکتا ہے۔ جب کہ صدق وصفا سے اس درگاہ میں آوے۔

چودزد جا بعش آید زراہ بے راہی
بدولت کرمش عارف جہاں باشد
کسے کہ بردرش آید زراہ صدق وصفا
بریں قیاس بکن حال او چساں باشد

(تحفہ قادریہ ص ۲۰)

تاجر کے حق میں دُعا: ابو السعود الحریمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابو المظفر الحسن بن نعیم تاجر نے شیخ حماد الدباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور والا! میرا ارادہ ملک شام کی طرف سفر کرنے کا ہے۔ اور میرا قافلہ بھی تیار ہے۔ سات سو دینار کا

مال تجارت کے لئے ہمراہ لے جاؤں گا تو شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اِنْ سَافَرْتَ فِی هٰذِهِ السَّنَةِ قُتِلْتَ وَ اُخِذَ مَالُكَ ۔ اگر تم اس سال سفر کرو گے تو تم سفر میں ہی قتل کئے جاؤ گے اور تمہارا مال و اسباب لوٹ لیا جائے گا۔ وہ آپ کا ارشاد سن کر مغموم حالت میں باہر نکلا تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی۔

اُس نے شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد سنایا۔ تو آپ نے فرمایا۔

اِنْ سَافَرْتَ تَذْهَبُ سَالِمًا وَ تَرْجِعُ سَالِمًا غَانِمًا وَالضَّمَانُ عَلَیَّ فِیْ ذَالِكَ

اگر تم سفر کرنا چاہتے ہو تو جاؤ تم اپنے سفر سے صحیح و تندرست واپس آؤ گے میں اس کا ضامن ہوں۔

آپ کی بشارت سن کر وہ تاجر سفر کو چلا گیا۔ اور ملک شام میں جا کر ایک ہزار دینار کو اُس نے اپنا مال فروخت کیا بعد ازاں وہ تاجر اپنے کسی کام کے لئے حلب گیا۔ وہاں ایک مقام پر اُس نے اپنے ہزار دینار رکھ دیئے اور وہاں ہی دیناروں کو بھول گیا اور حلب میں اپنی قیام گاہ پر آ گیا۔ نیند کا غلبہ تھا کہ آتے ہی سو گیا خواب کیا دیکھتا ہے کہ عرب بدوؤں نے اس کا قافلہ لوٹ لیا ہے اور قافلہ کے کافی آدمیوں کو اُن بدوؤں نے قتل بھی کر دیا ہے اور خود اُس پر بھی بدوؤں نے حملہ کر کے اُس کو مار ڈالا ہے گھبرا کر بیدار ہوا تو اُسے اپنے دینار یاد آئے۔ فوراً دوڑتا ہوا اُس جگہ پر پہنچا تو دینار وہاں ویسے ہی پڑے ہوئے مل گئے۔ دینار لے کر اپنی قیامگاہ پر پہنچا تو بغداد شریف واپس جانے کی تیاری کی۔

جب بغداد شریف پہنچا تو اُس نے سوچا کہ پہلے شیخ حماد کی خدمت میں حاضر ہوں کیونکہ وہ کبیر السن اور عمر رسیدہ ہیں۔ یا حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں کیونکہ آپ نے میرے سفر کے متعلق جو فرمایا تھا بالکل درست ہوا ہے۔ اسی سوچ و بچار میں تھا کہ حسن اتفاق سے سوق سلطان میں شیخ حماد سے اُس کی ملاقات ہوئی۔ تو آپ نے اُس کو ارشاد فرمایا کہ پہلے حضرت غوث الثقلین قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔

فَاِنَّہٗ رَجُلٌ مَحْبُوْبٌ وَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ فِیْکَ سَبْعَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً حَتّٰی جَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا قَدَّرَہٗ عَلَیْکَ مِنَ الْقَتْلِ یَقْظَۃً فِی الْمَنَامِ وَ مَا قَدَّرَہٗ مِنْ ذِھَابِ مَالِکَ وَ فَقْرِکَ مِنْہُ نِسْیَانًا فِیْ مَنَامِکَ

کیونکہ وہ محبوب سبحانی ہیں انہوں نے تمہارے حق میں ستر مرتبہ دُعا مانگی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کریم نے تمہارے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دیا ہے اور مال کے تلف ہونے کو نسیان سے بدل دیا ہے جب تاجر حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان بازار میں تجھ سے بیان فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہے کہ میں نے ستر مرتبہ اللہ کریم کی بارگاہ میں تمہارے لئے دعا کی کہ وہ تمہارے قتل کے واقعہ کو بیداری سے خواب میں تبدیل کر دے اور تمہارے مال کے ضائع ہونے کو صرف تھوڑی دیر کے لئے نسیان سے بدل دے۔

(قلائد الجواہر ص ۶۵، تحفہ قادریہ ص ۴۶، ۴۷)

فائدہ: سرور کائنات مفخر موجودات، باعث تخلیق کائنات منبع کمالات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔ (ترمذی شریف ص.....، مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۵)

جلالِ غوثیت

چوہے کا مر جانا: شیخ معمر جرادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے کہ چھت سے تین مرتبہ مٹی گری آپ اسے جھاڑتے گئے۔ جب چوتھی مرتبہ مٹی گری تو آپ نے سر مبارک اُٹھا کر چھت کی طرف جلالیت سے دیکھا تو ایک چوہا مٹی کھود کھود کر گرا رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ طـــار راسك۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ فوراً اُس چوہے کا سر ایک طرف اور دھڑ ایک طرف جا پڑا۔ (قلائد الجواہر ص ۳۵، تحفۃ القادریہ ص ۲۲)

بنی اورا سر جدا و تن جدا   ہمچناں کیں موش را شد ماجرا

چڑیا کی موت: شیخ عمر بن مسعود بزاز رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ وضو فرما رہے تھے کہ ایک چڑیا نے آپ پر بیٹ کر دی۔ آپ نے جلالیت سے سر مبارک اُٹھا کر اوپر دیکھا تو وہ اوپر اُڑ رہی تھی۔ آپ کا دیکھنا ہی تھا کہ سَقَطَ مَیِّتًا وہ اُسی وقت گر کر مر گئی۔ آپ جب وضو سے فارغ ہوئے تو آپ نے کپڑے کا وہ حصہ دھویا اور اپنی قمیص مبارک اتار کر مجھے دی اور فرمایا کہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت خیرات کر دو۔ یہ اس کا بدلہ ہے۔

(قلائد الجواہر ص ۳۵، تحفہ قادریہ ص ۲۲)

حب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

مغفرت اور کشادگی قبر: حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک بہت ہی زیادہ گہنگار شخص تھا لیکن اُس کے دل میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت ضرور تھی۔ جب اُس کے مرنے کے بعد اُس کو دفن کیا گیا تو قبر میں منکر نکیر نے سوالات کیے تو اُس نے ہر سوال کا جواب عبدالقادر کہتے ہوئے دیا۔ تو منکر نکیر کو رب قدیر کی بارگاہ عالیہ سے حکم آیا۔

اِنْ کَانَ هٰذَا الْعَبْدُ مِنَ الْفَاسِقِیْنَ لٰکِنَّهٗ فِیْ مَحَبَّةِ مَحْبُوْبِی السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ مِنَ الصَّادِقِیْنَ

اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوب سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ جو کہ صادقین میں سے ہیں کی ذات سے محبت ہے۔

فَلِاَجْلِهٖ غَفَرْتُ لَهٗ وَسَّعْتُ قَبْرَهٗ بِمَحَبَّتِهٖ وَحُسْنِ اِعْتِقَادِهٖ فِیْهِ ۔

(تفریح الخاطر ص ۲۳ مطبوعہ مصر)

فائدہ: یہی واقعہ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مجدد مولوی اشرف علی تھانوی

نے بھی ذکر کیا ہے اور اُس مرنے والے آدمی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دھوبی تھا۔ نیز تھانوی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے یہ واقعہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب (۱) گنج مرادآبادی سے خود سُنا ہے۔ (افاضات الیومیہ جلد ۲ ص ۲۷ مطبوعہ تھانہ بھون)

عذاب قبر سے نجات: بغداد شریف کے محلہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے مردہ کے چیخنے کی آواز سنائی دینے کے متعلق لوگوں نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے پوچھا کیا اُس قبر والے نے مجھ سے خرقہ پہنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور والا! اس کا ہمیں علم نہیں۔ دوسری مرتبہ آپ نے پوچھا کہ اُس نے کبھی میری مجلس میں حاضری دی تھی؟ لوگوں نے جواباً عرض کی بندہ نواز! اس کا بھی علم نہیں۔ بعد ازیں آپ نے پوچھا کہ کیا اُس نے میرے پیچھے نماز بھی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں جانتے تو آپ نے فرمایا۔ اَلْمُفْرِطُ اَوْلٰی بِالْخَسَارَۃِ۔ بھولا ہوا شخص ہی خسارہ میں پڑتا ہے۔ اُس کے بعد آپ نے مراقبہ فرمایا اور آپ کے چہرہ مبارک سے جلال، ہیبت اور وقار ظاہر ہونے لگا۔ آپ نے سر مبارک اُٹھا کر فرمایا کہ فرشتو نے مجھے کہا ہے۔

اِنَّہٗ رَاٰی وَجْھَکَ وَ اَحْسَنَ بِکَ الظَّنَّ وَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی رَحِمَہٗ بِکَ

کہ اُس شخص نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے حسن ظن اور محبت رکھتا تھا۔ لہٰذا اس سبب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم کر دیا ہے اُس کے بعد اُس قبر سے کبھی بھی آواز نہ سنائی دی۔ (قلائد الجواہر ص ۲۵ مطبوعہ مصر)

(۱)۔ دیوبندی حضرات مولوی فضل الرحمٰن صاحب کو قطب وقت تسلیم کرتے ہیں۔ (حیات اشرف ص ۴۱)

دیگر کرامات

قبر سے نکل کر بیعت فرمانا: ایک شہر میں سیدنا محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا معتقد رہتا تھا۔ اُس نے سلسلہ قادریہ میں داخل ہونے کا ارادہ بھی کر رکھا تھا۔ ایک روز وہ دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد شریف پہنچا۔ تو اُس کو معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو چکا ہے۔

آخر اُس نے آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا۔ قبر مبارک پر حاضر ہو کر آداب زیارت بجالایا۔

فَظَهَرَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ مِنْ مَرْقَدِہٖ وَاَخَذَ بِیَدِہٖ وَ اَعْطَاہُ الْاِنَابَۃَ وَانْتَسَبَ بِسِلْسِلَتِہٖ

تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی قبر شریف سے نکلے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے توجہ دی اور اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرمایا۔ (تفریح الخاطر ص ۲۴ مطبوعہ مصر)

فائدہ: امام المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآرا تفسیر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف درج فرماتے ہیں۔

اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ لٰکِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر انتقال فرماتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۹۸ مطبوعہ مصر)

مندرجہ واقعہ کی مانند ایک واقعہ دیوبندی حضرات کے مقتدر اور مستند حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی درج کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

محمد بن ابی بکر الحکمی کی کرامتوں میں یہ بھی ہے جو امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں رہنے کے واسطے آیا تھا مگر ان کی وفات ہو چکی تھی

آپ قبر سے نکلے اور اُسے بیعت کرلیا۔

(جمال الاولیاء ص ۱۰۶ مصنف مولوی اشرف علی تھانوی)

عقل آں رانیست دل آزردہ
ہر کہ گوید اولیاء را مردہ

بغداد شریف کا کتا: شیخ احمد زندہ علیہ الرحمۃ اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کے پاس شیر پرسوار ہوکر جایا کرتے تھے۔ مہمان نواز شیر کے کھانے کے لئے ایک گائے پیش کیا کرتا تھا۔ ایک روز آپ بغداد شریف حاضر ہوئے اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے۔ لوگوں نے بارگاہ غوثیہ میں عرض کیا کہ یہ شیخ جس کے ہاں مہمان ہوتے ہیں تو وہ میزبان آپ کے شیر کی خوراک ایک گائے پیش کرتا ہے۔ آپ کا اب کیا حکم ہے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ جاؤ اور اصطبل سے ایک گائے لادو۔ جب وہ اصطبل سے گائے لے کر آئے تو اصطبل کے دروازہ پر ایک چھوٹا سا کتا بیٹھا تھا وہ بھی اُن کے پیچھے چل دیا۔ جب انہوں نے شیر کے قریب گائے کو کیا تو شیر گائے پر لپٹنے لگا تو اُس چھوٹے سے کتے نے شیر پر حملہ کر کے شیر کو پھاڑ ڈالا۔

فَجَاءَ الشَّيْخُ اِلٰى حَضْرَةِ الْغَوْثِ وَ قَبَّلَ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ وَتَابَ عَلٰى يَدَيْهِ

تو شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کے مبارک ہاتھوں کو چوما اور توبہ کی۔ (تفریح الخاطر ص ۵۰)

کیا دبے جس پر حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

خانہ کعبہ کی زیارت: شیخ ابو محمد صالح بن ویرجان الزکالی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابو مدین مغربی رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بغداد شریف تعلیم فقر کے حصول کے لئے بھیجا۔ سیدنا غوث پاک نے مجھے بیس یوم اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر ہی بٹھائے رکھا۔ بیس روز گزرنے کے بعد آپ نے مجھے قبلہ کی سمت اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ابو صالح! اس طرف دیکھو۔ جب میں نے حسب حکم دیکھا تو آپ

نے پوچھا ماتری تم کیا دیکھ رہے ہو۔ قُلْتُ الْکَعْبَۃَ میں نے عرض کیا کہ خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہوں۔ بعدازیں آپ نے مغرب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ادھر دیکھو۔ جب میں نے دیکھا تو پوچھا کیا دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ شَیْخِیْ اَبُوْ مَدْیَنْ اپنے شیخ حضرت ابومدین قدس سرہٗ العزیز کو دیکھ رہا ہوں۔ (قلائد الجواہر ص ۶۹)

کیمیا پیدا کند مشت گلے

بوسہ زن بر آستان کاملے

بے موسمی سیب: شیخ ابوالعباس خضر بن عبداللہ الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں خلیفہ المستنجد باللہ ابو المظفر عباسی کو دیکھا اور اُس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور والا! میں اطمینان قلبی کے لئے آپ کی کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ ابوالمظفر نے عرض کیا کہ میں سیب چاہتا ہوں۔ اور عراق میں وہ موسم سیب کے پھل کا نہ تھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ہوا میں پھیلایا تو دیکھا کہ آپ کے مبارک ہاتھ میں دو سیب ہیں۔ آپ نے ایک سیب ابوالمظفر کو دیا اور دوسرا خود اپنے پاس رکھا۔ آپ نے ہاتھ والا سیب چیرا تو وہ سفید نکلا اور اُس میں سے کستوری کی سی خوشبو آتی تھی۔ مگر ابوالمظفر نے جب اپنا سیب چیرا تو اُس میں سے کیڑا نکلا۔ اس پر اُس نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے کہ آپ کا سیب تو نہایت ہی عمدہ اور نفیس ہے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوالمظفر! اُس کو ظالم کا ہاتھ لگا جس سے اُس میں کیڑا پیدا ہو گیا۔

(بہجۃ الاسرار ص ۶۱، قلائد الجواہر ص ۶۵)

بیداری میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت: ایک دن حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے تھے۔ اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند آ گئی۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ نے اہل مجلس سے فرمایا خاموش رہو۔

اور آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے با ادب کھڑے ہو گئے۔ اور ان کی طرف دیکھتے رہے۔ جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا "حضرت نبی را صلی اللہ علیہ وسلم در خواب دیدی" کہ آپ نے خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟

شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ جی ہاں

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ من برائے وے بادب بایستادہ بودم۔ یعنی میں اسی لئے بادب کھڑا ہو گیا تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ (جواباً عرض کرتے ہوئے) بملازمت تو یعنی آپ کی خدمت اقدس میں ہی حاضری۔

بعد ازیں لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت غوث اعظم نور اللہ ضریحہ کے اس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ میں اس لئے ادب سے کھڑا ہو گیا تھا۔ تو شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آنچہ من بخواب می دیدم وے بہ بیداری میدید۔ میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا آپ اُس کو بیداری میں دیکھتے تھے۔

(نفحات الانس فارسی ص ۳۵۵، ۳۵۶، مدارج النبوت فارسی)

قارئین کرام!

یہ آپ کی کرامات و تصرفات اور خوارق عادات میں سے چند کا اندراج کیا ہے۔ کیونکہ حضرت کی کرامات بے شمار، بے حد اور خارج عن الحصر ہیں۔ جس پر اسلاف کا اتفاق ہے۔ حتیٰ کہ مخالفین کے بہت بڑے امام اور محدث نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے بھی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ شہرت او بے نیاز میکند اذ کر یافعی گفتہ کرامانہ

خارجۃ عن الحصر وقد تواترت اوقربت من التواتر۔

(تقصار مصنف نواب صدیق (۱) حسن خاں)۔

سلاسل عالیہ میں آپ کا فیض

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ: شیخ عارف باللہ عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب'' کے پچیسویں باب میں قطب العباد، غوث البلاد خواجہ بہاؤ الخلق والحقیقت والدین محمد بن محمد النقشبندی رضی اللہ عنہ کے حالات مبارکہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

اَنَّ غَوْثَ الْاَعْظَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَفَ یَوْمًا مَعَ جَمَاعَۃٍ عَلٰی سَطْحٍ وَتَوَجَّہَ اِلٰی طَرْفِ بُخَارَیٰ وَ شَمَّ رَائِحَۃَ الْکِرَامِ وَ قَالَ بَعْدَ وَفَاتِیْ بِمُرُوْرِ مِائَۃٍ وَ سَبْعَۃٍ وَ خَمْسِیْنَ عَامًا یُوْلَدُ رَجُلٌ مُحَمَّدِیُّ الْمَشْرَبِ الْمُسَمّٰی بِھَاؤُالدِّیْنِ مُحَمَّدُ نِ النَّقْشَبَنْدِیْ وَیَفُوْزُ بِنِعْمَۃٍ خَاصَّتِیْ

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایک دن جماعت کے ہمراہ کھڑے تھے۔ کہ بخارا شریف کی طرف متوجہ ہو کر ہوا کو سونگھا اور بعد ازاں فرمایا میرے انتقال کے ایک سو ستاون سال بعد ایک مرد کامل محمدی مشرب جس کا نام بہاؤ الدین محمد نقشبندی ہوگا۔ بخارا میں پیدا ہوگا جو میری خاص نعمت سے فیضاب ہوگا۔ پس جس طرح حضرت غوث پاک قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ویسے ہی ہوا۔ (تفریح الخاطر ص ۱۹)

---

(۱)۔ وہابیہ کے مستند مولوی اسماعیل سلفی گوجرانوالہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے متعلق رقمطراز ہیں کہ وقت، نظر و وسعت مطالعہ، زہد و تقویٰ کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہم قرآن میں ان کا ذہن بے حد صاف ہے۔ بہت سے اکابر قدماء سے بھی ان کی رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات النبی ص ۴۶، ۴۷ مصنف اسماعیل) مولوی اشرف سندھو لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں اہلحدیث مسلک کے علمبردار ہیں اور وسیع النظر محقق تھے۔ (تاریخ التقلید ص ۱۴۹)

شہنشاہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ غوثیت میں ہدیہ عقیدت اس طرح پیش کرتے ہیں۔

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نو قلب از نور اعظم شاہ عبدالقادر است

امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس اللہ سرہٗ القوی مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ایک راہ وہ ہے جس کا تعلق ولایت سے ہے، تمام اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء اور عام اولیاء اللہ اسی ولایت کے راستہ سے واصل ہوتے ہیں نیز راہِ سلوک کا مطلب یہی راستہ ہے بلکہ جذبۂ متعارفہ اسی میں داخل ہے۔ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اسی راہ سے واصل ہونے والوں کے پیشوا ہیں اور جن بزرگوں نے اس راہ سے فیض حاصل کیا ہے ان کے سردار ہیں اور ان بزرگوں کا عالی مقام ان سے متعلق ہے اور اس مقام پر گویا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے قدم آں حضرت سرورِ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک پر ہیں۔ اور حضرت فاطمہ و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مقام پر ان کے ساتھ شامل ہیں۔

میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت امیر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ وصال سے قبل اس مقام ولایت کے ملجاء و ماویٰ تھے اور جس کسی کو اس راستہ سے فیض پہنچتا تھا۔ ان ہی کے توسط اور توسل سے پہنچتا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو یہ اونچے درجہ کا منصب حضرات حسنین کریمین نیرین رضی اللہ عنہما کو بالترتیب حاصل ہوا۔ ان کے بعد بالترتیب بارہ اماموں کو پہنچتا رہا اور اسی طرح ان بزرگوں کے وصال کے بعد جس کسی کو فیض پہنچتا ہے۔ ان ہی کے توسل سے پہنچتا ہے اور بعد ازاں جتنے بھی اقطاب اور نجبائے وقت ہوئے ہیں۔ ان کے ملجاء و ماویٰ بھی وہی ہوئے ہیں۔ کیونکہ اطراف کو لامحالہ مرکز سے ملنا

ہی پڑتا ہے۔

تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رسید قدس سرہٗ وچوں نوبت بہ ایں بزرگوار شد منصب مذکور باو قدس سرہ مفوض گشت و مابین آئمہ مذکورین وحضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمے گردد و وصول فیوض و برکات دریں راہ بہ ہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم مے شود چہ ایں مرکز غیر او را میسر نشدہ از ینجاست کہ فرمودہ۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبٗ

یہاں تک کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ اس مرتبہ تک پہنچ گئے اور یہ مرتبہ آپ کو مل گیا۔ مذکورہ بالا اماموں اور حضرت شیخ قدس سرہٗ کے درمیان کوئی شخص اس مرتبہ پر نہیں ہے اور اب اس راستے میں فیوضات و برکات جتنے اقطاب، نجباء اور ولیوں کو پہنچتی ہیں ان کے ذریعے پہنچتی ہیں کیونکہ فیض کا یہ مرکز اُن کے بغیر کسی کو نہیں ملا۔ اسی جگہ آپ نے (غوث پاک رضی اللہ عنہ) نے فرمایا ہے۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَاتَغْرُبٗ

(مکتوبات شریف فارسی جلد ۳ ص ۲۵۱، ۲۵۲ مکتوب نمبر ۱۲۳ دفتر سوم مطبوعہ دہلی)

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

سلسلہ عالیہ چشتیہ: مولانا جمال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سیر العارفین میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ اور حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کی خدمت اقدس میں ستاون یوم دن رات رہے۔

وَاسْتَفَاضَ مِنْ حَضْرَتِہٖ اَنْوَاعَ الْفَیْضِ وَ جَوْھَرَۃَ الْبَاطِنِ وَالْکَمَالِ

اور آپ کے فیوضات اور جمعیۃ باطن و کمال سے مستفیض ہوئے۔

(تفریح الخاطر ص ۲۰)

شیخ نور اللہ حفید الفقیہ الشیخ حسن القطبی علیہ الرحمۃ لطائف القادریہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

اِنَّ شَیْخَ الْوَاصِلِیْنَ مُعِیْنَ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ الْجِشْتِیْ طَلَبَ الْعِرَاقَ مِنَ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ

کہ شیخ الواصلین معین الحق والدین چشتی رضی اللہ عنہ نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عراق کا علاقہ مانگا۔

فَقَالَ لَہُ الْغَوْثُ اَعْطَیْتُ الْعِرَاقَ لِشَھَابِ الدِّیْنِ عُمَرَ السُّھْرَوَرْدِیْ وَ اَعْطَیْتُکَ الْھِنْدَ

تو آپ نے ارشاد فرمایا عراق میں شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کر دیا ہے اور تم کو ہندوستان کا علاقہ عطا کرتا ہوں۔ (تفریح الخاطر ص ۲۱)

دربار غوثیہ میں خواجہ خواجگان، ہند الولی، معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ العزیز ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

یا غوث معظم نور ہدیٰ مختار نبی مختار خدا

سلطان دو عالم قطب علیٰ حیراں زجلالت ارض و سما

چوں پائے نبی تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت

اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چو پیش شاہ گدا

دربزم نبی عالی شانی ستار عیوب مریدانی

در ملک ولایت سلطانی اے منبع فضل وجود وسخا

معین کہ غلام نام تو شد دریوزہ گرا کرام تو شد

شد خواجہ ازاں کہ غلام تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

سلسلہ عالیہ سہروردیہ: شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ میں اپنے عالم شباب میں علم کلام میں بہت مشغول رہتا تھا اور اس فن کی بہت سی کتابیں بھی میں نے از بر کر لی تھیں۔ میرے عم بزرگوار حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ علم کلام میں کثرت سے مشغول ہونے سے منع فرماتے تھے۔

آخر ایک روز وہ مجھے حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شاہ جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں لے گئے اور حاضر ہو کر عرض کیا۔ بندہ نواز! یہ میرا بھتیجا ہے اور ہمیشہ علم کلام میں مشغول رہتا ہے۔ میں نے اس کو اس کے پڑھنے سے کئی مرتبہ منع کیا ہے۔ ان کے عرض کرنے پر حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اس فن کی تم نے کون کون سی کتاب پڑھی ہے۔ میں نے کتابوں کے نام بتائے تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا جس سے مجھے ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور میرے دل سے اس علم کے تمام مسائل نسیاً منسیا ہو گئے۔

وَاَقَرَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ الْعِلْمَ اللَّدُنِّیَّ فِی الْوَقْتِ الْعَاجِلِ وَ قُمْتُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ اَنَا اَنْطِقُ بِالْحِکْمَۃِ وَقَالَ لِیْ اَنْتَ اٰخِرُ الْمَشْھُوْرِیْنَ فِی الْعِرَاقِ

اور اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت میرے سینہ میں علم لدنی بھر دیا، اور جب میں آپ کے آستانہ عالیہ سے واپس ہوا تو علم و حکمت اور علم لدنی میری زبان پر تھا۔ نیز آپ نے مجھے ارشاد فرمایا تم عراق کے متاخرین میں سے شہرہ آفاق شخصیت ہو گے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۳۲، ۳۳، قلائد الجواہر ص ۲۹، ۳۰، نفحات الانس فارسی ص ۳۵۷، تحفہ قادریہ ص ۲۶، ۲۷)

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا
مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

قاسم ولایت

علامہ عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو ولی بنانا چاہتا ہے تو حکم فرماتا ہے کہ

اَنْ یَّاخُذُوْہُ بِحُضُوْرِ الْمُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کو محمد مصطفیٰ کی بارگاہ میں پیش کرو۔ جب نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ میں پیش کیا جاتا ہے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

خُذُوْہُ اِلٰی وَلَدِیْ السَّیِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ یَرٰی لِیَاقَتَہٗ وَاِسْتِحْقَاقَہٗ بِمَنْصَبِ الْوِلَایَۃِ

اس کو میرے بیٹے سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ اس کی قابلیت دیکھیں اور یہ بھی دیکھیں کیا یہ منصب ولایت کا مستحق ہے یا کہ نہیں۔ حسب ارشاد وہ دربار غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ اُس کو منصب ولایت کے قابل دیکھتے ہیں تو اُس کا نام دفتر محمدیہ میں لکھ کر مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر اُسے نبی پاک صاحب لوک علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ عالیہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تحریر کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم لکھا جاتا ہے۔

فَیُطْلَعُ لَہٗ خِلْعَۃَ الْوِلَایَۃِ فَتُعْطٰی بِیَدِ الْغَوْثِ فَیُوْصِلُھَا اِلَیْہِ فَفِیْ عَالَمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ یَکُوْنُ ذَالِکَ الْوَلِیُّ مَقْبُوْلًا وَّمُسَلَّمًا

پس اُس کو ولایت کی خلعت سے آگاہ کیا جاتا ہے جو اس کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھ سے عنایت کی جاتی ہے۔ اور وہ شخص اس خلعت کو پہن لیتا ہے اور عالم غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے۔

فَھٰذِہِ الْعُھْدَۃُ مُتَعَلِّقَۃٌ بِحَضْرَتِ الْغَوْثِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَلَیْسَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ الْکِرَامِ مُمَاثِلَۃٌ وَّ مُشَارَکَۃٌ مَعَ الْغَوْثِ فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ فَفِیْ کُلِّ عَصْرٍ وَزَمَانٍ تَسْتَفِیْضُ مِنْ حَضْرَتِہِ الْاَقْطَابُ وَالْغَوْثُ وَ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ

پس اس عہدہ پر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ قیامت تک فائز رہیں گے اور اس مقام میں کوئی ولی آپ کے مماثل اور شریک نہیں ہے۔ ہر زمان اور آن میں قطب، غوث اور تمام اولیاء اللہ آپ کی ذات منبع برکات سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔

(تفریح الخاطر ص ۳۸، ۳۹ مطبوعہ مصر)

کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز — کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر — بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

حکم نافذ ہے تیرا خامہ ترا سیف تری — دم جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا

مزارات پر حاضری

گنبد خضریٰ پر حاضری: ایک مرتبہ حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز نبی کریم، رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر پر چالیس روز تک کھڑے یہ دو شعر پڑھتے رہے۔

ذُنُوْبِیْ کَمَوْجِ الْبَحْرِ بَلْ هِیَ اَکْثَرُ
کَمِثْلِ الْجِبَالِ الشُّمِّ بَلْ هِیَ اَکْبَرُ
وَلٰکِنَّهَا عِنْدَ الْکَرِیْمِ اِذَا عَفَا
جَنَاحٌ مِّنَ الْبَعُوْضِ بَلْ هِیَ اَصْغَرُ

دوسری مرتبہ جب حاضر ہوئے تو گنبد خضریٰ کے سامنے یہ اشعار پڑھے۔

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ
وَهٰذِهٖ نَوْبَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَكَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِیْ (۱)

(۱)۔ دوری کی حالت میں اپنی روح کو آپ کی بارگاہ میں بھیجا کرتا تھا۔ جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی اور اب میں خود حاضر ہوا ہوں۔ سو اپنا دایاں ہاتھ مبارک بڑھایئے تا کہ اُن کو بوسہ دینے کا شرف میرے ہونٹوں کو حاصل ہو۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

فَظَهَرَتْ یَدُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَافَحَهَا وَ قَبَّلَهَا وَ وَضَعَهَا عَلٰی رَأْسِہٖ

پس اُسی وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک نمودار ہوا۔ آپ نے مصافحہ کیا۔ اُس کو بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا۔ (تفریح الخاطر ص ۲۵ سطر ۳ تا ۱۱ مطبوعہ مصر)

(اسی قسم کا واقعہ علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق روض الریاحین میں درج فرمایا ہے)

امام احمد (۱) بن حنبل قدس سرہٗ العزیز کے مزار مبارک پر حاضری:

حضرت علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے۔

فَشَهِدْتُهٗ خَرَجَ مِنْ قَبْرِہٖ وَ ضَمَّ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ اِلٰی صَدْرِہٖ وَ اَلْبَسَہٗ خِلْعَةً وَ قَالَ یَا شَیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ قَدِ افْتَقَرَ اِلَیْكَ فِیْ عِلْمِ الشَّرِیْعَةِ وَ عِلْمِ الْحَقِیْقَةِ وَ عِلْمِ الْحَالِ

تو میں نے اُس وقت دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنی قبر مبارک سے باہر نکل کر آپ کو سینہ سے لگایا اور کہا اے شیخ عبدالقادر! میں علم شریعت، علم حقیقت اور علم حال میں آپ کا محتاج ہوں۔

(قلائد الجواہر ص ۳۹، تحفہ قادریہ ص ۸۷، سفینۃ الاولیاء ص ۶۳)

ہے تری ذات عجب بحر حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

---

(۱)۔ شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ابوالحسن بن زاغونی سے مروی ہے کہ جب ابو جعفر بن ابوموسیٰ کو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا تو سیدنا امام احمد بن حنبل کا جسم ان کی قبر میں ایک سوراخ سے دکھائی دیا تو آپ کا کفن مبارک بالکل صحیح تھا کہیں سے پھٹا ہوا بھی نہ تھا اور نہ ہی اُس کا رنگ تبدیل ہوا تھا۔ حالانکہ سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال فرمائے ہوئے دو سو تیس سال گزر چکے تھے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۷۶ مطبوعہ حیدر آباد دکن)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی منقبت میں ہی فرمایا ہے۔

سر بھلا کوئی کیا جانے کے ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

حضرت معروف کرخی (۱) رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری

حضرت علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوا۔ تو حضرت نے حاضر ہو کر کہا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخِ مَعْرُوْفُ عَبَرْتَنَا بِدَرَجَۃٍ

اے شیخ معروف کرخی السلام علیک آپ ہم سے ایک درجہ آگے ہیں۔

پھر دوسری مرتبہ زیارت کے لئے حاضری دی تو میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے اس دفعہ کہا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخِ مَعْرُوْفُ عَبَرْنَاکَ بِدَرَجَتَیْنِ

اے معروف کرخی السلام علیک ہم آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے۔ تو شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر شریف میں سے جواب دیا۔

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا سَیِّدَ اَھْلِ زَمَانِہٖ

اے اہل زمانہ کے سردار! وعلیک السلام۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۳، قلائد الجواہر ص ۳۹، تحفہ قادریہ ص ۵۱، ۵۲)

(۱)۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کی قبر شریف پر مانگی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے اہالیان بغداد آپ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر ان کے توسل سے بارش کی طلب کے لئے دعا کرتے تھے تو بارش ہونی شروع ہو جاتی آپ کی قبر شریف تریاق مجرب ہے ۲۰۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(روض الریاحین ص ۳۰۷، طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۶۱، جامع کرامات الاولیاء، حیوۃ الحیوان، اکمال فی اسماء الرجال)

فائدہ: مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ مُردوں کا بات چیت کرنا۔ یہ قسم تو پہلی قسم (مردوں کو زندہ کرنا) سے بھی زیادہ واقع ہوئی ہے۔ اسی قسم کا ایک واقعہ ابوسعید خراز سے اور پھر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایت ہے۔ جن میں سے آخری بزرگ علامہ تاج الدین سبکی کے والد ماجد حضرت شیخ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

(جمال الاولیاء ص ۲۴)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ عارف باللہ شیخ محمود کردی شیمانی مقیم مدینہ منورہ کی کتاب الباقیات الصالحات میں وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی۔ تو جب سلام کیا تو اپنے کان سے واقعی طریقے سے سلام کا جواب سنا اور آپ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے لڑکے کا نام ان کے نام پر رکھیں پھر ان کے لڑکا ہوا اور اُس کا نام اُنہوں نے حمزہ رکھا۔ (جمال الاولیاء ص ۳۶)

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مندرجہ بالا واقعہ شیخ کردی کی کتاب الباقیات الصالحات میں خود دیکھا ہے۔ (جامع کرامات الاولیاء جلد ا ص...)

امام ابوالقاسم قشیری، علامہ جلال الدین السیوطی اور علامہ عبداللہ الیافعی علیہم الرحمۃ نے ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے جس سے اولیاء کرام کی حیات کا ثبوت اظہر من الشمس ہے۔

مکہ مکرمہ میں ایک شخص نے اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے استاذ! کل ظہر کے وقت میرا انتقال ہوگا۔ یہ اشرفی لیجئے اس میں سے آدھی اشرفی قبر کھودنے والے کو اور آدھی اشرفی کا کفن خریدنا۔ جب دوسرا دن آیا اور ظہر کا وقت ہوا تو وہ مرید آیا اور طواف کیا اور کچھ دور جا کر انتقال کیا جب شیخ نے غسل و کفن دے کر لحد میں رکھا۔

فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ اَحَيَاةٌ بَعْدَ الْمَوْتِ؟

تو اُس نے کہا۔

اَنَا مُحِبٌّ وَكُلُّ مُحِبِّ اللّٰهِ حَيٌّ

میں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہوں، اور ہر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا نہیں

مرتا۔ (رسالہ قشیریہ ص ۱۵۳، شرح الصدور ص ۸۶، ۸۷، روض الریاحین ص ۲۰۴، ۲۰۵)

علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ السجانی (۱) اپنی بیعت کا واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے شیخ عارف باللہ تعالیٰ حضرت محمد شناوی رضی اللہ عنہ نے میری بیعت اپنے شیخ سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کے گنبد کے اندران کے چہرہ کے مقابل لی اور مجھے اپنے ہاتھ سے ان کے سپرد کیا۔ چنانچہ حضرت نے اپنا ہاتھ قبر مبارک سے نکال کر میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ تو حضرت محمد شناوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان عرض کیا یا حضرت! آپ کی نگاہ اس عبدالوہاب شعرانی پر رہے اور اس کو آپ اپنی آنکھوں میں رکھیں تو اُس پر میں نے خود سُنا کہ حضرت سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے اپنی قبر مبارک سے فرمایا۔ اچھا۔

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے عرس پاک میں دیر سے پہنچا تو وہاں بعض اولیاء اللہ موجود تھے۔ اُنہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت سید احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر مبارک کا پردہ ہٹا کر فرماتے تھے کہ عبدالوہاب نے دیر لگائی ہے کہ وہ ابھی نہیں آیا۔ (طبقات الکبریٰ جلد اصفحہ ۱۸۶)

گستاخی کا انجام

حضور پرنور سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی اولاد کو جس کسی نے اذیت پہنچائی تو وہ اذیت اُس کی ذات اور اُس کی اولاد کی تباہی کا باعث بنی۔ چنانچہ علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کا مشاہدہ بچشم خود کیا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نائب حماہ (جو کہ نصوح کے نام سے پکارا جاتا تھا) نے آپ کی اولاد پاک میں سے شیخ احمد بن شیخ قاسم رحمۃ اللہ علیہ کو سخت اذیت پہنچائی۔ اذیت پہنچانے کے بعد قلیل عرصہ ہی گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی جڑ اور بنیاد ہی اُکھیڑ دی۔

---

(۱)۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی علامہ شعرانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ عالم، محدث، صوفی، صاحب کرامات کثیرہ، تالیفات نفیسہ، متبع سنت، مجتنب من البدعۃ، جامع الشریعۃ والطریقۃ تھے۔ (تاج مکلل)

وَقَطَعَ ذُرِّيَّتَهٗ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ

اور اُس ظالم کی اولاد میں سے بھی کوئی ایک باقی نہ رہا۔ اور یہ آیہ کریمہ صادق آنے لگی۔

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ

کیا تمہیں ان میں سے کسی کا کچھ نشان باقی نظر آتا ہے۔

(قلائد الجواہر ص ۵۶)

ابن یونس وزیر ناصر الدین نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک کو طرح طرح کی اذیت اور تکلیف پہنچائی۔ یہاں تک کہ اُس نے بغداد شہر سے بھی جلاوطن کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے خاندان کو تباہ و برباد کر دیا۔

وَمَاتَ اَقْبَحَ مَوْتَةٍ

اور اُس کی موت نہایت ہی عبرتناک ہوئی۔ (قلائد الجواہر ص ۵۶)

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

وَنَحْنُ لِمَنْ قَدْ سَاءَنَا سَمٌّ قَاتِلٌ

فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيُجَرِّبْ وَيَعْتَدِيْ

اور جو کوئی بھی ہمیں اذیت پہنچائے ہم اُس کے لئے سم قاتل ہیں۔ جسے اس کا یقین نہ ہو وہ اذیت پہنچا کر اُس کا تجربہ کر لے۔

شیخ علی بن ہیتی (۱) رحمۃ اللہ علیہ کی تلقین:

شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے مقام وزیران سے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری کا قصد فرماتے تو اپنے مریدوں کو غسل کی تلقین فرماتے نیز آپ مریدوں کو فرمایا کرتے تھے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں

(۱)۔ شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ وہ صاحب تصرف بزرگ ہیں کہ اگر کسی پر شیر حملہ کرتا اور اُس کے سامنے آپ کا نام مبارک لے لیا جاتا تو شیر اُلٹے پاؤں لوٹ جاتا۔ (سفینۃ الاولیاء ص ۸۱)

مؤدب رہا کرو۔ اور یہ سوچ کر زیارت کا قصد کیا کرو کہ ہم ایک ایسے شیخ کی بارگاہ عالیہ میں حاضری دے رہے ہیں جن کی غلامی اور چاکری پر مشائخ کو ناز ہے۔

مشائخ جہاں آئیں بہر گدائی
وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم

فائدہ: اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کی نیاز مندی کے متعلق وہابیہ دیوبندیہ کے مجدد اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب منصب امامت فارسی ص ۵۷ پر یہ شعر لکھا ہے۔

بے عنایات حق و خاصان حق
گر ملک باشد سیاہ گردد ورق

ملفوظات وارشادات

حضرت محبوب سبحانی، غوث صمدانی، شہباز لامکانی قدس اللہ سرہٗ الربانی، توحید خالص، اطاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، اقامت دین مبین اور احیائے اسلام کے عظیم علمبردار تھے۔ حضرت کے ابتدائی دور میں طرح طرح کے فتنوں کا سیلاب تھا۔ اگر ایک طرف فسق وفجور، بدعات اور منکرات کا زور تھا تو دوسری طرف اعتزال الحاد اور زندقہ کا بازار گرم تھا۔ لیکن حضرت نے ان سب کا مقابلہ کرتے ہوئے عمر بھر مخلوق خدا کو شریعت مطہرہ کی تعلیم سے روشناس کرایا۔

ایک خلق کثیر آپ کے علم وعرفان سے بھرپور ملفوظات وارشادات سے سرور کون ومکان، شہنشاہ دوجہان، سیاح لامکان، مالک زمین وآسمان، خدا کے محبوب، دانائے غیوب، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی دلدادہ اور شیدائی ہوگئی۔ بطور تبرک چندیں مشتے از خروارے ملفوظات مقدسہ پیش نظر ہیں۔

اتباع مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام: ہمیشہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک نقش قدم پر چلو کیونکہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

لہٰذا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا دامن کسی حال میں بھی نہ چھوڑو۔

نماز: پنجگانہ نماز کو پابندی سے ادا کرو اور اپنی ہر نماز اس خضوع اور خشوع سے ادا کرو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔

روزہ: روزہ دار کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو مکروہات سے بچائے رکھے۔

زہد وتقویٰ: انسان کو چاہیے کہ تمام ان کاموں اور اشیاء سے احتراز کرے۔ جن سے شریعت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا ہے۔ زہد اور کامل تقویٰ کے لئے دس شرائط ہیں۔ ا۔ زبان کو قابو میں رکھنا ۲۔ غیبت سے بچنا۔ ۳۔ کسی کو حقیر نہ سمجھنا اور استہزاء نہ کرنا۔ ۴۔ محارم پر نظر نہ ڈالنا۔ ۵۔ راستی اور راستبازی اختیار کرنا۔ ۶۔ انعامات واکرام ربانیہ کا شکرگزار رہنا تا کہ نفس میں تکبر اور غرور پیدا نہ ہو۔ ۷۔ نفسانی خواہشات پر قابو رکھنا اور راہ خدا میں مال صرف کرنا۔ ۸۔ صرف اپنی ذات کے لئے ہی بھلائی اور بہتری کا خواہشمند نہ ہونا۔ ۹۔ فرض نمازیں باجماعت ادا کرنا۔ ۱۰۔ سنت نبوی اور اجماع امت پر قائم رہنا۔

علم اور عمل: جو شخص علم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے علم میں وسعت پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کی برکت سے علم لدنی جو اُسے حاصل نہ تھا سکھلاتا ہے۔

گوشہ نشینی: ہر گوشہ نشین کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے علم دین حاصل کرے جو شخص علم کے بغیر گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے۔ اُس کی مثال ''مرغ بے پر'' کی ہے۔ علم شریعت کا چراغ اپنے ہاتھ میں لے کر اس راہ میں قدم رکھو۔

سجادہ نشین: سجادہ نشین میں ان بارہ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جس میں یہ خصلتیں نہ پائی جائیں اُس کا مسند ولایت پر سجادہ نشین ہونا ہرگز جائز نہیں۔

دو خصلتیں اللہ تعالیٰ سے سیکھو۔ عیب پوشی، رحم دلی
دو خصلتیں سید عالم ﷺ سے سیکھے۔ شفقت، رفاقت
دو خصلتیں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ راستی، راستگوئی
دو خصلتیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ نیکی کی تعلیم دینا، برائی سے روکنا
دو خصلتیں سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ کھانا کھلانا، ذکر الٰہی کے لئے شب بیداری
دو خصلتیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ عالم ہونا، شجاعت و جوانمردی

رضائے الٰہی: محبت الٰہی میں بڑھنا اور علم الٰہی کو کافی جان کر قضاء و قدر پر راضی رہنا۔

تصوف: دل کو تمام کدورتوں سے صاف کرنے کا نام تصوف ہے۔ اور اس کی بناء ان آٹھ خصلتوں پر ہے۔

۱۔ سخاوت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ۔۲۔ رضائے سیدنا اسحاق علیہ السلام ۔۳۔ صبر سیدنا ایوب علیہ السلام ۔۴۔ مناجات سیدنا زکریا علیہ السلام ۔۵۔ تضرع سیدنا یحییٰ علیہ السلام ۔۶۔ صوف موسیٰ علیہ السلام ۔ ۷۔ سیاحت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ۔۸۔ فقر سیدنا و سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا: جو شئے انسان کو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل رکھے وہ دُنیا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ دنیا کو دل سے نکال کر ہاتھ میں رکھے تو پھر وہ اُس کو دھوکہ نہ دے سکے گی۔

سچائی: سچائی اور راستبازی اختیار کرو۔ اگر یہ دونوں صفتیں نہ ہوتیں تو کسی شخص کو بھی تقرب الٰہی حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔

صبر: مصیبت اور پریشانی پر استقلال و استقامت کا دامن نہ چھوڑنا اور کسی حالت میں بھی شریعت مطہرہ کو نظر انداز نہ کرنا۔ بلکہ ہر مصیبت کا خندہ پیشانی سے استقبال کرنا۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مصیبت کو رحمت الٰہی سمجھنے کا نام ہے۔

ایک مشت داڑھی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کَانَ یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ لِحْیَتِہٖ جَزَّہٗ اپنی داڑھی کو مٹھی سے پکڑتے تھے اور مٹھی سے زائد بالوں کو کاٹ دیتے تھے۔ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ خُذُوْا مَا تَحْتَ الْقَبْضَۃِ یعنی مشت سے زائد داڑھی کے بال کاٹ دو۔ (غنیۃ الطالبین ص ۳۴)

مونچھیں کٹوانے کا جواز اور منڈوانے کی ممانعت: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ الشَّارِبَ وَلَانَّ فِیْ ذَالِكَ مُثْلَۃً وَذَهَابًا لِبَهَاءِ الْوَجْهِ وَجَمَالِهٖ وَفِیْ بَقَاءِ اُصُوْلِ الشَّعْرِ زِیْنَۃٌ وَ جَمَالٌ۔ جس شخص نے مونچھیں منڈائیں وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس واسطے کہ اس میں بچہ پن ہے اور چہرے کی رونق چلی جاتی ہے اور چہرے کی خوبصورتی اور زینت مونچھوں کی جڑوں کو باقی رکھنے میں ہے یعنی کٹوانے میں ہے منڈوانے میں نہیں۔

(غنیۃ الطالبین ص ۳۴)

عقائد کے متعلق ارشادات

حضور قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق غیر مقلدین حضرات کے سردار اور مقتداء مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ''ہم جماعت اہل حدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ بڑے پکے موحد اور پورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہل حدیث کہا جاتا ہے''۔

(اخبار اہل حدیث ص ۳، ۷ جون ۱۹۴۰ء)

لہٰذا اب عقائد کے متعلق حضرت کے ارشادات ملاحظہ فرما کر ان عقائد کو اپنائیں۔

اعتقاد: اعتقاد کا درست کرنا واجب ہے کیونکہ یہ بنیاد ہے۔

فَیَکُوْنُ عَلٰی عَقِیْدَۃِ السَّلَفِ الصَّالِحِ اَهْلِ السُّنَّۃِ

پس وہ عقیدہ اہل سنت ہے جو سلف صالحین کا عقیدہ تھا۔

(غنیۃ الطالبین ص ۸۳۶)

فرقہ ناجیہ: تہتر فرقوں میں سے نجات پانے والے فرقہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَلْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَهِيَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

نجات پانے والا فرقہ اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۱۹۲)

نماز پڑھنے کا طریقہ: سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں اسناد سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کی روایت درج فرماتے ہیں کہ آپ کا بیان ہے کہ

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا وَ عَلَّمَنَا مَانَقُوْلُ فِيْهَا

بے شک ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا اور جو کچھ اس میں ہم پڑھیں وہ بھی بتایا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا

جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب امام قرأت پڑھے تو تم خاموشی سے متوجہ ہو کر سنو۔ (اس سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنے کی تعلیم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کبار کو دی تھی۔ اسی لئے احناف کا یہی مسلک ہے) جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے فَقُوْلُوْا آمِيْن تو تم آمین کہو۔ (یہاں باواز بلند آمین کہنا مراد نہیں بلکہ آہستہ سے کہنا مراد ہے جیسا کہ حدیث شریف کے بعد والے الفاظ سے ظاہر ہے) اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم سر اٹھاؤ وَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ (اگر قولوا آمین سے آمین

اُونچا کہنے کا حکم ہوتا تو پھر قُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کی تعمیل پر بھی باآواز بلند ربنالک الحمد کہنا چاہئے۔ مگر واضح ہے کہ یہ کوئی بھی اُونچی آواز سے نہیں کہتا۔ نیز اذا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا کی بھی تعمیل کرتے ہوئے مقتدی آہستہ ہی اللہ اکبر کہتے ہیں۔ لہٰذا جب ان احکام پر عمل آہستہ الفاظ سے کیا جاتا ہے تو آمین بھی آہستہ ہی کہی جائے گی۔ مولف) اللہ تمہارا قول سنے گا۔ جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ (اس سے واضح ہوا کہ رکوع اور سجود کو جاتے وقت رفع یدین نہ کرنا چاہئے جیسا کہ احناف کا طریقہ ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک) جب وہ سجدہ سے سر اُٹھائے اور تکبیر کہے تو تم سر اُٹھاؤ اور تکبیر کہو۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ تمہارے یہ نماز کے ارکان امام (وہابیہ کے بہت بڑے امام ابن قیم نے بھی لکھا ہے کہ قِرَاْءَۃُ الْاِمَامِ قِرَاْءَۃٌ لِمَنْ خَلْفَہٗ امام کی قرأت مقتدی کی ہی قرأت ہے۔ کتاب الروح ص۱۲۶) کے ارکان کے ساتھ ہیں۔ جب امام قعدہ میں ہو تم اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ پڑھو یہاں تک کہ تم تشہد پڑھ کر نماز سے فارغ ہو جاؤ۔ (غنیۃ الطالبین ص۴۳۹)

تراویح: نماز تراویح کے متعلق فرماتے ہیں کہ نماز تراویح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ ھِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً اُس کی تعداد بیس رکعات ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۴۸۹)

ہاتھوں کو بوسہ دینا: اِنْ تَعَانَقَا وَ قَبَّلَ اَحَدُھُمَا رَأْسَ الْاٰخَرِ وَیَدَہٗ عَلٰی وَجْہِ التَّبَرُّکِ وَالتَّدَیُّنِ جَازَ۔ اگر دو شخص بغلگیر ہوں اور ایک دوسرے کا سر اور ہاتھ دیندار اور متقی ہونے کی بناء پر تبرکاً چومیں تو یہ جائز ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص۳۱)

قیام تعظیمی: یُسْتَحَبُّ الْقِیَامُ لِلْاِمَامِ الْعَادِلِ وَالْوَالِدَیْنِ وَالْوَرِعِ وَاَکْرَمِ النَّاسِ۔ عادل بادشاہ، والدین، دیندار، پرہیزگار اور بزرگ آدمیوں کی تعظیم کے لئے

کھڑا ہونا مستحب ہے۔(غنیۃ الطالبین ص ۳۱)

اولیاء اللہ کے علم کے متعلق آپ کا عقیدہ

یُکْشَفُ لَھُمْ عَنِ الْمَلَکُوْتِ تُضِیُٔ لَھُمْ اَنْوَاعُ الْعُلُوْمِ مِنَ الْجَبَرُوْتِ وَیُلْقَوْنَ غَرَائِبَ الْحِکَمِ وَالْعُلُوْمِ وَیَطَّلِعُوْنَ عَلٰی مَاغَابَ عَنْھُمْ مِنَ الْاَقْسَامِ وَالْحُظُوْظِ

اولیاء اللہ پر عالم ملکوت منکشف ہو جاتا ہے اور ان پر عالم جبروت کے کئی قسم کے علوم روشن ہو جاتے ہیں۔ عجیب و غریب علوم اور حکمتیں ان پر القاء کیے جاتے ہیں اور کئی قسم کی غیبی خبروں سے مطلع ہوتے ہیں۔(غنیۃ الطالبین)

اِذَا طَلَبْتَ اللّٰہَ بِالصِّدْقِ اَعْطَاکَ مِرْاٰۃً تُبْصِرُ فِیْھَا کُلَّ شَیْءٍ مِنْ عَجَائِبِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

جب تو اللہ تعالیٰ کا سچائی سے طالب ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھے ایک باطنی آئینہ عطا کرے گا جس میں تو دنیا اور آخرت کے تمام عجائبات دیکھے گا۔(غنیۃ الطالبین ص ۹۲۷)

ھُوَ عَزَّوَجَلَّ اِطَّلَعَھُمْ عَلٰی مَا اَضْمَرَتْ قُلُوْبُ الْعِبَادِ وَانْطَوَتْ عَلَیْہِ النِّیَّاتُ اِذْ جَعَلَھُمْ رَبِّیْ جَوَاسِیْسَ الْقُلُوْبِ وَالْاُمَنَاءَ عَلَی السَّرَائِرِ وَالْخَفِیَّاتِ

اللہ عزوجل نے (اولیاء اللہ کو) لوگوں کے دلوں کے بھیدوں اور نیتوں پر مطلع فرمایا ہے کیونکہ میرے رب نے اُن کو دلوں کو ٹٹولنے والا اور پوشیدہ باتوں کا امین بنایا ہے۔(غنیۃ الطالبین ص ۸۳۱،۸۳۲)

ثُمَّ یَجْلِسُ عَلٰی کُرْسِیِّ التَّوْحِیْدِ ثُمَّ یُرْفَعُ عَنْہُ الْحُجُبُ

پھر (ولی اللہ) توحید کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اُس سے تمام حجابات اور پردے دور کر دیئے جاتے ہیں۔(غنیۃ الطالبین ص ۸۳۱)

یَطَّلِعُ عَلٰی اَسْرَارٍ تَخُصُّہٗ

(ولی اللہ) اللہ تعالیٰ کے خاص بھیدوں اور رازوں پر مطلع ہو جاتا ہے۔
(غنیۃ الطالبین ص ۸۲۶)

اولیاءاللہ کے تصرفات کے متعلق عقیدہ

مقام ولایت پر فائز ہونے والے کو فرماتے ہیں۔

فَحِيْنَئِذٍ تُؤْمَنُ عَلَى الْاَسْرَارِ وَالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّةِ وَغَرَائِبِهَا وَ يُرَدُّ اِلَيْكَ التَّكْوِيْنَ وَخَرْقُ الْعَادَاتِ الَّتِيْ هِيَ مِنْ قَبِيْلِ الْقُدْرَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ فَتَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ كَاَنَّكَ اُحْيِيْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ فِي الْاٰخِرَةِ فَتَكُوْنُ كُلِّيَّتُكَ قُدْرَةً تَسْمَعُ بِاللّٰهِ وَتَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَ تُبْصِرُ بِاللّٰه وَتَبْطِشُ بِاللّٰهِ وَ تَسْعٰى بِاللّٰهِ وَ تَعْقِلُ بِاللّٰهِ۔

پس اُس وقت تم اسرار ہائے خفیہ علم لدنیہ اور اُس کے عجائب وغرائب کے امین اور محرم بن جاؤ گے اور تمہیں کائنات کی تکوین اور اس پر تصرف حاصل ہو جائے گا۔ اور تم سے قدرت کی قسم سے وہ خوارق عادات اور کرامات صادر ہوں گی۔ جو مومنین کو جنت میں حاصل ہوں گی۔ پس تم اس حالت میں ایسے ہو جاؤ گے گویا مرنے کے بعد آخرت میں زندہ کیے گئے ہو۔ اور تم کو پوری قدرت حاصل ہو گی۔ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سنو گے۔ اُسی کے ساتھ دیکھو گے، اُسی کے ساتھ بولو گے اُسی کے ساتھ پکڑو گے، اُسی کے ساتھ چلو گے، اُسی کے ساتھ سوچو گے۔

(فتوح الغیب عربی مقالہ نمبر ۴۰، غنیۃ الطالبین ص ۸۳۳)

جب انسان فنافی اللہ ہو جاتا ہے اور یہ ولایت اور ابدالیت کا انتہائی درجہ ہوتا ہے۔

ثُمَّ قَدْ يُرَدُّ اِلَيْهِ التَّكْوِيْنُ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ بِاِذْنِ اللّٰهِ

پھر اُس کو کائنات پر تصرف کرنے والا بنا دیا جاتا ہے۔ پس وہ جس امر کی خواہش کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسی طرح ہو جاتی ہے۔

(فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴۶)

بِكَ تَنْكَشِفُ الْكُرُوْبُ وَبِكَ تُسْقَى الْغُيُوْثُ وَبِكَ تُنْبَتُ الزُّرُوْعُ وَبِكَ تُدْفَعُ الْبَلَايَا وَالْمِحَنُ عَنِ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ

تمہاری طفیل لوگوں کے غم، تکالیف اور سختیاں دُور ہو جائیں گی اور تیری دُعاء اور برکت سے بارش ہوگی۔ تیرے وسیلے سے کھیت اُگائے جائیں گے اور تمہاری امداد سے خاص و عام بندوں کے مصائب و آلام اور بلیات دور کی جائیں گی۔
(فتوح الغیب مقالہ نمبر۴)

صلوٰۃِ غوثیہ

اکابرین محدثین عظام صوفیائے کرام اور علماء ذوالاحترام مثلاً شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی جن کے متعلق مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ ''آپ ہندوستان میں علم حدیث کو فارسی زبان میں ترجمہ کر کے اس ملک میں علم حدیث کی اشاعت کرنے میں غالباً پہلے شخص ہیں''۔ (واضح البیان ص۴۰۲)
شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابوالحسن نورالدین علی بن جریر اللخمی الشطنوفی (۱) وہ شخصیت ہیں جن کے مبارک دور میں فن علم حدیث اور فن اسماء الرجال کے مشہور و معروف ناقد علامہ شمس الدین ذھبی حاضر خدمت ہوئے اور اُن کی شان اقدس میں قصیدے لکھے جو انہوں نے اپنی کتاب ''طبقات المقرئین'' میں درج کیے ہیں اور ان کو امام الاوحد (۲) کے لقب سے یاد کیا ہے۔ امام اجل جلال الملت والدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تصنیف ''حسن الحاضرہ'' میں بھی اسی لقب امام الاوحد سے تحریر فرمایا۔ نیز مشہور و معروف امام اور محدث علامہ محمد بن محمد الجزری مصنف حصن حصین حضرت شطنوفی کے شاگرد رشید ہیں اور انہوں نے آپ سے آپ کی تصنیف لطیف بہجۃ الاسرار (۳) درساً پڑھی اور اس کی سند اور اجازت حاصل کی۔ ان کے علاوہ سند المحدثین ملا علی قاری

(۱)۔ علامہ شطنوفی کے متعلق انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ وَثَّقَهُ الْمُحَدِّثُوْنَ یعنی محدثین نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔ فیض الباری جلد۲ ص۶۱)۔ (۲)۔ زمانہ میں یکتا، بے مثل اور بے نظیر امام۔
(۳)۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بہجۃ الاسرار کتاب کے مستند اور معتمد ہونے کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''اقوی دلائل و اوضح مسائل دریں باب کتاب عزیز بہجۃ الاسرار معدن الانوار (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ فہامہ عبدالقادر الاربلی عارف باللہ حضرت ابوالمعالی قدس سرہٗ السبحانی اور امام اجل محمد بن یحییٰ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مبارک تصانیف میں صلوٰۃ غوثیہ کے پڑھنے کا طریقہ یوں بیان فرمایا ہے۔

مَنْ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْطُوْ اِلٰى جِهَةِ الْعِرَاقِ اِحْدٰى عَشْرَةَ خُطْوَةً يَذْكُرُ فِيْهَا اِسْمِيْ وَيَذْكُرُ حَاجَتَهٗ فَاِنَّهَا تُقْضٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ

جو کوئی دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ احد) گیارہ مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجے پھر عراق کی (بغداد شریف) کی سمت میرا نام لیتا ہوا گیارہ قدم چلے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو اُس کی حاجت اللہ کے حکم سے پُوری ہو جائے گی (۱)۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۰۲، قلائد الجواہر ص ۳۶، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۶، زبدۃ الآثار، نزہۃ الخاطر الفاتر، تفریح الخاطر ص ۵۶، تحفۃ القادریہ ص ۴۷، ۴۸)۔

انتقال

۵۶۱ھ کو آپ بیمار ہو گئے۔ علالت کے دوران آپ کے صاحبزادہ والاشان حضرت سیدی شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا۔ حضور والا!

(بقیہ حاشیہ) کہ معتبر و مقرر و مشہور و مذکور است و مصنف ایں کتاب از مشاہیر مشائخ و علماء است میان وے و حضرت شیخ یعنی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ دو واسطہ است۔

(زبدۃ الآثار للشیخ عبدالحق الدہلوی)

(۱)۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی نور اللہ مرقدہٗ نے اس نماز کے جواز کے ثبوت پر نہایت ہی مدلل رسالہ اَنْهَارُ الْاَنْوَارِ مِنْ يَمِّ صَلٰوةِ الْاَسْرَارِ تحریر فرمایا ہے۔ (فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

مجھے کچھ وصیتیں ارشاد فرمائیے جس پر آپ کے انتقال کے بعد عمل کروں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَطَاعَتِہٖ وَلَا تَخَفْ اَحَدًا اَلتَّوْحِیْدَ اَلتَّوْحِیْدَ وَاِجْمَاعُ الْکُلِّ عَلَی التَّوْحِیْدِ

اے برخوردار! اللہ کے تقویٰ کو اپنے پر لازم کرو۔ اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کرو، توحید کو لازم پکڑو کہ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ نیز فرمایا کہ جب دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہو جائے تو اس سے کوئی چیز خالی نہیں رہتی اور اس کے احاطہ علم سے کوئی چیز باہر نہیں نکلتی۔

بعد ازیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ میں ظاہراً تمہارے ساتھ مگر باطناً تمہارے سوا کے ساتھ یعنی اللہ کریم کے ساتھ۔ نیز فرمایا بے شک میرے پاس تمہارے علاوہ کچھ اور حضرات بھی تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے جگہ فراخ کر دو۔ اور ان کے ساتھ ادب سے پیش آؤ۔ اس جگہ بہت بڑی رحمت ہے۔ ان پر جگہ کو تنگ نہ کرو۔ بار بار آپ یہ الفاظ فرماتے تھے۔

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ غَفَرَاللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیَّ وَعَلَیْکُمْ

یعنی ملائکہ کی جماعت اور ارواح مقربین کے آنے پر اُن کے سلام کا جواب بار بار دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ بسم اللہ! آؤ تم وداع نہیں کیے گئے۔ آپ ایک دن اور ایک رات برابر یہی فرماتے رہے اور فرمایا۔ افسوس ہے تم پر! مجھے کسی چیز کی پروا نہیں ہے، نہ فرشتہ کی اور نہ ہی ملک الموت کی، اے ملک الموت! ہمیں اس نے عطا فرمایا ہے جس نے ہمیں دوست رکھا ہے۔ اور ہمارے کام بنائے وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر آپ نے ایک بلند آواز سے نعرہ لگایا یہ اُس دن کی بات ہے جس شام کو آپ نے وصال فرمایا تھا کہ آپ کے صاحبزادگان ذیشان سیدنا عبدالرزاق اور سیدنا موسیٰ علیہما الرحمۃ نے

فرمایا ہے کہ آپ بار بار ہاتھ مبارک اٹھاتے تھے اوران کو دراز فرماتے اور زبان مبارک سے فرماتے تھے۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ توبہ کرواور صف میں داخل ہو جاؤ۔ میں ابھی تمہاری طرف آتا ہوں۔ نیز آپ فرماتے تھے۔ نرمی کرو۔ بعد ازیں آپ کے پاس حق آیا اور موت کے آثار شروع ہو گئے۔ اور زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔

اِسْتَعَنْتُ بِلَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی وَالْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَلَا یَخْشٰی سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَتِ وَ قَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں مدد چاہتا ہوں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ جو پاک اور برتر ہے۔ اور ایسا زندہ ہے جسے موت کا خوف نہیں۔ پاک ہے وہ جو قدرت کے ساتھ غالب ہے اور بندوں کو موت کے ساتھ مجبور کیا۔ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر آپ نے اللہ اللہ اللہ کہا۔ پھر آپ کی آواز مبارک مخفی ہو گئی اور آپ کی زبان مبارک آپ کے تالو سے مل گئی پھر آپ کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ اَعَادَ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِهٖ وَ خَتَمَ لَنَا بِخَیْرٍ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَلْحَقَنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ آمِیْن آمِیْن آمِیْن۔(۱)

اولاد اطہار

آپ کی اولاد کثرت تعداد میں تھی۔ جن میں سے زیادہ مشہور آپ کے مندرجہ ذیل صاحبزادگان تھے۔

(۱)۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رضا ہو اور آپ کی برکتیں ہم پر پھر لوٹائے ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ خیر کے ساتھ کرے اور بغیر رسوائی و بلا آزمائش صالحین کے ساتھ ملائے۔ آمین، آمین، آمین (اللھم اغفرلی ولوالدی والمشائخی والاستاذی) (ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری)

سیدنا شیخ عبدالوہاب، سیدنا شیخ عیسیٰ، سیدنا شیخ عبدالعزیز، سیدنا شیخ عبدالجبار، سیدنا شیخ عبدالرزاق، سیدنا شیخ محمد، سیدنا شیخ عبداللہ، سیدنا شیخ یحییٰ، سیدنا شیخ موسیٰ، سیدنا شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تصانیف مبارکہ

آپ کی تصانیف مبارکہ جو کہ آپ کی یادگار ہیں کے مطالعہ سے عجیب سرور، لذت اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے نیز عجیب قسم کے دقائق، حقائق اور معارف کا انکشاف ہوتا ہے ہر مسلمان کو آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، الفتح الربانی والفیض الرحمانی یواقیت الحکم، جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر، دیوان غوث الاعظم۔

گیارہویں شریف کا ثبوت

گیارہویں شریف در حقیقت حضرت سرکار محبوب سبحانی، قطب ربانی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کرنا ہے۔ ایصال ثواب کا ثبوت قرآن پاک، احادیث شریفہ اور سلف صالحین کی کتب سے اظہر من الشمس ہے جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

قرآن حکیم

وَالَّذِيْنَ جَاءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (پ ۲۸ سورۃ حشر)

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ

بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ

ترجمہ: اور وہ فرشتے جو عرش اُٹھاتے ہیں اور جو اُس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت مانگتے ہیں اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم میں ہر چیز سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے۔ (پ ۲۴ سورۃ مومن)

حدیث پاک: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں تو کیا انہیں یہ ثواب پہنچتا ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہاں" وہ بے شک اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کسی کے پاس طبق ہدیہ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

سلف صالحین: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "عبادت مالیہ سے مردوں کو نفع اور ثواب حاصل ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

(جامع البرکات، مسائل اربعین ص ۳۳)

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ وامام احمد و جمہور سلف صالحین کا مذہب ہے کہ میت کو ثواب پہنچتا ہے۔ (شرح فقہ اکبر)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہور فقہاء کرام علیہم الرحمۃ نے حکم فرمایا ہے کہ ہر عبادت کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ (تذکرۃ الموتی والقبور)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "فاتحہ پڑھنا اور اس کا ثواب ارواح کو پہنچانا فی نفسہٖ جائز اور درست ہے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۷۱)

قارئین کرام: ایصال ثواب کا ثبوت قرآن حکیم، حدیث مصطفوی اور اقوال اسلاف سے بین دلائل سے پیش کیا گیا ہے۔ اب اس مستحب فعل کے مخالفین حضرات کے جید

علماء کی کتب سے بھی ثبوت ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ "جب میت کو کچھ نفع پہنچانا مقصود ہو تو اسے کھانا کھلانے پر ہی موقوف نہ سمجھنا چاہئے اگر ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کا ثواب بہت بہتر ہے"۔ (صراط مستقیم ص ۶۴)

مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں کہ "ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنے عمل کا ثواب مردہ کو یا زندہ کو دے دے۔ جس طرح مردہ کو ثواب پہنچتا ہے اسی طرح زندہ کو بھی پہنچ جاتا ہے"۔ (التذکیر حصہ سوم ص ۹۵)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا قول ہے کہ "احادیث سے نفع پہنچنا محقق ہے اور جمہور صحابہ و آئمہ کا یہ مذہب ہے"۔ (تذکرۃ الرشید ص ۶۲)

ایصال ثواب کفارہ گناہ اور بلندی درجات کا سبب ہے۔ حدیث شریف ہے۔ نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت میں اپنے بندے کا اللہ کریم درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے کہ اے میرے رب مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بیٹے کی دعائے مغفرت کی بدولت۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۶، ادب المفرد ص ۹)

بے شک زندوں کی دُعا مُردوں کے لئے اور ان کا صدقہ دینا ان کے لئے درجات کی بلندی میں نافع ہے۔ (العقیدۃ الحمدیہ جلد ۲ ص ۵۲)

حضور غوث اعظم اور دیگر بزرگان دین علیہم الرحمۃ کا امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے اسی لئے مذہب حق اہلسنت و جماعت گیارہویں شریف اور ان کے عرسوں کی محافل منعقد کر کے ان کو ایصال ثواب کر کے ان کے درجات کی بلندی کے لئے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اپنے پروردگار عالم جلالہ کی بارگاہ میں دُعا عرض کرتے ہیں۔

ولی اللہ کے نام کی طرف نسبت کرنا: اس کا جواز بھی احادیث شریفہ میں

موجود ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک قافلہ کو مسجد عشار میں دو یا چار رکعت نماز پڑھنے کو کہا اور فرمایا کہ یوں کہنا کہ ھٰذِہٖ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یعنی اس نماز کا ثواب ابو ہریرہ کو ملے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۸)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ام سعد کی ماں کے انتقال کا ذکر کیا گیا اور اس کے لئے بہتر صدقہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے پانی کا فرمایا تو سعد نے کنواں کھودا اور کہا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کہ یہ کنواں ام سعد کے لئے ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۹، ابوداؤد، نسائی)

رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم دو قربانیاں کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنی اُمت کی طرف سے۔ (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۱۵۶)

ناظرین! ان احادیث سے کسی کی طرف نسبت کرنے کا ثبوت روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اب اقوال اسلاف ملاحظہ فرمائیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اگر کسی بزرگ کی روح پاک کو ایصال ثواب کرنے کے لئے مالیدہ، دودھ اور چاول پکا کر فاتحہ پڑھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں جائز ہے۔ (فتاویٰ عزیزی جلد ۱ ص ۳۹)

حضرت امامین یعنی حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی نیاز کا کھانا جس پر سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھنے سے وہ کھانا متبرک ہوجاتا ہے اور اس نیاز کا کھانا بہت ہی بہتر ہے۔ (فتاویٰ عزیزی جلد ۱ ص ۷۱)

شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہر سال نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی فاتحہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو دلایا کرتے تھے۔ (انفاس العارفین ص ۴۱، درثمین ص ۷، دعوات عبدیت ص ۹)

نام کی طرف منسوب کرنے کو شرک کہنے والے حضرات کے مشہور بزرگ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی بھی اس کے قائل ہیں لکھتے ہیں کہ دوزانو بطور نماز بیٹھ کر چشتیہ طریقہ کے بزرگوں یعنی حضرت خواجہ معین الدین سنجری اور خواجہ قطب الدین بختیار

کاکی وغیرہ حضرات کے نام کی فاتحہ پڑھ کر بارگاہ خداوندی میں ان بزرگوں کے توسط اور وسیلہ سے التجا کرے۔ (صراط مستقیم ص ۱۱۱)

حضرات: حضرت غوث اعظم کا بکرا یا کھانا یا کسی دوسرے بزرگ کی طرف ان چیزوں کی نسبت کرنے کا جواز اہل عقل حضرات کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اولیاء اللہ کی طرف منسوب کرنے کا اصل مطلب ان کی ارواح طیبات کو ایصال ثواب کرنا ہے۔

تاریخ اور دن مقرر کرنا:

مذہب حق اہل سنت وجماعت کے لئے تعین یوم یا تاریخ کوئی ضروری نہیں یعنی یہ نہیں کہ اگر گیارہویں شریف گیارہ تاریخ کو ہی دی جائے تو ہو گی ورنہ نہیں یہ کسی بھی اہل سنت وجماعت کی کتاب میں نہیں جب بھی ایصال ثواب کیا جائے جائز ہے۔ لیکن احباب کی آسانی کے لئے دن یا تاریخ کا تعین کیا جاتا ہے جیسا کہ مخالفین حضرات کے بہت بڑے بزرگ اور پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن وطعام کا ثواب بھی پہنچا دیا جائے یہ مصلحت ہے تعین یوم میں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۸)

سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود وعظ فرمانے، نفلی روزے رکھنے اور سفر کرنے کے دن معین فرمائے ہوئے تھے ملاحظہ ہو۔ (صحیح بخاری شریف جلد اص ۳۶، جلد اص ۱۰۱۔ مشکوٰۃ شریف)

اللہ کریم نے بھی لوگوں کے اعمال اپنی بارگاہ میں پیش فرمانے کے لئے جمعرات کی شام اور جمعہ کی رات کے دن اور وقت معین فرمائے ہیں۔ (ادب المفرد ص ۴۵)

اب رہا گیارہویں شریف کی تقریب سعید کا اکابر اولیاء اہتمام کرتے رہے ہیں یا کہ نہیں اس کا ثبوت پیش نظر کیا جاتا ہے۔

گیارہویں شریف

حضرت سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کی مبارک تقریب صرف پاکستان میں ہی مروج نہیں بلکہ اس کا اہتمام عرصہ دراز سے بزرگان دین علیہم الرحمۃ کرتے آئے ہیں جس کی شہادت ہندوستان میں سب سے پہلے علم حدیث کی اشاعت کرنے والے محدث شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دیتے ہیں۔" بے شک ہمارے ملک (ہندوستان) میں آج کل (عرس پاک غوث اعظم یعنی گیارہویں شریف کی) گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے اسی طرح ہمارے شیخ ابوالحانی سید شیخ موسیٰ الحسینی نے نقل کر کے لکھا ہے۔ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور پیر امام عبدالوہاب متقی مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی تاریخ کو گیارہویں شریف کا ختم دلایا کرتے تھے اور ان کے مشائخ بھی۔ (ماثبت من السنۃ ص ۱۲۴)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ کل ہندو پاک کے علماء کے حدیث کے استاد ہیں گیارہویں شریف سرکاری طور پر منائے جانے کا ثبوت پیش فرماتے ہیں کہ: حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابرین جمع ہوتے نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم کی مدح میں قصائد اور منقبت پڑھتے۔ مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہو جاتے۔ (ملفوظات عزیزی ص ۶۲ فارسی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کلمات الطیبات میں مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مکتوب میں ہے کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دو زانو اور حضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسوا اللہ اور کیفیات فنا آپ میں جلوہ نما ہیں پھر یہ سب

حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ تو اُن میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں۔ پس حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ ایک کلیم پوش، سر اور پاؤں سے برہنہ، ژولیدہ بال ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا کہ امروز عرس حضرت غوث الثقلین است بتقریب عرس تشریف بروند۔ آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے۔ عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔ (کلمات طیبات فارسی ص ۷۸ مطبوعہ دہلی)

اسی طرح اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے وجیز الصراط میں علامہ غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے خزینۃ الاصفیاء جلد ا ص ۹۹ میں دارا شکوہ نے سفینۃ الاولیاء ص ۲۷ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار ص ۲۲ میں حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ قادریہ ص ۹۰ میں آپ کے عرس پاک گیارہویں شریف کے انعقاد کے جواز کے متعلق لکھا ہے۔

گیارہویں شریف کے مخالف حضرات کے جید علماء کے شیخ اور مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا فیصلہ درج کیا جاتا ہے ملاحظہ فرما کر حق و باطل کا موازنہ فرمایئے۔

پس یہ ہیت مروجہ ایصال ثواب کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں شریف حضرت غوث پاک قدس سرہٗ کی اور دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالیانہ (عرس) وغیرہ اور توشہ شیخ حضرت احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ وحلوائے شب برأت ودیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔
(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۸)

تو معلوم ہوا کہ گیارہویں شریف موجودہ دور کی ایجاد نہیں بلکہ اسلاف کا طریقہ ہے اور صالحین کی پسندیدہ چیز پر عمل کرنے کے متعلق نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کا فرمان ہے۔ مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَاللّٰہِ حَسَنٌ۔ یعنی جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

(موطا امام محمد ص ۱۰۴، کتاب الروح لابن قیم ص ۱۰، تفسیر مواہب الرحمان، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب الاعتصام، ہمعات فارسی ص ۲۹ للشاہ ولی اللہ، بستان العارفین عربی ص ۹ للعلامۃ السمر قندی، ردالمحتار جلد ۳ ص ۵۱۸، جلد ۵ ص ۴۴)

لہٰذا سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف اور عرس پاک کرنے والوں پر فتوے بازی اور حرام حرام کی رٹ لگانا کس قدر جہالت اور گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کا صدقہ ہدایت دے۔ آمین

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

القصیدۃ الغوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی

عشق ومحبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنی شراب کو کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی

پیالوں میں (بھری ہوئی) وہ شراب میری طرف دوڑی، پس میں اپنے احباب کے درمیان نشہ شراب سے مست ہو گیا۔

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِی

میں نے تمام اقطاب کو کہا کہ آپ بھی عزم کرو اور میرے حال میں داخل ہو جاؤ (یعنی میرے رنگ میں رنگے جاؤ) کیونکہ آپ بھی میرے رفقا ہیں۔

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِی
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَالِی

ہمت اور مستحکم ارادہ کرو اور جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو، کیونکہ ساقی قوم نے میرے لئے لبالب جام بھر رکھا ہے۔

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّی وَاتِّصَالِی

میرے مست ہونے کے بعد تم نے میری بچی ہوئی شراب پی لی، لیکن میرے

بلند مرتبے اور قرب کو نہ پا سکے۔

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ
مَقَامِىْ فَوْقَكُمْ مَازَالَ عَالِىْ

اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے پھر بھی میرا مقام آپ کے مقام سے بلندتر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

اَنَا فِىْ حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِىْ
يُصَرِّفُنِىْ وَحَسْبِىْ ذُوالْجَلَالِ

میں بارگاہ قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے پھیرتا ہے (یعنی ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے) اور خداوند تعالیٰ میرے لئے کافی ہے۔

اَنَا الْبَازِىُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَافِى الرِّجَالِ اُعْطِىْ مِثَالِىْ

جس طرح باز اشہب (سیاہ و سفید پروں والا باز) تمام پرندوں پر غالب ہے اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔ بتاؤ مردان خدا میں سے کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ کیا گیا ہے۔

كَسَانِىْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِىْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا، جس پر عزم (ارادہ مستحکم) کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سر پر رکھے۔

وَاَطْلَعَنِىْ عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ
وَقَلَّدَنِىْ وَاَعْطَانِىْ سُؤَالِىْ

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا کیا۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام قطبوں پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حالت میں جاری ہے۔

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

اگر میں اپنا راز یا توجہ دریاؤں پر ڈالوں تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو کر خشک ہو جائے اور ان کا نام ونشان نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے مل جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ڈالوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہو جائے اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں، تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا ہو۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

مہینے اور زمانے جو گزر چکے ہیں یا گزرے ہیں، بلاشک وہ میرے پاس حاضر

ہوتے ہیں۔

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْعَنْ جِدَالِیْ

اور وہ مجھ کو گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبر اور اطلاع دیتے ہیں (اے منکر کرامات) جھگڑے سے باز آ۔

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَاتَشَاءَ فَالْاِسْمُ عَالِ

اے میرے مرید! سرشار عشق الٰہی ہو اور خوش رہ اور بے باک ہو اور خوشی کے گیت گا اور جو چاہے کر کیونکہ میرا نام بلند ہے۔

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

اے میرے مرید کسی سے مت ڈر، اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے، اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے۔

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُوْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

میرے نام کے ڈنکے زمین وآسمان میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نگہبان ونقیب میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں۔

بِلَادُاللّٰهِ مُلْكِیْ تَحْتَ حُكْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں اور ان پر میری حکومت ہے اور میرا وقت میرے دل کی پیدائش سے پہلے ہی صاف تھا، یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مصفا تھی

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے خدا تعالیٰ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا، تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَمِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے خداوند تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پالیا۔

رِجَالِیْ فِیْ ھَوَاجِرِھِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ

ہر ایک ولی کے لئے قدم یعنی مرتبہ ہے اور میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔

نَبِیٌّ ھَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیْ
ھُوَجَدِّیْ بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبی مکرم ہاشمی، مکی اور حجازی میرے جد پاک ہیں، انہیں کی وساطت سے میں نے بزرگی کو پایا۔

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالٖ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور شریر سے نہ ڈر کیونکہ میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

میں گیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے اور میرے (فیض و صداقت کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں اور میرا مرتبہ مخدع (خاص مقام) اور میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں۔

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

اور عبد القادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا پاک یعنی سرکار عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم چشمۂ کمال کے مالک ہیں۔

تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرْدُدْ سُؤَالِیْ
اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمائیے اور میرا سوال رد نہ کیجئے، میری فریاد رسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمائیے۔

ماخذ کتاب

اس کتاب کی ترتیب وتالیف میں مندرجہ ذیل کتابوں سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے۔

غنیۃ الطالبین از حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ
فتوح الغیب از حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ
بہجۃ الاسرار از ابوالحسن نورالدین علی الشطنوفی
قلائد الجواہر از علامہ محمد بن یحیٰی حلبی علیہ الرحمۃ
طبقات الکبریٰ از علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ
میزان الکبریٰ از علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ
کبریت احمر از علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ
جامع کرامات الاولیاء از علامہ یوسف نبہانی
نزہۃ الخاطر الفاتر از علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ
مرقات شرح مشکوٰۃ از علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ
تفریح الخاطر از علامہ عبدالقادر الاربلی علیہ الرحمۃ
نفحات الانس از علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ
روض الریاحین از علامہ عبداللہ بن اسعد یافعی علیہ الرحمۃ
خلاصۃ المفاخر از علامہ عبداللہ بن اسعد یافعی
رسالہ قشیریہ از علامہ ابوالقاسم عبدالکریم علیہ الرحمۃ
کتاب الحیوان از علامہ عمر عثمان ابوالجاحظ
فتاویٰ حدیثیہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
سفینۃ الاولیاء از حضرت دارا شکوہ علیہ الرحمۃ
تحفۃ القادریہ از حضرت ابوالمعالی محمد سلمی القادری
کلمات طیبات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
مکتوبات شریف از حضرت شیخ احمد سرہندی
شرح الصدور از علامہ جلال الدین سیوطی
الحاوی للفتاویٰ از علامہ جلال الدین سیوطی
خزینۃ الاصفیاء از علامہ غلام سرور لاہوری
تہذیب التہذیب از علامہ ابن حجر عسقلانی
نزہۃ المجالس از علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ
حصن حصین از علامہ محمد بن محمد بن الجزری
تذکرۃ الحفاظ از علامہ شمس الدین ذہبی علیہ الرحمۃ
کتاب الاذکار از یحییٰ بن شرف النووی
مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی
اکمال فی اسماء الرجال از شیخ ولی الدین عبداللہ
تفسیر کبیر از علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
شرح فتوح الغیب از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
ماثبت بالسنۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
زبدۃ الآثار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
ارشادات رحیمیہ از شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی
اتحاف النبلاء از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

القول الجمیل از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
انتباہ فی سلاسل اولیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
دُرِّثمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
ہمعات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
تفسیر عزیزی از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
ملفوظات عزیزی از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
فتاویٰ عزیزی از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
بستان المحدثین از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
مقامات مظہری از حضرت غلام علی مجددی
حدائق بخشش از اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
ذوق نعت از مولانا حسن میاں علیہ الرحمۃ
تحفۃ الذاکرین از قاضی محمد بن علی شوکانی
الفرقان بین الاولیاء الرحمٰن والشیطان از امام ابن تیمیہ
کتاب الروح از امام ابن قیم
صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قتیل
منصب امامت از اسماعیل دہلوی قتیل
مقالات الاحسان از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی
فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
امداد السلوک از رشید احمد گنگوہی

تاج مکلل از نواب صدیق حسن خاں بھوپالی
تقصار از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی
فتاویٰ نذیریہ از میاں نذیر حسین دہلوی
معیار الحق از میاں نذیر حسین دہلوی
ہدیۃ المہدی از مولوی وحید الزماں
دعوات عبدیت از مولوی اشرف علی تھانوی
التذکیر از مولوی اشرف علی تھانوی
افاضات الیومیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
جمال الاولیاء از مولوی اشرف علی تھانوی
امداد الفتاویٰ از مولوی اشرف علی تھانوی
مقالات حکمت از مولوی اشرف علی تھانوی
کرامات امدادیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
امداد المشتاق از مولوی اشرف علی تھانوی
شمائم امدادیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
التحب از مولوی اشرف علی تھانوی
روح الحج از مولوی اشرف علی تھانوی
اشرف المواعظ از مولوی اشرف علی تھانوی
طریقہ مولود شریف از مولوی اشرف علی تھانوی
فتاویٰ اشرفیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی
صحیح مسلم شریف از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ

براہین قاطعہ از خلیل احمد انبیٹھوی
تذکرۃ الرشید از عاشق الٰہی میرٹھی
فیض الباری از انور شاہ کشمیری
مرثیہ از محمود الحسن دیوبندی
اشرف السوانح از عزیز الحسن
حیات اشرف از مولوی غلام محمد
تاریخ التقلید از مولوی اشرف سندھو
تاریخ اہل حدیث از مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی
سراجا منیرا از مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی
فضائل حج از مولوی ذکریا سہارنپوری
عیون زمزم از مولوی عنایت اللہ اثری گجراتی
امام شوکانی از مولوی حنیف بھوجیانوی
محفل نامہ گیارہویں شریف از خواجہ حسن نظامی
حیات النبی از مولوی اسماعیل سلفی
اخبار اہل حدیث امرتسر از مولوی ثناء اللہ امرتسری
تنظیم اہل حدیث روپڑ از مولوی عبداللہ روپڑی
اہل حدیث دہلی از مولوی محمد دہلوی
الاعتصام از مولوی داؤد غزنوی
خدام الدین از مولوی عبید اللہ انور
تذکرۃ الموتی والقبور از قاضی ثناء اللہ پانی پتی
ابوداؤد شریف از امام سلیمان بن الاشعث
نسائی شریف از امام احمد بن شعیب النسائی
ترمذی شریف از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
مشکوٰۃ شریف از امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ
تفسیر مواہب الرحمٰن از علامہ سید امیر علی
بستان العارفین از ابواللیث سمرقندی
الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری
ردالمحتار از علامہ ابن عابدین علیہ الرحمۃ
لطائف الغرائب از شیخ امیر محمد الحسینی
جامع البرکات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مسائل اربعین از اسحاق دہلوی

مقبولِ عرب و عجم، فاتحِ نجدیّت و مرزائیت، شمشیرِ بے نیام
مناظرِ اسلام، ضیائے ملّت، فخرِ اہلسنّت حضرت مولٰنا
علامہ الحاج ابوالحامد پیر **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی کوٹلوی
سیالکوٹی علیہ الرحمۃ
کی مدلّل تقریروں کی محققانہ تصنیف

مدلّل خطبات

نہائیت خوبصورت، اعلیٰ کاغذ، بہترین پرنٹنگ سے آراستہ

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ ۹۰ تحصیل بازار سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کی محققانہ تصانیف

الانوار المجددیہ

سیرت غوث الثقلین

گیارھویں شریف

وہابی مذہب

وہابیت کا پوسٹ مارٹم

ختم غوثیہ کا جواز

اہلسنت وجماعت کون ہیں؟

ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت

تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں؟

مرزا قادیانی کی حقیقت

نجد سے قادیان براستہ دیوبند

خلفائے ثلاثہ اور اہل بیت اطہار کے تعلقات اور رشتہ داریاں

وہابیت و مرزائیت

مدلل تقریریں

الوہابیت

عقائد وہابیہ

وہابی توحید

قصر وہابیت پر بم

فرقہ ناجیہ

مخالفین پاکستان

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ